صانع بمعنی مکین و مکان فضل و خلاق زمین و زمان

مجموعہ معارف و حقائق ذخیرہ اسرار و دقائق مشعل راہ سالکین و دستاویز مستند عارفین الموسوم بہ

منہاج السالکین

ترجمہ

جمع کی بسط

مترجمہ عالم ربانی خضر طریقت یزدانی جناب مولانا مولوی ابو الحسن صاحب تربیت و صحبت یافتہ جناب سید مظفر علی شاہ صاحب قدس سرہ

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں مزین بہ طبع ہوا

اطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ ہین اُنمین بعض کتب اخلاق و تصوف اُردو کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب اخلاق و تصوف اُردو		غلام حیدر خان۔	۱۲ر
جامع الاخلاق۔ ترجمہ		ترجمہ عوارف المعارف کامل	
اخلاق جلالی۔	۵ر۱۰	دو جلد مین ترجمہ مولانا ابوالحسن	
باب دانش۔ مولفۂ مولوی		فریدآبادی مرحوم۔	[illegible]
محمد کریم بخش۔	۲ر	خزینۂ دانش۔ ہوشمندی کی	
ذخیرۂ سعادت۔ ترجمہ		تعلیم از مولوی کریم بخش۔	۳ر۱۰
بھامنی بلاس کی پہنک دو		معدن تہذیب۔ مصنفۂ مرزا	
فصل اول و آخر کا ترجمہ		حبیب حسنین صاحب بی اے	[illegible]
تہذیب اخلاق مین مولفۂ		مخزن الفصاحت معروف	
لالہ لالجی صاحب۔	۱ر۶	بہ مسدس آخر۔	۲ر
اوقات عزیزی۔ از سید		بحر الحقیقت۔ اصلاح نفس مین	۲ر

صنا و مکا فضل خلا زو زما
ن معو ع مکین ن و ل ق مین ن

مجموعۂ معارف و حقائق ذخیرۂ اسرار و دقائق مشعل
راہ سالکین دستاویز مستند عارفین الموسوم بہ

منہاج السالکین

ترجمہ

[illegible]

ترجمۂ عالم ربانی خضر طریقت یزدانی جناب مولانا مولوی ابو الحسن
صاحب تربیت و صحبت یافتۂ جناب سید مظفر علی شاہ صاحب قدس سرہ

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا
مرتبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمارا شکر اور احسان اُسی حضرت کی نذر ہی جسکے نور سے دنیا کے سارے ذرّے چمک رہے ہین اور کائنات کی مورتین اُسی کی قدرت کے پردہ مین دلھن کی طرح گھونگھٹ کیے ہین - بڑی ہی شان اُسکی اور عظیم ہی برہان اُسکی اور بھید درخود جسمین دکھلاوٹ اور بناوٹ کا ذرا میل نہین اُس دربار کے نشارہ مین جسکے جمال دکھلانے کی خاطر دنیا کے عجائبات کی سجاوٹ ہی اور جسقدر پیدائش ہی اسی کے نور کی پھیلاوٹ ہی — پھر عالی نژاد صاحبون کو معلوم ہو کہ سابق مین جو عالمون نے جوگ بششٹ کا

ترجمہ کیا تو فقط سنسکرت کے الفاظ کے معنی لکھدیے اور اُس کتاب کی
باریک باتون پر اُن صاحبون نے غور نہین فرمائی اور فائدے اُسکے
جو اصل مطلب تھے نہین کھلے اِسلیے سنہ اکہتر ہجری چھیاسٹھ مین ارشاد
فرمایا حضور جہان پناہ بلند اقبال خدا آگاہ محمد دارا شکوہ خلف
شاہجہان بادشاہ نے خدا اُنکے ملک و سلطنت کو رکھے اور جو
صاحب ولایت اور جوہر مقدس ہین سلاطین مین انتخاب اور اولی الامر
خلفا کے جانشین قدرت کے نمونے اور زمانے کے اچھون مین
بڑھے چڑھے ایوان اطلاق کے محرم کار اخلاق اور محبت کے
انمین سب آثار ہین فرمایا کہ ترجمے جو پہلے ہوے مین اُس سے مایکے
چاہنے والون کو فائدہ نہین ملتا میرا جی چاہتا ہو کہ اس مقدس کتاب کا اُس
سے بہتر ترجمہ ہوا اور اُن حضرات کے کلام اُس تحقیق کے موافق درج
ہون جو اکثر موقعون پر ہم بیان کرین ۔ اور اس بڑے کام کے
اہتمام کا باعث یہ تھا جو فرمایا کہ اس کتاب کے انتخاب کا ترجمہ جو شیخ
صوفی کے ساتھ منسوب ہی ہمنے مطالعہ کیا تو رات کو خواب مین دیکھا کہ
دو بزرگ قبول صورت ایک اونچے پر دوسرے کسی قدر اُسے نیچے
کھڑے معلوم ہوے جو اونچے پر کھڑے تھے بسشٹ تھے اور دوسرے
رامچند ۔ اور اُن دونون بزرگ کی صورت مین جو تفاوت دیکھا گیا یہ تھا

کہ بسشٹ کی داڑھی مین تھوڑے سفید بال تھے اور رامچند کی داڑھی
مین بال نہ تھے چونکہ اُس کتاب کے دیکھنے سے مجھے فائدہ حاصل ہوا تھا
بے اختیار بسشٹ کی خدمت مین حاضر ہوا اور آداب تسلیمات بجا لایا
بسشٹ نے نہایت مہربانی سے ہاتھ میری پیٹھ پر رکھا اور فرمایا کہ
ای رامچند یہ سچا طالب ہے اور سچی طلب مین ترا بھائی ہے اس سے بغلگیر ہو
رامچند کمال محبت کے ساتھ مجھسے ملے اسکے بعد بسشٹ نے رامچند کے
ہاتھ مین مٹھائی دی تاکہ مجھے کھلا دے مین نے وہ شیرینی کھائی —
اِس خواب کے دیکھنے پر ترجمہ کی خواہش از سر نو زیادہ ہوئی اور
دربار عالی کے حاضرین مین سے ایک شخص مقرر اس خدمت پر ہوا اور
ہندوستان کے پنڈتون سے جو نہایت سچے اور تحریر تقریر کے اچھے اور
اپنے وقت کے پڑھے چڑھے تھے اس کتاب کے اسرار لکھنے مین اہتمام اور
انصرام کرایا اور ایک نسخہ نہایت چھان بین اور پختگی سے لکھکر یہ ٹھہرایا
کہ اُسکی اصل باتین بجنسہ اس کتاب کی اصل ہون اور تقریرین گیتا
اور جوگ شاستر اور دوسرے پرانون سے بڑھائی جائین اور بعضے ہندی
الفاظ جو ترجمہ مین ایکبار فارسی لفظون سے بولے گئے وہی الفاظ کبھی

گیتا ایک کتاب کا نام ہے جسمین حقائق اور معارف تحریر ہین اور کرشن یعنی کنھیا نے راجہ پانڈو کے
بیٹے ارجن کو ارشاد کیے ۱۲ پُران وہ کتاب ہے جسمین اسلاف کا احوال ہو جیسے
شاہنامہ اور ناموارمان ضمار سیرہ ۱۲

ضرورت کے وقت دوسری جگہ بھی لکھے جائین اور کبھی سابق کی شرح
پر نظر کیجاے اور بجنسہ وہی لفظ لائے جائین اسواسطے کہ اصطلاحات
معلوم ہوگئیں تو کوئی طریقہ ان دونون تین سے ہو کچھ مشکل
مطالب کے سمجھنے مین نہوگی۔ آب اس کتاب کے اور اُسکے
معانی کی شرح کیجاتی ہی۔ یہ کتاب چھ پرکرن یعنی چھ باب پر تقسیم ہو
پہلا۔ بیراگ پرکرن۔ دوسرا مجھ بیوہار پرکرن۔ تیسرا۔ اُتپت پرکرن
چوتھا۔ اِستھت پرکرن پانچوان۔ اُپشم پرکرن۔ چھٹا نربان پرکرن
بیراگ دنیاداروں کی رسوم اور عادتوں سے نفرت کرنا اور بھاگنا
اور مجھ بیوہاران مراتب سے پیچھا چھڑانے کا بندوبست کرنا اور اُتپت
دنیا کے ظہور کی شروعات اور اِستھت دنیا کے ظہور کی پایداری
اور اُپشم دنیا کے ظہور کا خاتمہ اور نربان مکت یا نجات ہو بار بار
کے اوتار سے۔

بیراگ دنیاداروں کی رسوم اور عادتوں سے بھاگنا اور نفرت کرنا

بیراگ پرکرن کی شروعات

بالمیک کتاب جوگ بسشٹ کے مصنف فرماتے ہین کہ سجدہ میرا اُسی کے
سامنے ہی کہ زمین اور آسمان مین اور اُنکے درمیانی چیزون مین اندر اور

باہر اسکو عیان دیکھتا ہون اور وہی ہی سب چیزونکا احاطہ کرنے والا اور وہی ہی آپ گیان اور وہی ہی روح اعظم۔ اِس کتاب کے لائق وہی ہی جو آپ کو بندھوا جانکر رہائی کا ارمان رکھے اور نہ وہ اسقدر بھدی سمجھ کا ہو کہ جیسے کتنا ہی اسکو سمجھا دین اور پھر بھی نہ سمجھے اور نہ ایسا ہو کہ معرفت کی حد کو پہونچ گیا کہ اس کتاب کا محتاج نہو۔ بالمیک کا ایک شاگرد تھا بھردواج نام اُسنے ایک دن اکیلے گڑگڑا کر استاد سے پوچھا کہ ای حضور علاوہ رامچندر معرفت اور آزادی مین کہ جیون مکت ہی کامل ہو کر راج کاج مین کسطرح جی لگاتے تھے اُسکی حکایت جو تحقیق ہو بیان فرمایئے۔ بالمیک جی بولے بچار امچند کی حکایت جو پوچھی تجھے مین بیان کرونگا اور اُسکے سُننے سے تیری ناواقفیت جاتی رہیگی رامچندر ایک بڑا راجہ ہندوستان کے ملک مین کامل انصاف اور بہادری و سخاوت اور معرفت مین تھا اور اِس کتاب کی تصنیف سے اصل مطلب بیان کرنا حقایق اور معرفت الٰہی کا ہی جو رامچندر کی حکایت کے اندر معلوم ہوگا ہرگاہ بالمیک نے کتاب جوگ بششٹ رامچند کی پیدایش کے

یہ قول مترجم کا ہی کہ مطلب تصنیف کرنے والا اچھی طرح سمجھے ۱۲

جیون مکت سے یہ مراد ہی کہ حالت حیات مین معبود حقیقی سے جا ملے اور بدن سے بھی اُسکو تعلق رہے اور بدیہ مکت یہ ہی کہ جسم کو چھوڑ دے اور معبود سے جا ملے اسواسطے کہ محققان واصل کے نزدیک ثابت ہی کہ جب تک مادیات کا استعمال کرتا ہی کسیقدر محجوب رہتا ہی اور صفائی کامل اور خلوص جوہر کا غیر ممکن ہی ۱۲

زمانے سے بیشتر تصنیف کی تھی چاہیے سب جگہ حکایت مین لکھتے کہ ایسا اور ایسا ہوگا نہ یہ کہ ایسا اور ایسا ہوا لیکن وہ بڑے عارف تھے اور آیندہ کے واقعات کی اُنکو اطلاع تھی اسواسطے ہونے والی باتون کو ہوا لکھا ہی۔ پہلے اشلوک مین جیون مکت یعنی رہائی قید تعلقات سے بیان ہوئی تھی اب چاہتے ہین کہ رہائی کے حصول کا طریق بیان کرین پھر فرماتے ہین کہ اے صاحب جہان کو جو آسمان کی رنگت کی طرح وہم اور خیال ہی ایسا بھول جانا چاہیے کہ پھر اُسکی یاد نہ آوے اور ہرگز اسکا خطرہ تیرے دل مین نہ گذرے اور جب تجھے یقین ہوگیا کہ جہان وہم اور خیال ہی اور در حقیقت اُسکا وجود نہین چاہیے کہ تو خاطر کا تعلق اُس سے دور کرے اور جب یہ امر تیرے دل مین بیٹھ گیا تو انتہا درجہ کا حظ کہ رہائی کا پھل ہی تجھے حاصل ہوگا اور اگر خلاف اُسکے جو بتلایا عمل کرے اور اصلی غرض بھول جاے تو رہائی سے بہرہ مند نہوگا اور سب سے اچھی راہ رہائی کی یہ ہی کہ باسنا کو بالکل دفع کرے اور باسنا خطرہ ہی جو دنیا کی چیزون کی طرف جاتا ہی چاہے وہ مزہ اور دل کا سرور ہو اور چاہے محنت اور دکھ ہو۔ اور باسنا دو قسم ہی ایک سدھ باسنا کہ اچھے کامون کی چاہت اُس سے ہو اور وہ تناسخ کے موقوف ہونے کا

سبب ہے۔ دوسرا ملین باسنا پریشانی کا سبب اور اسکی صورت جہالت
اور گھمنڈ ہے۔ اور تیسرا شدھ باسنا دل کے آرام کا سبب ہے جیسے بجھا ہوا کوئلہ
ہرگز نہین جمتا اور نہ بھڑک (خطرہ آگ ۱۲) دے اور اُسکو تھوڑے دن بدن کی محافظت
کے لیے رکھ چھوڑتا ہے۔) اب رامچند کا قصہ شروع کرکے کہتا ہے کہ رامچند
روشن دل نے جس راہ سے کہ جیون مکت کا مقام پایا تجھے بتلاتا ہون (حالت حیات مین ۱۲)
جی لگا کر سنو۔ اس مقام کے مالک کو ناتوانی اور بڑھاپا اور موت کا خوف
نہین ہوتا۔ رامچندر نے جب مکتب کی قید سے چھٹی (چھوڑی رخصت ۱۲) پائی اور پڑھنے سے
فراغت ہوئی تھوڑے دن لڑکون کی طرح کھیل کود مین رہے اُسکے بعد
دل مین اُنکے آیا کہ سفر کیجیے اور متبرک مقامات دیکھیے تو رخصت کی خاطر اپنے
باپ دسرتھ کے سامنے گئے اور اُنکے قدمبوس ہوکر عرض کی مجھے
تمنا اسکی پیدا ہوئی ہے کہ مقامات بزرگ کی زیارت کرون اور جنگلون کی سیر
کرون۔ امیدوار ہون کہ میری یہ آرزو آپکی مہربانی سے پوری ہو آپکے
فیض سے کوئی حاجتمند محروم نہین گیا ہے۔ اس طریقہ سے رامچندر نے
رخصت باپ سے چاہی اور اپنے ساتھ بسشٹ کو لے گئے جو اُس زمانے
مین بڑے عارف اور رامچندر کے اُستاد تھے اور راجہ دسرتھ اُنکی صلاح سے
سلطنت کے کام کرتے تھے۔ راجہ دسرتھ نے اُنکی درخواست منظور کی اور رخصت
دیدی رامچندر اچھی ساعت دیکھکر بھائی سمیت گھر اور کوسل منڈل سے

باہر آئے کہ اودھ کا شہر اسکو لگتا ہی اور سفر بھر اچھے کاموں میں صدق اور صفائی
ساتھ مشغول رہتے اور فیض کے بھرے مقامات جیسے بنارس اور گنگا سے
بڑے دریا اور بندرابن ایسے بیابان اور کالوں کے مقامات مثل جگناتھ
اور دوارکا سی زمین اور سمندر کے کناروں اور پہاڑ کے غاروں مین سب
جگہ دل کی حضوری اور نہایت توجہ سے عبادت کرتے تھے چند روز مین
شتابی سے روے زمین اور اسکے تمام مکانات کی سیر کی اسکے بعد اودھ مین
مراجعت کی جیسے مہادیو دنیا کے چو طرفہ گھوم کر پہاڑ کیلاس مین جہان
وہ رہتے ہین آگئے (اور مہادیو اُن تینون دیوتاؤن مین سے ہین جو تینو صفات
الٰہی کے ظاہر کرنے والے ہین ایک برہما پیدائش دنیا کے دوسرے بشن
پایداری دنیا کے تیسرے مہادیو فناے دنیا کے ظاہر کرنے والے ہین اور دیوتا
دیولوک کی خلقت ہی جو زمین سے بہت اونچا طبقہ ہی اور بہت صفات
مین فرشتون کے مشابہ ہین) جب اودھ مین رامچندر پہونچے لوگون نے
گلی کوچون مین ہر طرف سے پھول نچھاور کیے جیسے راجہ اندر کا فرزند
امراوتی کے باہر سے جو اسکے باپ کا مکان ہی اندر آئے اور اندر رجہ
دیولوک کا ہی رامچندر اودھ مین پہونچنے کے بعد ہمیشہ اُن مقامات کی
حکایات بیان کیا کرتے جنکو وہ دیکھ آئے تھے اور ہر روز سویرے
کی پوجا کر باپ کے سلام کو جاتے اور دن کے پچھلے پہر تذکرہ حقایق او

معارفت کا بسشٹ اور اُسکے برادروالون کے ساتھ کیا کرتے اور
کبھی باپ کی اجازت سے شکار کو نکلجاتے اور شکار سے پھر کر ہمیشہ اشنان
کرتے اور مراسم اُسکے بجالاتے اور دن کو بھائی بندون اور دوست
آشناؤن کے ساتھ کھانا تناول کرتے اور راتون کو پنڈتون کے ساتھ
صحبت رکھتے اور اس مدت مین ایسے ایسے کام مین مشغول رہتے
کہ بادشاہ پسند کرین اور دانا لوگ سراہین اور معرفت کے پیاسونکو
آبحیات کا مزہ دین اور چاند کی طرح اُنکے دلون کو نورانی کرین جب رامچندر
کی عمر سولہ برس کے قریب پہونچی جسطرح کنول سے جاڑے کے موسم مین
برسات کی تازگی جاتی رہے اسی طرح بدن اُسکا دُبلا اور مُرجھایا ہوگیا
اور بار بار ملول ہوکر دنیا کے کام کاج سے ہاتھ اُٹھا لیتے اور نہایت رنج
اور دردمندی سے تصویر کے موافق کسی سے کچھ بات نکرتے اور
اُداسی اُسکی یہان تک پہونچی کہ ضروری کام نہانے دھونے اور کھانے
پینے سے بھی باز رہے مگر خدمتگار لوگ مصلحتاً ان کامون کی اُسے
یاد دلادیتے جب اجودھیا کے راجہ دسرتھ نے لڑکے کا یہ حال دیکھا تو دوبارہ اُسے
گود مین لیا اور میٹھی باتین کر اُس سے پوچھا کہ فرزند تجھے مین بہت
ملول اور آزردہ پاتا ہون کیا درد یا غم لاحق ہوا رامچندر بولے مجھے عالم
کی طرف سے اور دنیا کے کامون سے کچھ غم اور درد نہین ہے اسکے سوا

اور کچھ نہ کہتا اِس درمیان مین بسواسترکہ اسوقت کے کامل رکھیشرون
مین سے تھے شہر اودھ مین راجہ دسرتھ کی ملاقات کے ارادہ سے
آئے (رکھیشر عابد ریاضت کش کو کہتے ہین ۱۲) راجہ دسرتھ بسوامتر کی نورانی
صورت کو دیکھکر تعظیم کو اُٹھ کھڑے ہوئے اور سُنہری کرسی اُنکے بیٹھنے
کے لیے منگائی اور نہایت تواضع اور نیازمندی سے پانی بھرا برتن جسے
ارگہ کہتے ہین اپنے ہاتھ سے اُنکے سامنے رکھا جب بسوامتر کرسی نشین
ہوئے راجہ نے دوبارہ پانون دھونے کے لیے اشارہ کیا اور دودھ
دیتی ایک گاے نذر کے طور پر حاضر کی کہ ہندؤن کے اعتقاد مین اعلےٰ
طریقہ یہی ہے۔ بڑی آؤبھگت کے بعد جو بزرگون کے واسطے چاہیے
راجہ نے ہاتھ جوڑکر نہایت ادب اور اخلاص سے باتین شروع کین
اور کہا کہ آپ کے دیدار جو یکایک اتلے بڑی دولت ہے کہ حاصل ہوئی
اور آپ کی مہربانی اپنے حق مین دیکھکر مین ایسا خوش ہوا کہ جیسے کنول کا
پھول سورج کو دیکھکر اور وہ سرور آپ کے دیدار سے مجھے حاصل ہوا
جو رہائی اور نجات کا پھل ہے۔ اور آپ کا تشریف لانا گویا آبحیات کا
ہاتھ آنا ہے اور اکال کے دنون مین جیسے مینھ برسے اور اندھے کو بینائی
اور مُردہ آدمی کو دوبارہ زندگی ملجاے۔ پھر راجہ نے خاطرداری کی راہ
سے پوچھا کہ جس راستے تشریف لاے کس طرح طے ہوا اور آپکے مدنظر کیا ہے

اور آپ ایسے بزرگ کو نذر کیا نذرانی جاوے اور آنا آپکا یہان بہتر کہ میرے
اعتقاد مین امید اور خوف غم اور غصہ اور کوئی مطلب اور غرض نہین غنیمت
جانتا ہون اور اگر کوئی مقصد دل مین ہو اُسے بتا نیا یا بجا نکر اشارہ
کیجیے کہ فوراً اُسکا بندوبست کیا جاوے اور دنیا کے اسباب سے جو خواہش
ہو حاضر کرون اور جو راج کو دل چاہتا ہو تو جان و دل پیشکش کرون
اور جو ارادہ ہو کہ مجھے اور میرے فرزندون کو اپنا غلام بناؤ تو بھی قبول
اور منظور ہے — یہ کلام بشوامتر سنکر اسقدر راضی اور خوش ہوے
کہ خوشی کے مارے پسینا چہرے پر آگیا اور کہا ای بڑے راجہ اسطرح کی
سخاوت اور جوانمردی کہ نشان ہمت بلند کا ہے آپ ایسے بزرگ سے نہایت
خوشنما ہے کہ دو صفت کمال کی آپ مین ہین جو روے زمین کے راجہ لوگون
مین سے کسی کو حاصل نہین ایک عالی خاندان دوم تربیت بسشٹ
کی مگر ان چیزون مین سے جو آپ نے ذکر کین مین کچھ نہین چاہتا اور
کسی دنیا کے کام سے میری خاطر کو تعلق نہین ایک جگ مین نے
شروع کیا ہے جو نجات کا سبب ہو اور راچھسون سے اندیشہ ہے کہین ہم
اُسے نکر دین (جگ ایک خاص عبادت ہے جس سے مطالب دنیا
اور آخرت کے منجملہ کوئی مطلب حاصل ہو اور راچھس لوگ جو خلائق کا
برا چاہتے ہین قصد اُسکو بگاڑ دیتے ہین سو اے مہاراجہ آپ ایسے بڑے

کامون کی حفاظت کے لائق ہین اور راچھسون کے دفع کرنے پر نہایت
قدرت رکھتے ہین اور مین ایک ستر غیبی کے سبب جو عنقریب ظہور مین آئیگا
آپ کے پاس لیتا آیا ہون کہ آپ کا ایک فرزند رامچند نام جسکی پناہ مین
تمام عالم ہی اور وہ ایک شیر کبھی قوی دل اور قاتل ہی شیطانون کا
اور جو کام چاہیے قدرت تام سے انجام دیسکتا ہی اور ہر چند عمر مین کم نظر
آتا ہی لیکن کمال ہمت اور مردانگی کا ہی ہر گاہ تمھارے فرزندون مین سب
سے بڑا ہی سزاوار اسکے ہی کہ میرے ساتھ اُسکو روانہ کیجیے اور مین زور
باطن سے اُسکا نگہبان ہون تاکہ وہ شریر راچھسون کا سر اُڑائے اور اُنکا
شر اُسکو نہ پہونچے اسوجہ سے کہ تمھارا چاہیتا بیٹا ہی اُسکے رخصت کرنے
مین تامل نہ کیجیے کہ دنیا مین کوئی چیز ایسی نہین ہی کہ بزرگ اور نامور
لوگ اُسکو نہ دے سکین اور اس مقدمہ مین خاطر میری جمع ہی اور اپنے
علم الیقین سے آپ کو خبردار کرتا ہون کہ راچھس رامچند کے ہاتھ سے
قتل ہونگے اور معلوم کیجیے کہ مجھ ایسا عالم اُسکا ارادہ نہین کرتا جسکا
انجام نہ پانے ۔ رامچند کی بزرگی اور قدرت کو پہچانتا ہون کہ وہ چاہے
تمام عالم کو ایک پل مین نیست نابود کر دے اور پھر چاہے تو موجود کرے
بسشٹ اور تمام کاملین حقیقت کے واقفکار اُسکو پہچانتے ہین آپ کو
قول کی سچائی بزرگی اور یگانگی درکار ہو تو اس پیارے فرزند کو میرے

ساتھ کردو بشوامتر روشندل جو داناؤن کے پیشوا ہین اور کلام اُنکا تاثیر
رکھتا ہی یہ بات کہ مکر جسکے ہو رہے راجہ دسرتھ یہ سخن سنکر حیران اور رنجیدہ
ہوگئے اور دو گھڑی تک بیخود رہے جب ہوش آیا تو نہایت غریبی اور
عاجزی سے جواب دیا کہ رامچند کے ابھی سولہ برس بھی پورے نہین ہوے
اور راچھسون کے ساتھ لڑنے کی طاقت نہین رکھتا میرے نزدیک یہ
مصلحت ہی کہ خود مین اپنے لشکر عظیم کو ساتھ لیکر آپ کے ساتھ چلون
اور اُس شریر گروہ کے ساتھ لڑون۔ رامچندر اب تلک گھر مین رہا کیا ہی
اور اُسنے ہرگز لڑائی نہین دیکھی اور مجھے اِس نو ہزار سال کی عمر مین ہزار
تمنا سے چار فرزند نصیب ہوئے اور اُنمین بھی بڑا بیٹا اور لئیق رامچند ہی ہی
اگر وہ مجھسے علیحدہ کروگے اور کوئی صدمہ خدانخواستہ اُسے پہونچا تو
مجکو مرا سمجھو اور یہ بھی کان رکھکر سنو اگر راون اُس معرکہ مین آگیا تو مجھے
کیا کسی کو طاقت اُس سے لڑنے کی نہین ہی۔ ہر ایک زمانے مین ہر قوم
کی طاقت اور دولت انواع انواع طرح کی ہوتی ہین کبھی ہی کبھی نہین کبھی
کم کبھی زیادہ اگر سُنا ہو آپ نے کہ کسی وقت مین اندر کی کمک کو
راچھسون پر چڑھائی کرتا اور فتح پاتا تھا اور وقت اور طالع تھا لیکن

ہم راجہ لنکا کا ہی کہ ایک جزیرہ ہی سمندر کا اور راجہ رامچند نے اُسکو شکست دیکر
قتل کیا اور راماین مین اسکی کیفیت ہی ۱۲

فی الحال راون نے اس گروہ مین ایسی طاقت اور قدرت پائی ہی کہ
ہم ایسون کو اُسکے مقابلہ مین قدم بڑھانا مشکل ہی اور اس ملنے مین
گذشتہ زمانے کی نسبت تمام کمالات مین نقصان لگی آگیا اور دل گروہ
والے آدمی کم رہگئے ہین چنانچہ اب رگھونبسی ہارا ماندہ ہوگیا ہی بڑھاپے
لاچار۔ (اور رگھونبسی وہ شخص ہی جو رگھو کی اولاد سے ہو رگھو ایک بڑے
راجہ تھے اور راجہ دسرتھ اُنکی اولاد سے ہین اور رگھونبسی سے اشارہ
مورث راجہ دسرتھ کا ۱۲
اپنی طرف کیا۔) بشوامتر راجہ دسرتھ کی یہ باتین جو سابق کے قول وقرار کے
برخلاف تھیں سنکر ناخوش ہوا اور کہا ای راجہ تو اپنے پہلے اقرار سے
پھرا چاہتا ہی دل کا مضبوط شیر تھا اب ہرن بنا چاہتا ہی۔ ای راجہ اگر
تو نامردی کرتا ہی اور جس کام کی تجھسے مجھے امید تھی اُسکے انجام سے
عہدہ برآ نہین ہوتا اور قول وقرار کو توڑے ڈالتا ہی ہم جیسے آئے
ویسے چلے جاتے ہین ای فرزند کلاہنسیہ اب تو اپنی تمام قوم کے ساتھ
خوشی سے چین کیا کر کہ بعد اسکے میری طرف سے کوئی تکلیف نہوگی
لیکن وہ بدنامی تو خوب جانتا ہی جو قول وقرار توڑنے سے تیرے
نصیب ہوگی۔ (کلاہنسیہ ایک بڑا راجہ تھا راجہ دسرتھ کے بزرگون میں سے

رگھو نام ہی ست جگ کے راجہ کا اور بنس نسل کو کہتے ہین اور رگھونبسی کے معنی
ہین راجہ رگھو کی نسل سے ۱۲

جو نیک صفات خصوصاً قول پورا کرنے مین بڑی کوشش کرتا تھا
جو ہین بشوامتر کا غصہ بڑھا تمام زمین کانپ اٹھی اور دیوتا ڈر گئے
دفعۃً بسشٹ نے بشوامتر کو غضبناک دیکھکر راجہ دسرتھ سے کہا کہ آپ
ہمیشہ بڑی ہمت کرتے رہے اور راچھسون کی فوجون کو کئی مرتبہ
مار کر ہٹا چکے ہین اور راجہ اجہواک کی اولاد کی بارہا مدد کی اور اسکے
دشمنون کو مار تباہ کیا ہی جب اپنے قول کو تم پورا نکروگے دنیا مین دوسرا
کون ہی جو پورا کرے اور سب لوگ تمھاری پیروی لڑائیون مین کرتے ہین
افسوس ہی کہ آپ یہ طریقہ اپنا ترک کرتے ہین اور جو یہ خیال ہی کہ رامچند کم عمر ہین اور
زبردست دشمن راچھسون سے کام پڑیگا تو یہ وسواس دلمین نکرو اسواسطے
کہ جب بشوامتر جیسے شجاع رامچندر کی حفاظت کرتے ہین تو کیا خطرہ ہی
جیسے گرڑ نے آبحیات کی محافظت کی تھی جو سب جانورونکا بادشاہ ہی رامچند
نے لڑائی کا علم سیکھا ہو یا نہین اسکے سامنے راچھس قائم نہ رہینگے راجہ
دسرتھ نے جو یہ نصیحت بسشٹ کی سُنی تو کسیقدر اُنکو تسکین ہوئی اور
رامچندر کے نوکر چاکرون کو بُلا کر پوچھا کہ رامچندر کہان ہین اور کیا کام کرتے
ہین نوکرون نے عرض کی رامچند جبسے سفر کرکے آئے ہین ملول رہتے ہین
اور ضروری کام چھوڑ کر کہتے ہین دولت اگر ہو کیا فائدہ نہو تو کیا نقصان ہی

نام عارف کا ہی جسکے آنے کا ذکر راجہ دسرتھ کی ملاقات کے پہلے ہو چکا ہی ۱۲

اور گھر کا سامان ہوا اور بنوا سب برابر ہی اور تمام عالم بالکل وہم اور
خیال باطل ہی اور جب کبھی بات کرتے ہین اور جو بات کہتے ہین اسطرح
کی کہتے ہین نہین تو خاموش رہتے ہین کھانے پینے اور پوشاک
پہننے کی طرف رغبت نہین رکھتے سنیاسی اور تپسی کے موافق گذران کرتے
ہین۔ (سنیاسی تارک الدنیا کو کہتے ہین اور تپسی مرتاض کو) راجائی کی بہت
اور راجہ کے بیٹے ہونے کا گھمنڈ انہین نہین اور نہ کسی چیز کی پروا ہی اور نہ کبھی
بُری چیز سے کراہت ہی۔ اکثر اوقات یہ کلمے ہیمی اور دردناک آواز
کہتے ہین کہ افسوس پچھلی عمر ایسے کامون مین تلف کی جو نجات کے وسیلے
نہین ہین انسے جو کچھ مانگیے دے دیتے ہین اور اُس سے کہتے ہین کہ
یہ نعمت اور یہ چیز کی مایا کسلیے چاہتا ہی اے راجہ رامچند کی ایسی حالت پُر درد
ہو گئی ہی ہم نہین جانتے اسکا علاج کیا کرین مگر یہ کہ راجہ اس بابت
فکر کرین۔ کون اُستاد دانشمند اور طبیب حاذق دنیا مین ہی کہ رامچند کو
اچھی تدبیر سے حالت اصلی پر لائے بشوامتر نے یہ باتین جو رامچند کے
خدمتگارون سے سُنین بولے کہ جب رامچند کا یہ حال ہی تم بھولی اُنکے ہو
پیار اخلاص سے فوراً میرے پاس انھین لے آؤ جیسے ایک ہرن دوسرے
ہرن کو لاتا ہی یہ رنج اُنکو دنیا کی چاہتی چیزون کے نہ ملنے سے ہی بلکہ کھنے
اٹھانے چھوڑنے اور سنگ اسنے کی فکر سے اُنکی یہ حالت ہوگئی ہی۔ نادانی

اُنکی عین دانائی ہی جس سے بڑا نتیجہ حاصل ہوگا اور غم اور درد انکا جبوقت
کامل اُستاد کے ارشاد سے جاتا رہیگا تو معرفت اور نجات کے مقام مین
آرام پائیگا اور بعد ازانکہ جمعیت اور سکون کے درجہ کو پہونچیگا راج کے
کاج مین جو باپ دادا کا طریقہ ہی کوئی طریقہ اُٹھا نرکھیگا ابھی بسشوامتر
باتین کر ہی رہے تھے کہ رامچند باپ کی خدمت مین آئے اول سلام باپ
کو کیا بعد ازان بسشٹ اور بسشوامتر اور برہمن اور خاندان کے بزرگون کو
اور راجہ کے نوکرون نے رامچند کو سلام کیا تو سب کو مہربانی سے خوش کیا
کسی کو کنکھیون سے اور کسیکو بات چیت سے اور پھر ادب کے ساتھ جھکے
راجہ نے کہا فرزند اللہ نے تجھے عقل کامل بخشی اور حفظ عظیم کے قابل کیا
یعنی معرفت عطا فرمائی سزاوار نہین ہی کہ نادان جاہل کی طرح محنت اور
غم مین جان دو بلکہ مناسب ہی کہ تمسا چتر سمجھدار دانا برہمن اور کامل
مرشدون کی ہدایت پر عمل کرے اور نجات کے درجہ کو پہونچے نہ یہ کہ
غافل اور غمگین ہے اے فرزند غم کو دور کرنے کا یہی علاج ہی کہ غفلت دلمین
راہ نہ پائے پھر اُنسے بسشٹ نے کہا کہ اے راج کنور بڑا دشمن تو دل کا
تعلق دنیا کے ظاہری سامان سے ہی جسکے جمع کرنے مین محنت اور
بچانے مین دقت اور جاتے رہنے مین حسرت ہی اور تو بڑا پہلوان
شیردل ہی کہ اس دشمن پر فتحیاب ہوا ہی پھر ایسے ہوکر کس واسطے

دریاے غفلت اور نادانی مین ڈوبے جاتے ہو جسکی لہرین جو اوپتلے انکی
مین دل کی پریشانی کی باعث ہوتی ہین بعد ازان بشوامتر نے کہا
اے رامچند دلی درد جو چوہے کی طرح دل کے گھر مین سوراخ کرتے
ہین کیا ہین اور کتنے ہین اور کس چیز سے پیدا ہوتے ہین اور
کہان رہتے ہین اور اس حقیقت کے دریافت کرنے کا سبب
ہے کہ ہمسے تمھین وہ چیز ملیگی جو تمھارا درد دکھ دور کرے جیسی آرزو تیری
ہے ویسی ہی تو دیکھے گا۔ رامچند کا بشوامتر کی باتین سُننے سے رنج اور
غم جاتا رہا جس طرح بادل کی آواز سنکر مور کا غم برکھا کی جدائی سے
دور ہو جاتا ہے اور بشوامتر کی باتین آبدار جواہرات کے موافق تھین انکے
جواب مین رسائین ستے کہا حضور جو کچھ پوچھا تھا وہ سب مجھسے
آپ نے پوچھا اور مین اگرچہ لیاقت اسکی نہین رکھتا کہ آپ کے
سوال کا جواب دون لیکن تمھارا حکم مانکر کہتا ہون کہ جو بظاہر مجھے
دیکھتے ہو کہ باپ کے گھر مین پیدا اور بڑا ہوا اور علم حاصل کرکے
بزرگون کے طریقہ پر چلا اس سے میرے دل مین یہ فکر پیدا ہوئی کہ
دنیا ناپایدار ہے جو پیدا ہوتا ہے وہ مرتا ہے اور عدم مین نہین ٹھہرتا پھر وجود
مین آتا ہے اور مال اسباب جو دنیا مین ہے بلا اور محنت کے سبب ہین
جب دنیا اور دنیاداروں کا حال یہ ہو تو دنیا کی زندگانی کچھ خوشی

اور آرام کی چیز نہین ہے اچنبھے کی بات ہے کہ دنیادار اُسے دولت اور آرام کا
کام سمجھتے ہین عورت مرد مال متاع اور سب موجودات کہ باہم جمع
ہوگئے ہین ایک دوسرے سے میل نہین رکھتے جس طرح لوہے
کی سیخین کہ اکٹھی باندھی جائین اور اِس خیال سے کہ یہ چیز وہ پسنر
میری اور اُمکا اور دھمکا میرا ہے اُسمین ظاہری جوڑ بجا تا ہے اے استاد
فرمائیے مجھے دولت اور سلطنت سے کیا نسبت اور کیا اُس سے
لگاؤ ہے مین نہین جانتا کہ کون ہون اور یہ تمام عالم جو دیکھنے مین
آتا ہے کس چیز سے ظہور مین آیا ہے حالانکہ سنے حقیقت ہے کسطرح
نظر آتا ہے اور اُس سے نفع نقصان کیا ہے ایک چمکتی ریت
کی حالت ہے کہ نہ پیاس کو بجھاتا ہے اور نہ کوئی اُسمین ڈوبتا ہے اے
برہمن ایسے فکر اور اندیشون نے میرے دل مین گھر کر رکھا ہے اور
کسی شے سے میری لغت باقی نہین اور سب سے بیزار کردیا جیسے مارواڑ کی
راہ کا مسافر جو بنبیان ملک دیکھکر سفر سے بیزار ہوجاتا ہے - میرا غم
مثل آتش کے ہے جو درخت کی جڑ مین لگی ہو اور وہ مجھے جلاتا ہے مین
نہین جانتا کہ اسکا علاج کیا کرون اور یہ شورش کس طرح مٹے جو
تفرقہ اور قبض کہ کثرت کے دیکھنے سے ہے اُس سے میرا دل ایک
(ازمحبت مال و دولت)
ٹھوس پتھر کی حالت ہوگیا کہ مسام تک اُسمین نہین یعنے اتنی بھی
سما

سالس اسمین نہین ہی کہ حقیقت کی یافت اسمین ہو اسی سبب سے
دل مین روتا ہون اور قوم کی شرم سے آنسو نہین گرنے پاتا گھر جسمین مال
اور اسباب دنیا کا بھرا اور حقیقت و معرفت کی بایا سے خالی ہی میرا
آرامگاہ ہرگز نہین جیسے ایک غریب کا گھر جسکے اولاد بہت ہو آرام کی
جگہ نہین لچھمی یعنے دیوتا کی عورت جو دولت کی موکل ہی سبکو بھساتی ہی

یعنی دولت ١٢

عوام مقلد جو تعصب مذہبی سے دوسرے مذہب کا [illegible] اعتقاد علماء [illegible] نہین رکھتے انکو ہند کے حکما اور انکے رمز و اشارت کی خبر نہین ہے اسواسطے اعتراض کا مقام ہے کہ فرشتون کو عورت سے کیا مناسبت کسی طرح ممکن ہے کہ جسپر ہندوین کو عقیدہ ہے کہ فرشتہ کی ایک عورت اسکے جنس سے ہے اگر کسیکو ذوق تحقیقات الٰہی کا ہو تو مجھسے اسکا سماعت کرے کہ جس طرح حکمائے اشراقین نے عقل کل کو باپ معنوی اور نفس کل کو مادر معنوی کہا ہے فعل و انفعال کے ذریعہ سے کہ عقل کل فیض دہ اور نفس کل فیض پذیر ہے اس گروہ نے بھی اسی صفت کے اعتبار سے فرشتہ کو اسکی ذات کی نسبت عورت نام رکھ لیا جسطرح لغت مین فرشتونکی عورت کو شکت کہتے ہین اور شکت کے معنی قدرت کے ہین جسطرح لچھمی موکلہ دولت عورت بشن کی ہے اور بشن اصطلاح مین انکی نام ہے صفت الوہیت حق سبحانہ تعالے کا اور ظاہر ہے کہ دولت سے پرورش خلق کی ہے اسی طرح فرشتہ کی عورت جہان کہین بولین قیاس کرنا چاہیے اور اس گروہ کے عقائد پر اعتراض نکرنا چاہیے بقول مولانائے روم کے سه ہر کسے را اصطلاحے دادہ اند + اور تینون منجملہ صفات کمال حق تعالے کے ہین ایک برہما صفت ایجاد دوم بشن صفت بقا سوم مہیش صفت افنا اور انھین صفات کو جو وجود انسان مین کہ عالم صغیر ہے نفس ملکی و شہوی و غضبی نام رکھا گیا ہے ١٢

مگر کہین ٹھہرتی نہین اور درحقیقت کسی کو خوشحال نہین کرتی اور عیب ہنر
کے بغیر دیکھے جہان جی چاہا مقام کردیتی ہی اسکی مثل ایسے راجہ کی ہی کہ
اُسے تمیز نہو اور دانا لوگون سے اُسکے انعام اکرام مخصوص نہین اور دولت
کا ہاتھ لگنا نیک کام کرنے پر نہین موقوف رکھا۔ بسا اوقات اُس سے
لڑائی جھگڑا بکھیڑا زیادہ ہوتا ہی جس طرح سانپ کے دودھ دینے سے زہر
اُسکا بڑھتا ہی آدمی جبتک مفلس ہی سب سے ملکر جلتا ہی اور نرمی سے
پیش آتا ہی اور جونہی دولت پائی اپنے بیگانے سب سے بگڑتا ہی اور
پتھر کا دل بنا لیتا ہی جیسے ہوا نرم برف کو پتھر بنا دیتی ہی۔ اور دانشمند شکرگزار
خردمند اور سچے آدمی اُسیوقت تک زندگانی کا مزہ پاتے ہین کہ دولت کا
رخ اُنکی طرف نہین ہوا دولت کی آمد اُنکو نادان ناشکرے بےتمیز اور جھوٹا
بنا دیتی ہی اور دولت دل کی روشنی اور باطن کی صفائی کو گندلا اور میلا
کرتی ہی جیسے لعل یاقوت کو مٹی مین رکھ چھوڑین اور مٹی مین بھرنے سے
بےآب ہو جاسے۔ دولتمند جو ناشایستہ کامون سے پرہیز کرے اور آپ
جو اپنے تئین اور مخلوقات کے برابر سمجھے دونون دنیامین نایاب ہین مثل
اُس بہادر کے جو اپنی تعریف نہ کرے اکثر دولت ایسی ہی کہ بُرے کام
سے ہاتھ لگجاتی ہی اور انجام اُسکا اچھا نہین اور جلد زوال کو پہونچتی ہی
جس طرح ایک بری بوٹی جو سانپ کی بانبی سے پیدا ہو اور سانپ کے زہر سے

بالی گئی ہو اور کمال نرمی اور تازگی کے سبب دم کے دم مین ٹوٹ جائے عمر جسپر دولت کا مدار ہے خود آدمی کو چھوڑکر چلی جاتی ہے جسطرح کہ تنکے کی نوک پر پانی کے قطرے کا حال ہو کہ اب گرا اب گرا اور جو کوئی عمر کا دراز اور دنیا کی اینچا تانی اُسکے ساتھ ہو اُسکی یہ مثال ہے کہ جیلخانے مین مدت دراز تک رہے اور قید اُسکی بامشقت ہووے اے دانا زمانے ہرگاہ دل میرا دنیاے دون کے تعلق سے حلاوت نہین پاتا عمر سے جو بجلی کی طرح ایک دم چمکے اور پھر ندارد مجھے کیا مزہ ملے اور کیا امید ہو جیسے ہوا کو ہاتھ مین نہین پکڑ سکتے اور آکاش مین گڑ نہین سکتے اور جواہرات کی موجون کو جسطرح ایک لڑی نہین بنا سکتے اسی طرح عمر کی نگہداشت بھی نہین ممکن ہے عمر کو قیام نہین جیسے اخیر برسات کا دونگرا اور بغیر تیل کا چراغ ہو۔ جو لوگ عمر کے خواہشمند ہین لیکن معرفت الٰہی کی پناہ مین نہین آئے اُنکی عمر خود اُنکی وبال جان ہے جیسے گدھیا جو گھوڑے سے

آکاش لغات علمی ہے ہند مین اُسے کہتے ہین کہ حکماے اشراقیہ یونانی اُسکو مکان کہتے ہین اور مکان اُنکے نزدیک ایک بُعد مجرد موجود ہے کہ جہات مین منقسم ہے اور تعبئہ مکان کے ساتھ برابر ہو اس طرح کہ منطبق اور برابر ہو اُسکے ساتھ اس طرح کہ بُعد مکانی کا ہر جزو سرایت کیے ہو ہر جزو ذی مکان مین اور بُعد امتدادی دو چیز کے درمیان اور خلا کے معنی مین ابعاد کہ مجرد مادہ سے ہون اور حکماے ہند کے نزدیک آکاش پانچوان عنصر ہے کہ تمام اجسام مرکب عنصری مین موجود ہے ۱۲

حاملہ ہو نہین بچتی اور عمر و زندگی کا فائدہ یہ ہے کہ جو کچھ قابل حصول ہے
پاوین جسکی یافت ہمیشہ کی خوشی کا سبب ہے ظاہری زندگی نباتات
حیوانات بھی رکھتے ہین مگر حقیقی زندگی اُسی کو ملے جو حقیقت کے ساتھ
زندہ ہے - سچی اور اچھی زندگی اُنھین کے واسطے ہے جو دوسری بار دنیا
مین نہ آئین ورنہ چاہے کیسی چاہے کتنی بڑی عمر کسی کی ہو مگر ایک بوڑھے
گدھے کی مثال ہوگا کہ بوجھ لادنے کے بھی کام نہ آوے - علم اور کتابین
جسکو معرفت نہین سر بوجھے ہین اور یہی حال ہے عقل اور ادراک کا اسکے
حق مین جو حواس کو اپنے قابو مین نہ لائے - اور ریدان اور زندگی اُسکے
حق مین کہ جو حقیقت روح کی نہ سمجھے (سر بوجھیا ہے ۱۲) - جوانی آدمی کو جلد اپنے سے الگ
کر دیتی ہے جس طرح سمجھ دار آدمی نکمی شے کو فوراً پھینک دیتا ہے - دُنیا
مین کوئی چیز عمر کے برابر عیب دار نہین ہے عمر موت کا گھر ہے جسکو ثبات
اور قرار نہین اور نہ آرام کی شے ہے - اہنکار[۱] یعنے اپنے تئین کچھ جاننا اور یہ کہ
ہم ہین اور یہ کام ہمنے کیے (یعنی اور دانانیت ۱۲) آدمی کی دشمن ہے - مین اس سے بہت
ڈرتا ہون کہ بے حقیقت (یعنے منی گر وانانیت و خود بینی سے[۲]) ظاہر ہوئی اور بے حقیقت قیام گیر ہے - اور

---

[۱] مرزا عبد القادر بیدل کا قول ہے ؎ تو گر خود را نہ بینی نیست عالم غیر دیدارش
خودی آئینہ دارد کہ محرومیست اظہارش + نبودی اینقدر ہا کتنی اے محفل امکان
کہ افتادی بچندین جہد در فکر خرد بارش + ۱۲

ہرگاہ مین سمجھ چکا ہون[۱] کہ اہنکار جانی دشمن ہی کھانا پینا مجھے نہین بھاتا اور مزے کا توکیا ذکر ہی اپنے تئین کچھ سمجھنا ظاہر اور باطن کے رنج اور غم کا سبب ہی اور وہ ان کرنے کام کراتا ہی لیکن جب تلک مین اپنے تئین دیکھتا تھا جو کھاتا اور پیتا تھا سب کارت تھا جب مجھسے یہ صفت جاتی رہی سمجھا مین کہ بیہودہی ہی۔ جب تلک خودی کا بادل برستا رہے حرص کا پھول رنگین تازہ اور کھلتا ہوا ہی۔ میرے اُستاد ؟ ہرچند مین نے اپنے مقدور بھر خودبینی کو چھوڑ دیا مگر درد اور پریشانی بدستور ہی جو علاج مناسب ہو تبلائیے کہ آپ سب طرح سے تعلیم اور ہدایت کے مرتبے پر ہین اور مَن[۲] جسکا نام دل ہی دنیا کے دھندھون کی اُلجھن سے بزرگون کے طریق پر نہین ٹھہرتا جو مقام آزادی ہی جس طرح پرند کا پر راستے مین ہوا سے بکھرتا ہی دل بھی ہر خطرہ (یا باسنا) کے ساتھ بیفائدہ دنیا کے چوطرف گھومتا ہی جیسے کُتا کہ جس طرف آواز سُنی اور دوڑا جسکے دل مین

[۱] عرفی شیرازی کا قول ہی۔ زخود گردیدہ بربندی چکیم کام جان بینی + ہمان کز اشتیاق دیدنش زادی ہمان بینی + بخواب خود در آ تا قبلۂ روحانیان بینی + ببین در آئینہ تا آتش صد خان و مان بینی + مراد آئینہ سے گوہر مقدس حضرت نفس ناطقہ ہی کہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ ۱۲

[۲] مَن لغت سنسکرت مین دل کو کہتے ہین لیکن تلفظ اسکا ان حروف سے نہین ہی اُسکے تلفظ کا ادا کرنا فارسی حرفون مین صحیح طور پر ناممکن ہی اسلیے مَن لکھا ہی ۱۲

قناعت نہو خواہ ہزارون پائے مگر جی اُسکا نہین بھرتا جس طرح ایک
جھوا خواہ اُسمین کتنا ہی پانی بھرین مگر وہ لبریز نہین ہوتا۔ اُستاد
اِس دل نے مجھے کھالیا جو حرص کے پیچھے پیچھے جاتا ہی کُتے کی طرح
جو مادین کے پیچھے جاے۔ جہان مردار پڑا پائے کھانے کے لیے دوڑتا
جاے۔ اور وسوسۂ دل کا مجھے اُڑائے لیے جاتا ہی کیا جانئے زمین پر
کہین ٹپکیگا یا ہوا مین اُڑتا رہیگا جسطرح ہوا کا جھونکا سوکھی
گھانس کی پتی اُڑائے لیئے جاے۔ ان دو حال سے باہر نہین۔ جو
وہم اور خیالات کہ دل سے اُمنڈتے ہین مجھے ایسے ڈراتے ہین کہ
جیسے بچے کے خیال مین سایہ بھوت کی شکل بنکر خوف دلاتا ہی۔ اے مہاراج
وہم بھرا دل آگ سے زیادہ پرسوز ہی کہ اُسکو پکڑ نہین سکتے اور پربت سے
زیادہ بلند ہی جسپر کوئی نہین چڑھ سکتا اور ہیرے سے زیادہ سخت ہی
کہ ٹوٹ نہین سکتا۔ سمندر کی سطح پانی پر چل سکتے ہین اور سمیر ایسے
عظیم الشان پہاڑ کو کھود کر پانی اُسکا نوش کر سکتے ہین لیکن دل کو
مغلوب نہین کر سکتے۔ اے حضور ہر طرح کے خطرات اور واہی تباہی
خواہشین سب دل کی بیماری کے سبب سے ہین۔ اور علاج اُسکا

جیسے تیز ہوا جو گھانس کو اُڑاتی ہی مثل درمیان واقع ہوئی دو حال سے خالی نہین
یعنے زمین پر ڈالے گی یا ہوا مین سرگردان رکھیگی ۱۲

آپ کے ارشاد کی امداد پر منحصر ہی ترشنا یعنے حرص ہر طرح کے
ارمانون کو اُسی طرح جمع کرتی ہی کہ متفرق چُغدون کو اندھیری رات
اکٹھا کرتی ہی۔ ای اُستاد جتنے اچھے صفات ہین جنکا جمع کرنا دل کے
واسطے جمعیت اور آرام کا موجب ہی سُر سیلے راگون کے موافق جنکو
شُکر مزہ اور خوشی سے حاصل کرتا ہون فوراً حرص اُنکو خراب اور
پریشان کردیتی ہی جس طرح ایک چوہا رباب کے تارون کو بگاڑ ڈالتا
ہی حرصی کی مجال نہین ہی کہ اپنے اصلی مقام پر کہ معرفت ہی پہونچ سکے
اسواسطے کہ حرص کی اُلجھن اُسکو روکتی ہی جسطرح ایک چڑیا کہ جال مین
پھنس گئی ہو اُسکو چھوٹنا اور اپنے گھونسلے تک پہونچنا میسر نہین آتا
جو نہی آتش حرص سے ایسا جل گیا ہی کہ ہزار آبحیات سے اُسکو غسل
دین مگر حرارت اُسکی فرو نہین ہوتی۔ ای اُستاد جو شخص دنیا کے
سب کاروبار چھوڑ کر آزاد ہوگیا ہو اُسکے لیے حرص بہت کام پیدا
کرتی ہی۔ حرص ہر آدمی کو اندھیری رات کی طرح ڈراتی ہی جسکی آنکھ
کھلی ہو بند کردیتی ہی۔ حرص انسان کو گھر گھر گھماتی ہی کسی کا دل
خوش نہین کرسکتی جیسے بھونڈی صورت کی بُڑھیا۔ حرص ہوا جیسے
کام پیدا کرتی ہی اور ٹھکانے تک نہین پہونچاتی جسطرح ایک نکمی ناچنے
والی ناچ کے سارے بھاؤ ایک ہی دفعہ بتلانا چاہے اور پھر پورے

نہ کرسکے حرص بدن کے سب گھر مندون سے کام کاج لیتی ہے یعنی ظاہر
کے تمام جوڑ توڑ اور بندھون سے اور باطن کے سب حواس اور
طاقتون سے کمینون[۱] کو نیستی اور ناداری کمانے پر ناچار کرتی ہے
اسی طرح شریفون کے پاک صاف دل کو حرص اپنی طرف کھینچتی ہے جیسے متقی
آدمی کو حسین عورت اور نیلوفر کو سورج کی برآمد کشش کرتی ہے آدمی ہر چند
عقلمند اور سمیر پہاڑ کی طرح بھاری بھرکم ہو مگر حرص سے ایک پتی
سوکھی گھانس کی بنا دیتی ہے اے اُستاد بدن[۲] کا شکوہ کیا کرون کہ
بالکل پاخانہ کا گھر ہے تھوڑی ناموافق غذا مین بگڑ جاتا ہے اور ہمیشہ چاہتی چیز کے
نہ پانے سے گھانس پھونس کی طرح جلتا ہے اور ہمین کوئی ہنر اور سود

[۱] یعنی کمینہ شریفون سے خدمت لیتا ہے اسواسطے کہ عقل و ادراک حضرت نفس ناطقہ
کی شان خاص سے ہے اور تدبیرات کا کام مین لانا یعنی خسیس کے مشتہیات کے
آثار کی قسم سے ہے کہ شریف خدمت کمینے کی کرے ۱۲ [۲] مذمت جسم شیخ علی حزین کا
قول ہے ؎ مکن دشوار از تن پروری آزادی جانرا + چہ محکم میکنی چون ابلہان دیوار
زندانرا + پھر اسی اُستاد نے نفس ناطقہ عالی مکان کی حضرت مین خطاب کرکے کہا
ہے بلکہ اطلاق لفظ مکان اُسکی شان مین خطا ہے محض اُسکے علو درجات کے
لیے ہے ؎ تو رشک یوسف مصری فتادہ در چہ تن + تو باز کنگر عرشی بجا کدان
چونی + عنان گسستہ تر از بحر خود میجوید + بہ یک بادیہ ای ماہی طپان چونی ۱۲

اسمین نہین دیکھتا اور اسقدر ہلکا اور اوچھا ہی کہ تھوڑی آسودگی مین
تو ہوا کا کُپّا اور تھوڑے دُکھ مین بیچین ہو جاتا ہی۔ اے اُستاد مین اس من
کو خودی اور تکبر کا گھر جانتا ہون نہ اپنا آباد ہو یا اُجاڑ ہو مجھے اُس سے
سروکار نہین سے یہ گھر جو گدھون کی پایگاہ ہی۔ (اور مُراد اُنسے
حواس ظاہر و باطن کے ہین) بی بی حرص کے محلات ہین اور وہم و
خیال اسمین مزے اُڑاتے ہین مین نہین چاہتا اسواسطے کہ جس
گھر کا دوار اُہڈی کا ہو (دانت) اور اُسکے دروان پر بندریا بیٹھی ہو
(زبان) میری نشست کے قابل نہین اور یہ بندریا کود پھاند چلبت
پھرت مین ضرب المثل ہی کہ ہر ایک بیچین کو اُس سے تشبیہ دیتے
ہین اور وہ زبان ہی جو ہمیشہ جنبش مین ہی۔ مین نہین سمجھتا کہ یہ
جسم کیا کمال رکھتا ہی ظاہر مین مُردار گوشت اور باطن مین لہو اور
غلاظت ہی۔ اس حال کے ساتھ بھی اُسکو ثبات اور قرار نہین اور
امیر و غریب عقلمند اور بیوقوف مین تمیز نہین کرتا بُڈھاپا۔ مرض
اور موت جو اُسے لازم ہی سب کے سامنے پیش کرتا ہی اور کسی کو بھی
نہین معاف کرتا اور اس نے تمیزی اور بیوفائی کے باوجود دنیا بھر کا

چونکہ زبان ہمیشہ حرکت مین رہتی ہی اسواسطے تشبیہ اسکی بندریا سے کی اسواسطے
کہ زبان اسم مونث ہی مادہ کے ساتھ تخصیص کی ورنہ مطلق بندر کہتا ۱۲

محبوب اور مرغوب ہی۔ نادان اُس سے بڑھکر کوئی نہین جو اسپر
بھروسا کرے اُسکی مثل وہی ہی کہ جو کوندتی بجلی اور کوار کے مینھ پر
اعتماد رکھے۔ آدم زاد لڑکائی سے ایسے حوادث کے دریا مین گرا ہی
جسکی لہرون کی حد اور نہایت نہین ہی اور ہمیشہ محنت اور رنج مین
بسر کرتا ہی علی الخصوص لڑکپن کے زمانے مین کہ روٹی پانی کپڑے کا
محتاج ہی اور زبان سے بات نہین کر جانتا کہ اپنی حاجت دوسرے
کہے۔ نہ اُسکو یہ عقل ہی کہ اپنی بہبود مین کچھ فکر کرے اور نہ ایسی
سکت ہی کہ اپنے کام کو آپ ہی پورا کرے۔ یون کہنا چاہیے کہ
آدمی کوئی چیز نہین بلکہ ناتوانی اور سستی نے مجسم ہو کر آدمی کی صورت
پائی اور بچہ اُسکا نام ہوگیا۔ آدمی جب تک بچہ ہی قرار اُسکو اور سکون
نہین ہی اور آدمی کا خیال تو نہ دن کو ٹھہرے نہ رات کو نہ کبھی جاگتے نہ
سوتے۔ جہان یہ دو اضطراب جمع ہون تو یقین ہی کہ کام
بے انتظام ہو جائین اور یون سمجھنا چاہیے کہ معشوق کی آنکھ اور
تڑپتی بجلی آگ کے شعلے اور دریا کی لہر نے بچے ہی سے بیقراری
سیکھی ہے۔ بچے کے خیال مین ہمیشہ یہی رہتا ہی کہ جتنی کھانے کی چیزین
دنیا مین ہین سب کو ایکدم سے منھ مین رکھ لون۔ چاند جو چمکتا
ہی اُسکو ہاتھ مین پکڑ لون ۔ جسکی فکرین یہ ہون اُسکی عقل سے

کیا امید فائدے کی ہو سکے۔ لڑکائی خوف کا گھر ہی ماں سے باپ سے
اور جو اُس سے بڑا ہو ہر وہم سے اور ہر خیال سے سب سے ڈرتا
ہو۔ بچے نے جو چھوٹی عمر مین دُکھ اور محنت [illegible] دیکھی ہی اسلیے جوانی
کی اُسے اُمنگ ہوتی ہی اور آہستہ آہستہ جوانی کے پہاڑ پر
چڑھتا ہی اور جب کہ بچہ جوان ہو گیا تو شہوت کا شیطان دل مین
ہو نکلکر ہزارون نامناسب خواہشین پیش کرتا ہی اور اپنا تابعدار
اُسکو بنا لیتا ہی آدمی کی عقل چاہے کتنی ہی لڑکپن مین تیز ہو مگر اُسکی
عقل کو جوانی آتا رہا اور گدلا کر دیتی ہی جیسے کوئی دریا جسکا پانی موتی سا
صاف ہو برسات کے موسم مین وہ لطافت اُسکی نہین رہتی۔
بدن کی مثال جیسے مارواڑ کی زمین جہان پانی کا نام نہین اور
جوانی۔ ایک دھوکے دکھلاوے کی چیز ہی اور دل کو ایک پیاسا ہرن
تصور کیجیے کہ اس چمکیلے ریتے پر امید لگائے ہوے انجام کار
مایوس اور ناکام رہجاتا ہی ناموری اور تعریف کے سزاوار وہ
گروہ ہی جو کہ شباب کے تنگ کوچے سے صحیح سلامت باہر نکل آئے ایسا
جوان جسمین سیل مہر ہوا ور وہ بوجھل بھی ہو ڈھونڈھے نہین ملتا
جسطرح آکاش کا پھول ہو اور نوعمری کی سب گزندون سے عمدہ عورت ہی

آکاس اُسے کہتے ہین کہ حکماء اشراقیہ یونانیہ اُسکو مکان کہتے ہین ۱۲

اُسکے رخسارے کا پھول تھوڑے دن تر و تازہ رہا لیکن جلد مُرجھا جاتا ہی
اور اُسکی چھاتیان موتی بھری اُبھری ہوئی سونے کے پربت سُمیر سے
جیسے گنگا بہ رہی ہو ایک روز بوڑھاپے کی ہوا سے اسی طرح لیست
اور ہموار کہ قیامت کی ہوا سے پہاڑ ہو جاوینگے عورت بالکل آگ ہی کہ
اُس سے ملا اور جلد صحبت اُسکی پوشاک کو میلا کرے اور بال اُسکے
سر کے خیال کرو کہ ایک دُھوان ہی جو آگ سے اُٹھ رہا ہی۔ عورت
دوزخ کی ایندھن ہی حالانکہ وہ تر ہی تسپر بھی دوزخ کی آگ کو بھڑکاتی ہی
مطلب یہ ہی کہ جسکے گھر مین عورت ہی وہ ابھی سے دوزخ مین ہی اور
دوزخ کی دہکانے والی عورت ہی اور کام یعنی شہوت ایک شکاری ہی کہ
وہ عورت کو اپنا جال بنا کر بڑے پہلوان شہزورون کو اپنا شکار کرتا ہی
دنیا ایک حوض ہی کہ مچھلی اُسکی مرد ہین اور گلا بہ اُسکا شہوت اور
اُس مچھلی کی مارنے والی شست عورت ہی۔ اور اُس تعلق کا نام غبی کی
ڈوری ہی جو دل کو دنیا کی کسی چیز سے ہی اور عورت جو عیبون کی گٹھری
ہو اور رنجون کی بیڑی پاؤن مین رکھے وہ ہمارے کام کی نہین ہی جو شخص
عورت والا ہی سب مزون کا وہ حرصی ہی اور جسنے عورت کا دھیان
چھوڑ دیا اُسنے گویا تمام جہان کو چھوڑ دیا اور جسنے جہان کو ترک
کر دیا وہ آرام سے ہی اور کامل ہو گیا۔ دنیا کے مزے پہلے پہل

اچھے معلوم ہوتے ہین اور انجام کو بُرے جسقدر مزے کے ڈھونڈھنے والے
ہین تین مکروہات اُنکے سامنے آتے ہین - بیماری - بوڑھاپا - موت
مین نے سب مزے چھوڑ دیے اور اعلیٰ درجہ کا مقام حاصل کرنے
کے لیے ہمت باندھی ہی الا میری ہمت مجھے ٹھکانے پر نہین لگاتی آپکی
مہربانی سے میرا کام نکلیگا اور یہ مطلب آپ ہی کی عنایت سے حل سکیگا
جوانی کے بل اُڑکپن کے خیالات کو الگ کرتے ہین اور بوڑھاپے کی
دہشت جوانی کے بازار کو ٹھنڈھا کر دیتی ہی سمجھنے کی بات ہی کہ ایک کو
دوسرے سے کسقدر ضد ہی اور ان مخالفون کی صحبت مین کوئی آرام سے
رہ سکتا ہی - بوڑھاپے کے آتے ہی عقل تور فو چکر ہو جاتی ہی بی بی لڑکے
بالے لینے اور دوست آشنا نوکر غلام ضعیف العمر کے اعضا کو لرزتے
دیکھکر ہنستے ہین اور اغیار کا تو ذکر کیا ہی - چونکہ بوڑھاپے مین
سب عادتین بدل جاتی ہین اور اچھی شکل بھی بھونڈی ہو جاتی ہی
قوت اور قدرت کے بجاے ناتوانی اور سستی پیدا ہوتی ہی اور
حرص تو بہت ہی بڑھ جاتی ہی اسلیے کسیکو بھلا نہین معلوم ہوتا کہ بوڑھا
آدمی اُسکی طرف دیکھے بیسی ہی حرص کی صورت ہی کہ احتیاج کو لازم
اور خدائی بھر کی محنت محتاجمندی کے طفیل سے ہی - بوڑھا آدمی ہمیشہ
خوف اور خطرے مین ڈوبا رہتا کہ مجھے دوسرے عالم مین جانا پڑیگا ؛

نہین معلوم کہ وہان کیا پیش آوے اور کیا کیا دکھ درد دیکھنے اور سہنے پڑینگے - بوڑھا آدمی حرص کے مارے چاہتا ہی کہ سب ارمان نکلجائین مگر ہاتھ پانوٗن کے جواب دینے سے مطلب کو نہین پہونچتا - اسی سبب سے ہمیشہ سوز و گداز مین رہتا ہی - موت ایک بادشاہ قہار ہی جسوقت جی چاہا شہر وجود پر چڑھ دوڑتا ہی اپنے لشکر کو جسکا نام پیری لاغری ہی آگے بھیجتا ہی اور سفید بال اِس لشکر کے لیے گویا پھر ہرے نشان ہین تین ارمان جو تمام عالم کو اپنا بندہ اور تابعدار کیے ہوئے ہین باآنکہ اُن ارمانون سے نشانی تلک باقی نہین رہتی - پھر بھی خلق اللہ کو ایسا گرفتار اپنا کیے ہین کہ دوسری کسی چیز سے خبر نہین ہوتے - بڑی ذلت اور ندامت اور عجیب طرح کی پست ہمتی کی بات ہی کہ ایسی حالت مین کسیکو جیتے رہنے کی رغبت ہو دنیا مین خوشی اور آرام کا وجود نظر نہین آتا اور جسے دنیادار عادت کے موافق خوشی قرار دیتے ہین زمانہ اُسے تھوڑی دیر مین لوٗٹ لیجاتا ہی - زمانے کو انتہا کی اشتہا ہی کہ دنیا مین کوئی شے نہین جسکو نوش نکرجاے مال اور اولاد اور آبرو تینون کے ارمان کو تسخیر کرلیا اور مثل اُسکے واڑوانل کی ہی جو سمندر کو نگل جاتا ہی اور واڑوانل آتش ہی جسکی خوراک سمندر ہی زمانہ بزرگ اور دانا دولتمند اور حسینون کے ساتھ بھی

مروت اور احسان نہین کرتا اور لحظہ بھر کے لیے بھی سانس نہین لینے
دیتا اور سب کا ایک لقمہ بنا کر چٹ کر جاتا ہی جسطرح مور ثابت سانپکو
ایک دم سے نگل جاتا ہی بسکہ زمانے نے دنیا بھر کو اپنے پیٹ مین
رکھ لیا تو کہنا چاہیے کہ دنیا خود وہی ہی چونکہ پیشتر ظاہر ہو چکا ہی کہ کال
یعنی زمانہ سب کو فنا کرتا ہی تو چند تشبیہین اس باب مین مطلب کے واضح
کرنے کے لیے ذکر کیجاتی ہین اسواسطے کہ ہندوستان کے بلیغ و
فہمیدہ آدمیون کی گفتگو کا مدار تشبیہ پر ہی اور اُسکو درشٹانت
کہتے ہین پس فرماتا ہی کہ زمانے کی مثال ایک بڑے میوے دار
درخت کی ہی اور برہمانڈ[1] جو بے درپے آتے ہین اس درخت کے میوے
اور خلائق تمام میوے کے کیڑے ہین اور جو میوہ اُس درخت سے
گرتا ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہی اور کیڑے پڑ جاتے ہین یہ اشارہ مہاپرلے
کی طرف ہی جسکو بڑی قیامت کہتے ہین اور بعضون کا قول ہی کہ اس
قیامت مین برہما اور برہمانڈ اور تمام مخلوقات ایکساتھ فنا ہو جاوینگے
اور ایک مدت کے بعد پھر ظہور مین آوینگے — یہ بات تمام مذاہب اور

[1] انڈ بمعنے بیضہ اور برہما لغت اصطلاح سنسکرت مین صفت ایجاد کا نام ہی مجموعہ لفظ مرکب
برہمانڈ کے معنی ہین برہما کے انڈے اس اعتبار سے کہ انڈے سے مولود ہوتا ہی و شکل
افلاک اور بسائط کروی ہوتی ہی اس مناسبت سے انڈا کہا ۱۲ و اشارہ ہی قدم
و دوام عالم کی طرف ۱۲

شاستروں میں ہی اور بعضے کہتے ہین کہ تمام مخلوقات ایسے فنا ہونگے
کہ دوسری بار موجود نہونگے یہ بات نیاے شاستر اور سانگھ شاستر مین
مذکور ہی - اور بعضے پنڈت بھی اس بات پر (یعنی علم بحث و استدلال کے) متفق ہین لیکن اکثر علمائے (اہل) اہنید
یعنی فلاسفہ الٰہیات کا اسپر (عالمان) اتفاق ہی کہ اس قسم کی پرلے یعنی قیامت
نہین ہوتی (الٰہیات) بلکہ یہ ہوتا ہی کہ ایک عالم جاتا ہی اور دوسرا عالم آتا ہی اور
حق سبحانہ و تعالے ظہور سے خالی اور فارغ نہین رہتا۔ زمانہ دنیا کے
اجزا کو انسان ہون یا جنات فرشتے ہون یا اور کوئی سب کو تسبیح کے
دانون کی طرح ایک ڈورے مین کھینچکر اپنے گلے مین ڈال لیتا ہی پھر
ایک عرصہ کے بعد اُسکو تتر بتر کر موت کی ڈبیا مین چھوڑ تا ہی اور تمام
جہان ایک جنگل ہی کہ وہ زمانہ کا شکار گاہ ہی انسان حیوان نباتات
اور جمادات اُس شکار گاہ کے ہرن ہین اور سمندر اُس شکار گاہ
کا حوض ہی اور بڑوانل کی آتش اُس حوض کے لیے نیلوفر کا پھول
ہی - بوڑھاپا اور بیماری اور موت ہر ایک اُنمین سے شیر
اور چیتا ہی جو اس شکار گاہ مین چھوڑ دیے اور ہرن کے شکار کا
قابو ہاتھ سے نہین دیتے اور یہ کھنڈ پرلے کی طرف اشارہ ہی جسکو
قیامت صغری یعنی چھوٹی قیامت کہتے ہین اور کھنڈ ٹکڑے کو کہتے
ہین اور یہ قیامت دو طرح کی ہی ایک وہ ہی کہ برہما کے دن مین جسے کلپ کہتے ہین

یعنی صفت ایجاد ۱۲

چودہ منوتر ہین اور چودہ قیامت قائم ہوتی ہین کہ ہر منوتر کے گذرنے کے بعد ایک قیامت آتی ہی اور صرف پانی کے طوفان سے زمین اور مافیہا سب فنا ہو جاتی ہی اور ایک منوتر تیس کروڑ اور سرسٹھ لاکھ سال کا ہی اور دونون منوتر کے درمیان ایک حد ہی جسکو سندھ کہتے ہین اور مدت ہر سندھ کی سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار سال کی ہی اور یہی مدت عدم مین دنیا کے رہنے کی ہی۔ دوسری قسم سے مراد برھما کا دن رات ہی جسکا ایک دن چار ارب اور بتیس کروڑ سال کے برابر ہی اور جب دن تمام ہو جاتا ہی اور رات آتی ہی برھما عالم کے کام سے فراغت پاکر سوتا ہی[1] اور اُس قیامت مین سورج چاند تارے بھی فنا ہو جاتے ہین اور برھمانڈ اور چند لوگ بالائی بحال رہتے ہین اور برھما کے سونے اور عالم کے عدم مین رہنے کی مدت مساوی ایک دن کی ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ برھما اور برھمانڈ اور تمام مخلوقات کی فنا کو بھی کھنڈ پرلے یعنی قیامت صغریٰ کہتے ہین اس سبب سے کہ ہر برھمانڈ جو فانی ہوتا ہی پیچھے اُسکے دوسرا برھمانڈ آئیگا اور ظہور عالم کی انتہا نہین اور نہ وہ منقطع ہوتا ہی جیسے کہ پہلے ذکر اسکا

---

[1] برھما کہ تعین صفت ایجاد ہی اُسکے خواب سے مراد اثبات اور نفی صفات ہی اور توجہ علم حق تعالیٰ کی ظاہر سے باطن کی طرف ہی ۱۲ ایسی مذہب حکماء اشراقین یونانیہ کا قدم عالم کے باب مین ہی اور قدماء عجم بھی قائل قدم کے ہین ۱۲ سندھ بسین مہملہ کے زیر اور نون کے تشدید سے فصل بین الطرفین ۱۲

ہو چکا اور یہ دونوں قیامت زمانے کی دو دعوت کی مثال ہین قیامت کبری طعام کلان ہی اور قیامت صغری ناشتے کے موافق ہی کہ جیسے دودھ روٹی اور دہی فجر کے وقت کھاتے ہین "یعنی ناشتہ" عالم ایک بیابان ہی کہ اسمین میوہ دار درخت بہت ہین آسمان مین اُسکے باشندے اندر وغیرہ اور زمین مین اُسکے باشندے آدمی پری وغیرہ اُس درخت کے میوے ہین اور زمانہ جسکی سورج اور چاند آنکھ ہین اور دنرات اُسکی آنکھ کا کھولنا اور جھپکنا ایک ریاضت کرینوالے شخص کی مثال ہی کہ اس بیابانی میوے کو دیکھ بھالکر نوش کرتا ہی اور غذا اپنی بناتا ہی یعنی جسکی موت آگئی ہو جان بوجھکر مار ڈالتا ہی اور یہ اشارہ چھوٹی قیامت کی طرف ہی یعنی جو شخص مرگیا اُسکی قیامت قائم ہوگئی۔ اے دانائے بزرگ سنسار گذرنے والی ہی اور زمانہ عالم کو جو عناصر

زمانہ حکماء ہند کے نزدیک ایک جوہر ہی قائم بالذات اور ایک روحانی ہی قدسی صفات اور ماضی حال استقبال ہونا اُسکے اعراض ہین جو معرض تغیرات مین ہین چونکہ حکیم مطلق کے افعال منظوم اور تمام کائنات کا کون و فساد زمانہ کے حوالہ ہی اور کل کائنات کا ظہور علم حق کی توجہ کے فیض سے ہی جو باطن سے ظاہر کی طرف ہی پس جسوقت ایک مظہر کے ظہور کا زمانہ ختم ہو عالم شہود سے عالم فنا مین جاتا ہی گویا زمانہ اُسکو نوش کر گیا اور فنائے کائنات کا زمانہ بھی فانی ہو جاویگا اور بجز وجود موجود حقیقی کے کچھ باقی نرہیگا کل شئی ہالک الا وجہہ ۱۲

اور پیدائیش اور حجم انسان فرشتے پہاڑ اور سمندر سے بنا ہوا ہے اور
زمین آسمان کے درمیان پیدا ہوتا ہے اور اندر و برہما و بشن و مہادیو سبکو
فنا کرتے ہین اور انجام کو آپ بھی فنا ہو جاتا ہے پھر آپ فرماتے ہین کہ ہم
ایسون کو ہستی سے کیا امید ہو اور کیا بہبود ہوگی اگر کہین کہ مناسب
ہے اپنے بقا کی تدبیر کرو یا یہ کہ سمجھو کہ جو کچھ جسم اور جسمانیات سے دکھائی
دیتا ہے اور فنا ہوتا ہے تیرا غیر ہے نہ تو خود یعنی تو روح مجرد ہے کہ اسکو
فنا نہین اور زوال کو اسکی طرف راہ نہین ہے تو کہہ سکتے ہین کہ جاننا
حواس کی مدد پر موقوف ہے یعنے منشا اسکا ضبط حواس کا ہے اور حواس
خود دشمن بقا اور حیات ابدی کے ہین اس سبب سے کہ پریشان ہوس اور
طرح طرح کی خواہشین رکھتے ہین اور ایک مطلب پر انکو اتفاق نہین
ہے اور حواس بھی آب و آتش خاک و باد کے تابع ہین اور ان عناصر
سے ہر ایک عنصر اپنے ذاتی مکان کا عاشق ہے اور اس ترکیب فانی
کے ٹوٹ پھوٹ جانے کی راہ دیکھتے ہین پس یہ سب فنا اور
زوال کے خواہشمند ہین نہ بقا اور حیات دوامی کے مددگار
اور اگر کہیے حواس کا سردار من یعنی دل ہے اور ہر گاہ دل تیرا جنجال

زمانہ خود بھی فانی ہو جاتا ہے کل تئے ہالک الا وجہہ ۱۲ سنسکرت مین من دل کو کہتے
ہین مگر تلفظ اسکا ان حرفون سے نہین ہے صحیح تلفظ اسکا فارسی حروف سے ۱۲

ہو تو حواس کی دشمنی سے تجھے کیا غم ہی اسکے جواب مین کہ سکتے ہین کہ ان تمام تفرقون اور خطرون کو دل ہی اگاتا ہی اور غیر واقعی کو واقعی دکھلاتا ہی چنانچہ ہر شخص من کے سب کام کو اپنے ساتھ منسوب کرکے کہتا ہی کہ مین نے کیا اور مین لانبا اور مین ناٹا ہون سفید ہون سیاہ ہون شادی کی اور لڑکے پیدا کیے بھوکھا ہون اور پیاسا ہون اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ رسّی کو سانپ خیال کرتا ہی اور آپ ہی اس سے ڈرتا ہی

۱۵ دشوار ہی اسلیے ناواقفان زبان سنسکرت کی پہچان کے لیے مترجمون نے من لکھا اور من سے مراد دل ہی اور دل سے مراد نہ وہ گوشت کا ٹکڑا ہی کہ بائین طرف ہوتا ہی جس طرح حضرات صوفیہ دل سے تعبیر ساتھ نفس ناطقہ کے کرتے ہین وہ بھی انکے مفہوم اور اعتبار مین نہین ہی جو دل سے ہندی تعبیر کرتے ہین اور کتاب کے متن مین بھی اسکی تعریف آئیگی مین یہان لکھتا ہون یہ مقولہ ہی کہ لطیف ساتھ کثیف کے بے واسطے متعلق نہین ہوسکتا جسطرح عقل اول کہ واسطہ واجب و ممکنات کا ہی ایک برزخ ہی وجوب اور امکان مین۔ جانب راست اسکے وجوب ہی اور جانب چپ اسکے امکان ہی اور عقول عشرہ ترتیب نزول تک وسائط کثیرہ واقع ہوئی ہین تاکہ مادیات تک ہین اور ہرچند جزو سے و کل سے جو کچھ واقع ہوتا ہی مدبر اور آمر عقل کل ہی جو بالترتیب متصرف ہی وسائط مین اور فعل عقل اول کا حضرت سبحانہ وتعالے کا ارادہ ہی اسی طرح نفس ناطقہ کے ارادہ کی حرکت کو دل کہتے ہین اور برھما کو بھی عالم کبیر مین دل کہتے ہین اور ہندی حواس خمسہ کے قائل نہین اور حکماء یونان نے جو افعال حواس باطنہ کے نکالے ہین انکو منسوب اسی دل سے کرتے ہین ۱۲

جب کمال دل اس قسم کا ہو تو دل سے مجھے کیا امید ہو کہ وہ حقیقت کو پہونچے
اور پہونچا سکے اور جانے اور سمجھا سکے اگر اعتراض کرین کہ تلاش تیری
دو حال سے خالی نہین اگر تجھے کامل یقین ہو کہ جو فنا ہوتا ہے وہ دوسرا
ہے نہ کہ تو پس اصل مطلب حاصل ہوا اور حواس اور دل کی مدد کی
حاجت نہین چاہیے کہ خاطر کا کھٹکا تجھے بالکل دور ہو اور انتہا
کی جمعیت اور اطمینان ملے اور جو حواس تیرے اوپر حکم لگاتے کہ جو
کچھ ہمنے دریافت کیا ہے اور تصدیق اُسکی تو کرتا ہے چاہیے اُنکے حکم پر
قانع ہو اور خاطر جمع رکھے پس بے جمعیتی اور کھٹکا دُکھ تیرے کیا
معنی مین اُسکا یہ جواب ہے کہ خدا نے میرے دل مین یہ القا کیا ہے کہ آتما
باقی رہتی ہے فانی نہین ہوتی اور حواس کے دم چھانے ہونے سے بھی
مین نے آزادی پائی مگر اب تک یقین اور مشاہدہ پورا نہین حاصل
ہوا جیسے کوئی چراغ کا خیال کرے یا چراغ کا نام زبان سے کہے تو
اتنے مین گھر کے اندر اُجالا نہین ہوتا اور بھی جو کچھ حواس پاتے ہین
جب فنا ہو جاتا مین جانتا ہون کہ انکا حکم خلاف واقع ہوتا ہے مین جو فنا
اور نیستی سے خوش نہین ہون اور خلاف واقع سے راضی نہین
تو حواس کی اطاعت اور متابعت کیونکر کر سکتا ہون اور کسطرح
اُس سے تسلی پاؤن ای بڑے دانا ہستی اور نیستی کے درمیان

مین پڑا ہون حیران ہون اور یہی تمنا ہی کہ خوشی اور آرام ملے اور جبتلک
یہ تمنا نہین حاصل ہوگی دل کی پریشانی بھی رفع نہوگی ایسا شخص جو
ایسا آرام چاہے دنیا مین ناپیدا ہی - مجھے حیرت اور تعجب یہی ہی
کہ جو کچھ ہی نظر نہین آتا اور جو کچھ نہین ہی دکھلائی دیتا ہی پس حق ہست
نیست نما اور عالم نیست ہست نما ہی اور یہی سبب ہی کہ ہند کے علما
حق کی معرفت اور کثرت کے ظہور مین وحدت سے اختلاف رکھتے ہین اور
چند مثالین اپنی کتاب مین ذکر کی ہین نیاگیان یعنی متکلمین انکے کہنے مین
کہ مٹی سے آبخورا بنا ہی مطلب یہ ہی کہ مٹی تھی اور آبخورا نہ تھا پھر آبخورا موجود ہوا
پس مٹی اوسکا ہی اور آبخورا اور دونون موجود ہین اور ایک گروہ حکیمون کا
قول ہی کہ ہمیشہ آبخورا مٹی مین تھا اور چھپا ہوا تھا جسطرح بیج مین درخت جسوقت

حکماے متکلمین اور حکماے اشراقین کے مذہب مین خلاف مخصوص ہند نہین ہی ظاہر ہی کہ
حکیم الٰہی فلاطون اور ارسطو کے عقائد مین اختلاف ہی حالانکہ فلاطون اُستاد تھا اور ارسطو اسکی
بصیرت کاملہ کا معتقد تھا لیکن حکما وہ مسائل جسمین اُنکو یقین نہین ہوتا اعتقاد سے نہین
قبول کرتے اسواسطے کہ وہ مذہب ناقص ہی نقش مدرک کا انتقاش موقوف یقین پر ہی
اکثر مسائل دقیق رسائی عقل کی حد سے اور استدلال کے پایہ سے باہر طلبہ مین سادہ
بدون اشراق اور خلوص تامہ جوہر پاک نفس ناطقہ کے نہین دریافت ہو سکتے حضرت مولوی
معنوی کا قول ہی ع پاے استدلالیان چوبین بود + پاے چوبین سخت بے تمکین بود ۱۲

آنجورسے نے صورت پکڑی تھی آنجورسے مین چھپ گئی جسطرح درخت
مین بیج چھپ گیا اور فرق ہستی اور نیستی کا ظہور اور خفا مین ہے پس
منی اور آنجور اسلیے مجھ لے ایک دوسرے مین ہین ہر ایک کبھی ظاہر اور کبھی پوشیدہ
اور جدا نہین یعنی متصوفین اسکے کہتے ہین کہ اب بھی جو آنجور دکھائی دیتا
ہے موجود حقیقی منی صرف ہے اور آنجور محض در خیال باطل ہے اور رامچندر کا
کلام اس مذہب کی حقیقت کی طرف اشارہ ہے اور اگر کہین صبر کرو
یہان تلک کہ مرشد کامل ملے میرا جواب ہے کہ تلاش اور دوڑ دھوپ کا
وقت جوانی ہے جو گذری جاتی ہے اور مرشد کامل کا دیدار دور نظر آتا ہے
اور اگر کہین دوسری تدبیر کرتا کہ مطلب حاصل ہو یا جو کچھ دریافت کرتا
ہے آپ سے حاصل کر سب کچھ تجھ مین ہے مین اتنا جانتا ہون کہ دوسری
تدبیر میرے اختیار مین نہین ہے اس سبب سے کہ کوئی چیز ثابت اور
قائم نہین دیکھتا ہون کہ اسپر دل نہاد ہو کر آرام اور قرار بہم پہونچاؤن
اور آتما کی صورت مین نہین دیکھتا کہ اس سے اس بلند مطلب کو
حاصل کرون اور اگر کہین چار چیز ہو مقصد کے حصول کی باعث ہین
اور معرفت کا نتیجہ دیتی ہین وہ حاصل کرتا کہ یقین کا مرتبہ ملے۔ اول
سب کسی کو ایک نسبت کے ساتھ دوست رکھنا تا کہ ایک چیز جو دوسرے

ایک بزرگ کا قول ہے سہ در دیدہ بہ نظر ہر چہ در آید بنظر + نہ پذیرفتہ بجز عکس تو آئینہ ما ۱۲

پاس ہی اور تیرے پاس نہین ہی اُسکی حسرت نجھے نہو دوسرے سب
کسی کے اچھے کام سے خوش ہونا تاکہ اِس بات سے تو محفوظ رہے
کہ دوسرے کے اچھے کام کو تو بُرا نہ ظاہر کرے۔ تیسرے ہمیشہ دکھ
مصیبت والے پر مہربانی کرنی تاکہ دوسرے کسی کو اپنی طرف سے
تکلیف تو نہ دے۔ چوتھے بدکارون کے عمل سے انجان بننا تاکہ بُرا
کام تو نکرے اِسکا جواب مین دیتا ہون کہ یہ تین چار چیز نہین رکھتا
اور اپنے تئین اُس سے کمتر جانتا ہون کہ یہ باتین مجھ مین ظاہر
ہون ہرگاہ بے ثباتی عالم کو لازم ہی اور جسقدر اسمین چیزین ہین
اُنکو ثبات نہین اسیوجہ سے زور اور شیطان ایک وقت کمزور ہونگے
اور دیوتا جنکا نام امر ہی مر جاینگے اور قطب* جو قائم ہی اپنی جگہ سے
ٹل جائیگا پورب پچھم اُتر دکھن کو تبدیل تغیر ہی یہ سب اپنے پورب کی
نسبت تو پچھم ہی اور پچھم اپنے پچھایمن کے لحاظ سے پورب ہی یہی حال اُتر
دکھن کا ہی اور عالم کی کوئی چیز نہ اونچی ہی نہ نیچی ایک اونچی چیز دوسری اونچی
سے نیچی ہی اور نیچی کی نسبت اونچی۔ اونچے پہاڑ زمین کے برابر ہو جاینگے
اور زمین غبار ہو کر اُڑ جائیگی۔ مرتاضون کی ریاضت ختم ہو جائیگی جب عمل کا اجر
ملگیا اور بہشتی اور دوزخیون کو اعمال کی جزا حاصل ہوگی تو وہ فنا ہو جاینگے

* قطب سکون اور ثبات مین مشہور ہی ۱۲

اور برہماند جسکی بقا اور ثبات پر دنیا والے مغرور ہین زیر وزبر ہوجائیگا
اور برہما اور شبن اور مہادیو کا نشان نرہیگا اور زمانہ سب کو نگلکر آخر
کو خود بھی فنا ہوجائیگا ۔ اس حال کے ساتھ تمام دنیا والون نے وہم
خیال کو جو نمودار ہوا مضبوط پکڑ رکھا ہی اور نہایت غرور اور جہالت سے
کہتے ہین کہ آج اس گھر مین شادی ہی اور کل فلانے کے گھر پر جشن ہوگا
پرسون دوست اور بیگانون کا جماؤ ہوگا اور اُس فرات سے جتنے وہم اور
خیال ظاہر کیجے بلکہ آپ اُسنے یہ رنگا رنگ کے لباس پہنے ہین خبر نہین رکھتے
اور اپنی عمر عزیز کو تلف کر بیٹھے عزیز کی یاد نہین کرتے اُسکی حسرت اور
ندامت کسی کو نہین ہوتی کہ دن بھر کوئی تلاش مین سرگردان ہوکر
رات کو طالبان حق کے دیدار سے مایوس اپنے گھر واپس آوے مین
نہین جانتا کہ اس حالت سے کسکو نیند رات کو آتی ہی جو کوئی عارفون
کی باتین سنکر خیال کرتا ہی کہ عارف ہوگیا اُسکی وہی مثل ہی کہ عالم
خیال مین کوئی شخص سمجھے کہ ہمنے بیاہ کیا اور اولاد ہوئی اور خوش و
خرم ہی یا کوئی کیمیا کے قاعدے سنکر سمجھ لے کہ مین کیمیا گر ہون اور
جسوقت یہ معلوم ہوا کہ اُسکا خیال اور تصور کام مین نہین آتا گذری عمر پر
افسوس کرتا ہی کہ زہر کھاکر مرجانا اس سے بمراتب بہتر ہی لبا اوقات بعضے

در سپہر چہ دیدہ ام تو نمودار بودۂ ✦ ای تا نمودہ رخ تو چہ بسیار بودۂ ۱۲

دشمن کو قتل کر راج کرنے کے لیے مستعد ہوتا ہی ایک ہی دفعہ موت اُسکو بیچ مین سے اُٹھا لیجاتی ہی جسطرح کوئی چیل گوشت کی بوٹی کو جھپٹ لیجاتی ہی۔ اگر کوئی برہما کی عمر پاوے جسکا ایک دن چار جگ شمار کرتے ہین ممکن ہی کہ یہ پوری عمر دوسرے کی عمر کے ایک لحظے کے برابر ہو جسطرح برہما کی کل عمر بشن کے ایک پلک مارنے کے مساوی ہی پس بڑی عمر اور کم عمر مین تفاوت وہمی ہی اور اُس سے خوش ہونا اوچھاپن ہی ڈاور جگ زمانے کی ایک خاص تعداد ہی کہ مختلف چار قسمون مین تقسیم ہی پہلی قسم کا ست جگ نام ہی جو سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار برس کا ہی

ہندوؤن کی قدیم کتابون مین منقول ہی کہ ست جگ مین جو پہلا جگ ہی خلائق کے اعمال و افعال کل نیک ہوتے ہین اور دوسرے جگ ترتیا مین تین حصہ نیک اور ایک چوتھائی بد اور دواپر جگ مین آدھے نیک اور آدھے بد اور کلجگ مین ایک حصہ نیک اور تین حصہ بد اور لوگون کی عمرین بھی مختلف ہونگی اور یہی اعتقاد قدیم حکماء اشراقین عجم کا مہ آبادیون سے لیکر زردشت تک رہا ہی اور اُستاد اور شرح دساتیر مین درج ہی مگر وہ اس حساب سے کہتے ہین کہ ساتون ستارہ سے ایک ستارہ مالک اور بادشاہ دور کا ہوتا ہی اور ایک ایک ہزار سال ثوابت سے ایک ایک اُسکی وزارت کرتا ہی جبکہ وزارت سبکی ختم ہو جاتی ہی آسمان کی ترتیب سے دوسرا ستارہ بادشاہ ہوتا ہی اسی پر قیاس کرنا چاہیے چاند تک جو آخری فلک پر ہی ان دونون بڑے گروہ یعنے ہندی اور عجمی کے حساب سے یہ دور آخری ہی ہندیون مین تو خود ظاہر ہی کہ اس جگ کو جسمین ہم موجود ہین کلجگ کہتے ہین ۱۲

دوسرا ترتیا جو بارہ لاکھ چھیانوے ہزار برس کا ہی تیسرا دواپر آٹھ لاکھ
چونسٹھ ہزار سال کا چوتھا کلجگ چار لاکھ بتیس ہزار سال کا اور ان
چارون جگ کی مدت کل تینتالیس لاکھ اور بیس ہزار برس ہی جب
چار جگ کا دورہ ختم ہوتا ہی تو دوسرا دور اسی ترتیب سے آتا ہی جب یہ
دورے ہزار بار گھر لتے ہین ایک دن برہما کا ہوتا ہی جو چار ارب بتیس
کرور سال کا ہی ا لوگ سب گرفتار اپنی خواہشون کے ہین اور اپنی تمناؤنکے
پورا کرنے مین قوم تلاش کرتے ہین اور کرنے ان کرنے سب کام
کرتے ہین اور اس محنت اور جستجو کا ثمرہ بجز بلا اور وبال کے نہین ہی
اس بیماری مہلک کو صحت جانتے ہین لوگ کہتے ہین کہ عمر کے
دو حال ہین کبھی عافیت اور راحت سے گذرتی ہی اور کبھی محنت اور
بلا مین اور مین کہتا ہون کہ تمام عمر ایک طرح محنت اور بلا کے سوا
نہین ہی مین نہین جانتا کیونکر گذرے گی - بالمیک[۱] کا قول ہی کہ جب تو

۲ ا اور حافظ کا قول بھی اسیکے مطابق ہی اینچہ شب ریست کہ در دور قمر می بینیم + ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر می بینیم + ذخیرہ ہمہ خشک ست و معیل با با در ہلیس انرا ہمہ بر خواہ پدر می بینیم + مقطع تک تمام غزل مین اپنی مذمت عمال و افعال آخر زمانے کے لوگونکی لکھی ہی ۔ اہل سلام کے تاخت و تاراج مین کہ اس دور کے تقاضا سے خروج کیا کوئی نشان تواریخ قدیم و کتب حکمت عجم سے باقی نہین ہا اگر کوئی اہل تحقیق و انصاف ترک تعصب و عناد کرکے انکے فرقے کے عقائد کو تلاش کرے تو جانے کہ کیا تھا اور کیا ہو گیا ۱۲ ۱، نام عارف مصنف اس کتاب کا ہی جسکا ذکر پہلے ہو چکا ۱۲

بڑی عمر کے ہوتے ہین تو آخر عمر مین کہتے ہین کہ ہماری گذشتہ عمر
ایک داستان ہو گئی ہی جسے یاد کرنا چاہیے اور ہم گذرنے والے ہین
رامچند جنھون نے پندرہ ہزار سال کی عمر پائی سولہ برس کے سن مین
یہ بات کہتے تھے کہ برہما اور بشن اور مہادیو اور تمام مخلوقات اپنے پاؤن
موت کے منھ مین جاتے ہین جس طرح سمندر کا پانی کہ خود واڑوانل
کے منھ مین جاتا ہی (واڑوانل) ایک آتش ہی گھوڑی کی صورت
اور یہ رکھیشر کے منھ سے نکلی تھی اور بھوکھ کی شدت سے چاہتی
تھی کہ تمام دنیا کو کھا جاوے برہما نے اسکی بھوکھ مارنے کے لیے
یہ تدبیر کی کہ ہر روز سمندر سے چار جوجن پانی جو سولہ کوس ہوتا ہی پی لیا
کرے (اور جوجن چار کوس کی مسافت کو کہتے ہین) دنیا مین ایک
وقت محنت اور بلا ظاہر ہوتی ہی اور دوسرے وقت راحت اور نعمت
ایک لحظہ مین پیدائش ہی اور آنا اور دوسرے لحظہ مین موت ہی
اور جانا — اے واقف اسرار بید یہ کیا کام ہی اور کیا اسرار ہی

یہ رمز واڑوانل کی تاویل طلب ہی معدہ مین بھی ایک آتش ہی واڑوانل کہ ہند کے بید غذا کا ہضم اُسی سے جانتے ہین ۱۲ بید علم الہیات حکماء ہند کا ہی اور اُسکو کتاب آسمانی کہتے ہین برہما کی وساطت سے اُنکو پہونچے چار بید ہین جنکے یہ نام ہین ایک سہام بید دوم اتھرون بید سوم ججر بید چہارم رگھ وید (بید) اور (وید) ایک ہی ہی ۱۲

کیا بناوٹ ہی اور کیا آثار ہین مردانگی اور سپاہ اور دولت کا کیا اعتبار
بار ہا دیکھا گیا ایک شخص نامرد مردانون کو مار ڈالتا ہی اور اکیلا ایک مرد ایک غول کو
بھگا دیتا ہی اور ایک مفلس دولتمند ہوجاتا ہی زمانے کے تمام کام الٹے اور
بے بنیاد ہین میرا دل غم کے دریا مین ایسا ڈوبا ہوا ہی کہ مزے اُسکو نہین
آتے جسطرح کوئی حوض کے پانی مین ہوا اور چمکیلی ریت کا دھوکا اُسے پڑ
نہ سکے موت مین نہین چاہتا کہ شاید دوسری جون مین کمال کو پہونچونگا
اور زندگی بھی نہین چاہتا اس اُمید سے کہ بڑی عمر پاکر عیش کرون
جس حالت مین ہون ہون نہ یہ چاہتا ہون نہ وہ ای برہمن اسوقت کہ
میرے بدن مین طاقت اور قدرت ہی اور عقل مین صفائی تمیز اور
لطافت اگر علاج اپنے مرض کا نہ کرون تو کب کرونگا زہر اتنا نقصان
نہین کرتا جتنا تعلق دل کا محسوسات سے کرتا ہی۔ زہر کی تاثیر ایک عمر مین ہی
اور تعلق کے زہر کا اثر کئی عمر رہتا ہی۔ عارف کے لیے جینا مرنا شادی غم
اپنا پرایا اور بیگانگی دشمنی اور دوستی باعث رنج وراحت دل کی لگاوٹ

اسکے نزدیک ثابت ہی کہ جب تک محسوسات سے قطع تعلق بالکل نہو جاے اور نفس
مجرد آلودگی ہیولے سے پاک نہو وصول مبدء نہین ہو سکتا پس ضرور نا قابلیت کے
سبب سیر اور انتقال کرتا رہیگا اسواسطے کہتا ہی کہ زہر سے ہلاکت ایک بار ہوتی
ہی اور تعلق ایران سے ہزارون بار ہلاک نفس ہوگا ۱۲

اور وحشت کی نہین ہوتی جب عمر اسطرح گذرتی ہو جیسے تیز ہوا بادل کو
اڑائے لیے جاتی ہو اور جوانی دریا کی تیز دھار کی طرح جاتی ہو تو لذت اُسکی
کوندتی بجلی کے مثل مین نے دیکھی ہو اپنے دل کے گھر پر قفل اور
مُہر لگادی ہو کہ خطرہ کوئی اسمین نہ آوے۔ اگر کہین کہ دل پر اپنے مہر
لگادی کہ خطرہ اسمین نہ آوے تو بس کام پورا ہوا اور مطلب ہاتھ آگیا اُسکا
مین یہ جواب دیتا ہون کہ ہرچند عقل کو زبردستی دل کے خلوت خانے
مین بٹھلایا ہو کہ وہان سے جنبش نکرے لیکن وہ بالطبع خواہشمند ہو کہ ہرطرف
دوڑے جس طرح ایک بدکار عورت نیک آدمی کے گھر مین جبراً قہراً
بیٹھتی ہو مگر اسی تاک مین رہتی ہو کہ قابو پاکر باہر نکل جاوے پس فرمایئے
کونسا مقام ہو جہان عقل قرار پاکر رنج اور راحت کے اندیشے سے
اور وہم وشک کی رفاقت سے خالی اور بچی رہے اور کونسی تدبیر ہو کہ
جس سے کوئی خطرہ ناک آگ مین گرا ہوا ور نہ جلے جسطرح پارا کسی آگ سے
نہین جلتا مگر یہ بات میرے نزدیک دور نظر آتی ہو کہ دنیا مین رہنا اور
دنیا کی رسومات مین گرفتار نہونا ایسا ہو کہ دریا مین کوئی ہو اور تر نہوا مجھ پر
وہ راہ مجھے دکھاؤ جسپر بزرگ لوگ چلے اور منزل مقصود پر پہونچے ہین اور
اپنے وہم سے چھٹی پاکر اصلی مطلب اور ہستی کی حقیقت کو پہونچے ہین

طلب

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ + باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش ۱۲

اور جو مقصود کی راہ نہو یا کہ ہو اور مجھے نہ سوجھاؤ تو کھانا پینا اشنان
کرنا پوشاک پہننا یہ سب کام ایک دم سے چھوڑ دونگا اور مرنے کی
چاہت سے ایسا چپ بیٹھونگا کہ میری اور دیوار کی صورت مین کچھ تفاوت
نہو بالمیک کا قول ہے کہ جب کنور رامچندر کم عمر نے یہ تقریر کی جسکے
سُننے سے سامعین کی نادانی اڑائی سے بدل گئی تو اہل مجلس کی آنکھین
کھل گئین اور رونگٹے اُنکے بدن کے کھڑے ہوگئے اور عالم بالا سے
واہ واہ واہ واہ کی آواز آئی جس سے حاضرین کے کان موتیون سے
بھر گئے اور ملاء اعلےٰ سے رنگارنگ پھولون کی نچھاور برستے دیکھی اور مردان
غیب کو کہتے سنا کہ ہم عالم کے چوطرفہ پھرے ہین اور کاملون کی بہت سی
جماعتون سے صحبت رہی کسی شخص سے اور کسی مقام پر ایسی میٹھی اور
نفیس باتین جو آبحیات سے بھی زیادہ جانبخش ہین اور ہمکو سوتے سے
جگا دیا نہین سُنین اور وہ سب کے سب ان باتون کے نہایت فریفتہ
ہوکر اُتر آئے جس سے مجلس جگمگانے لگی اہل مجلس ایک ساتھ اُنکی تواضع
تعظیم کی خاطر اُٹھ کھڑے ہوئے اور بشوامتر اور بسشٹ اور رامچندر نے
بھی اُس جماعت کا اعزاز و اکرام کیا۔ بشوامتر نے اپنے دل مین کہا کہ
راجکنور اس چھوٹی عمر مین نہایت سمجھ اور شعور کے ساتھ ایسا سوال
کرے اُسکا جواب اگر باصواب نہ دین تو ہماری عقل کا قصور ہے اسلیے

نام عارف دانا مرشد رامچندر ۱۲
نام عارف

بشوامتر کہ چلا ای رامچند تیز عقل جسقدر کہ حقائق سے معرفت اور نجات
کی راہ مل سکتی ہی وہ تمام اپنی عقل اور ذہن صافی سے آپنے دریافت
کرلی ہین جیسے سکھدیو بیاس کے بیٹے نے جسپر لڑکپن مین طلب
حق کی راہ کھلی تھی ای رامچند معرفت کے (نام عارف نامدار ۱۲) مدارج سے کوئی چیز باقی نہین جسکو
تیز عقل تمھاری نہین پہونچی اب اسیقدر درکار ہی کہ جو آپ نے سمجھے ہین
اسمین ثابت قدمی بہم پہونچایئے رامچند نے کہا ای بزرگ ہرگاہ سکھدیو
نے سب کچھ جان لیا جو چاہیے پھر جمعیت خاطر اُسنے کیون حاصل
نہ کی تھی بشوامتر نے کہا سکھدیو کا حال تمھارا ہی سا تھا اور انتہا اُسکی ہمت
کی یہ تھی کہ موت اور حیات دوبارہ اُسے نہو اور فنا ہو عالم جو اُسکی نظر
مین سمائی تھی اُسکے سبب سے آزاد اور بے تعلق ہو گیا تھا جیسے آپ
مگر وہ اپنی عقل پر بھروسا نہ رکھتا تھا اور اُسکا دل سب لذتون سے
اُٹھ

موت اور حیات دوبارہ نہ پائے یعنے طالب مرتبۂ فنا و بقا کا ہوا اسواسطے کہ جبتک
یہ مرتبۂ اعلیٰ حاصل نہو ان لوگون کے نزدیک یہ امر ثابت ہی کہ نفس ناطقہ تعلقات ابدان
عنصری سے موافق اپنے اعمال اور اخلاق مستعملہ کے نجات نہ پائیگا کیونکہ اگر قوت غضبی
افراط سے ہو شیر اور چیتے کا جامہ پائیگا اگر ریاکار ہی تو روباہ یعنی لومڑی کا اسی پر
اور قیاس کرنا چاہیے یہانتک کہ اگر ادنیٰ یعنی نادانی اسفل السافلین تک پہونچے تو
نباتات و جمادات تک تنزل کریگا اس مذہب سے ہندی اور عجمی متفق ہین لا اشراقین اور
متکلمین عدم بصیرت سے اس مسئلہ مین راہ نہین پاسکے ہوے ہین ۱۲

فارغ تھا اور معرفت الٰہی کا آبحیات مانگتا تھا جسطرح چاتک کہ بعضے اُسے
پپیہا[1] کہتے ہین آسوج کے مینھ بغیر دوسرا پانی نہین مانگتا اب بشواستر
سُکھدیو کی حکایت بیان کرتا ہے کہ ایک دن سکھدیو اپنے باپ
سری بیاس کے پاس سُمیر پہاڑ کی کھوہ مین بیٹھا تھا باپ سے پوچھا
کہ عالم کسطرح ظاہر ہوا اور کسطرح فنا ہوگا اور اُسکی لنبائی چوڑائی
کسقدر ہے اور رنج اور راحت اُسکی کیسکو ہے باپ نے جتنی حقیقت
حال تھی تمام و کمال سُکھدیو سے کہہ سُنائی سُکھدیو باپ کی بات کو
جیسے چاہیے نہ سمجھا اُسکے دل مین خطرہ آیا کہ اسقدر تو مین بھی واقف
ہون بیاس اُسکے خطرہ پر آگاہ ہو کر بولا کہ ترہت مین ایک راجہ ہے
جنک نامے وہ سب حقیقت جانتا ہے اگر اُس سے ملاقات تم کرو تو اُسکے
دیدار سے تمھاری خاطر کو تسکین ہو جائیگی سُکھدیو باپ کی یہ بات سُنکر
سُمیر پہاڑ سے نیچے زمین پر اُترا اور ترہت نگری مین پہونچا جہان
راجہ جنک کا پایۂ تخت تھا اور راجہ کی ڈیوڑھی پر حاضر ہوا راجہ کو
دربان لوگون نے خبر پہونچائی کہ بیاس کا فرزند سکھدیو

[1] ایک پرند ہے ہندوستان مین عرف عوام کے اندر خواہ کچھ نام اُسکا ہو معلوم نہین بعضے
عوام کا قول ہے کہ یہی پپیہا ہے کہ گرمی کے موسم مین آنبہ کے درختون پر بولتا
ہے بہو کہان پیو کہان اور اُسکی آواز مسلسل نہایت درد آلود عشق انگیز
ہوتی ہے شاید قول صحیح ہو ۱۲

آیا ہی اور دروازہ پر کھڑا ہو راجہ[ا] نے فرمایا کہ وہین بیٹھے اور سات دن تک
خبر نہو ازان بعد خلوتخانے مین اُسے بُلایا اور آپ وہان نہ گیا سُکھدیو
خلوتخانے کی انگنائی مین سات دن تک کھڑا رہا پھر اُسے محل کے اندر
بُلا کر دوسرے ہفتہ تک نہ ملا مگر خوبصورت عورتون کو حکم دیا کہ
بناؤ سنگار کر اُسکے سامنے جلوہ کرین اور گانا گاوین اور انواع اقسام
کی نعمتین اُسکے لیے تیار رکھین عورتون نے راجہ کے حکم کے موافق
اُسکے لبھانے مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا مگر اُسکو حسن وجمال سے
اُنکے سروکار نہ تھا۔ اور نہ اُن پریون کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھا اور
راجہ کے تغافل سے بُرا مانا اُسکی خاطر حق طلب مین ان لذت اور
تلخی کے اسباب[راجہ جنک ۱۲] سے فرق نہ آیا جس طرح پہاڑ ہوا سے متاثر نہین ہوتا
جب راجہ نے اُسکی ارادت اور اعتقاد کو دیکھا تو اکیس روز کے بعد
اپنے پاس[راجہ جنک ۱۲] آنے کی اجازت دی نمسکار اور خیر و عافیت پوچھنے کے
بعد ملاقات کی اور کہا اے صاحب تم اپنا مطلب[سلام ۱۲] کام پورا کر چکے ہو اب
تمھین کیا چاہیے اور کون مطلب تمھین پریشان کرتا ہے سُکھدیو نے
کہا یہ فرمائیے کہ عالم کس چیز سے ظہور مین آیا اور کیا مقدار ہے یعنی مدت
اُسکے بقا کی کسقدر ہے اور کس طرح فنا ہوتا ہے اور رنج و راحت عالم کا

[ا] راجہ جنک خسر راجہ رامچند جو عارف عمدہ تھا ۱۲

کسکو ہوتا ہی یعنی روح کو یا دل[1] کو راجہ جنک نے جواب دیا کہ ایک
وجود آتما موجود ہی جسکی طرف عدم کو راہ نہین ہی اور باقی سب وہم اور
خیال ہی اور یہ عالم اول سے آخر تک وہم سے جمع ہو گیا ہی جبتلک
وہم ہی عالم باقی ہی اور جب وہم برطرف ہوا وہ بھی فنا ہو گیا اور خلق اللہ
کے دل اپنے وہم رنج و راحت سے بندھے ہوے ہین سکھدیو نے
کہا کہ یہ بات مین پہلے سے جانتا تھا اور میرے باپ نے یہی بات
کہی تھی اور کتابون مین بھی لکھا ہی اور مین جانتا ہون کہ عالم وہم
اور خیال سے موجود معلوم ہوتا ہی اور وہم کے جاتے رہنے سے وہ بھی
نیست و نابود ہو جاتا ہی مجھے اِس بات کا یقین ہی لیکن یہ فرمائیے کہ
ایسا کیون ہی ذرا اسکا سبب میری خاطر نشان کیجیے راجہ جنک نے
جواب دیا کہ الہیات کے رموز اور متصوفین کی تحقیقات اور اپنے
باطن کے کشف سے ایسا ہی مین نے دریافت کیا ہی کہ یہ تمام رنگ
برنگ کے ظہور جو نظر آتے ہین ایک حقیقت کے سوا نہین ہین

[1] ہندوون کے نزدیک دل عبارت ارادہ اور حرکت نفس سے ہی حکماے ہند
حواس خمسۂ باطنی کے قائل نہین ہین اور کہتے ہین کہ نفس ناطقہ نے جسکو جیو آتما
کہتے ہین ارادہ اور حرکت کی اُسی کا نام دل ہی جبتک محسوسات کی طرف اُسکی توجہ ہی
دل اور محسوسات سب موجود ہین اور جب حرکت دل کی محسوسات سے معدوم ہو گئی ۱۲

اوریہ جو تم ایک ملک کو بہت دیکھتے ہو اور اسکا نام عالم رکھا ہی تمکو تمھارا
ہی وہم ایسا دکھلاتا ہی پس عالم کثرت کی نمود تمھارے وہم کے سوا
نہین ہی جب تمھارا وہم علم الیقین سے بدل جائے وحدت حقیقی تمھارے
سامنے جلوہ کرے اور کثرت وہمی فنا ہو جائے پس ثابت ہوا کہ
نمود عالم کی تمھارے ہی وہم سے ہوئی اور وہم کے دفع ہونے سے
وہ بھی معدوم ہو جائیگا اور تم وہم مین مقید اور مبتلا ہو اور وہم کے
دور کرنے سے نجات پاؤگے اور آزاد ہو جاؤگے — ای بیاس کے
صاحبزادے میرے اعتقاد مین تم انتہا کی معرفت کو پہونچے ہو اور
جو کچھ جاننے کے قابل ہی اسکو جان چکے ہو اسکی دلیل یہ ہی کہ تمام مرے
جو دنیا بھر مین ہین تمسے جاتے رہے اور سب سے بے تعلقی
ہوگئی ہی یہ معرفت کی نشانی ہی بلکہ آزادی کے مقام پر پہونچنا یہی ہی
کہ تمھاری خاطر محسوسات کی طرف رجوع نہین اور غیر حق تمھاری نظر

ص۱ چونکہ اسکا وجود اعتباری ہی نفس ناطقہ مین فانی ہو گیا برہما کو بھی عالم کبیر مین
دل کہتے ہین ساتھ پرم آتما یعنی حق کے جس طرح عالم صغیر مین دل ہی ساتھ جیو آتما
یعنی نفس ناطقہ کے ۱۲ نظر آتے ہین کاہے کو مجھسے خود نما استنے دیجے اتفاق
آئینہ میرے روبرو گو ناہ حکمت آزاد اور رستگاری محسوسات سے اور واصل
ہونا اپنے مبدء سے ۱۲!

نہ

حق بین مین نہین آتا اب تردد اور شبہہ کو اپنی طرف نہ آنے دو اور
جو کچھ سمجھے بوجھے ہو اُسپر ثابت قدم رہو رام چندر آپ جنک نے جو یہ ارشاد مبارک
فرماکر شکھدیو کے دل کو وہم اور وسوسہ سے نجات کر جمال مطلق کے
مشاہدہ سے جمعیت اور آرام بخشا تو اُسکا ایسا حال ہوگیا کہ روزمرہ کے
جو کام تھے بے اختیار چھوٹ گئے اور دنیا کی راہ اور رسم سے مثلاً
ہاتھ سے کئی چیز کے رنج اور کسی چیز کے نہ ملنے کے غم سے درگذرا اور اس
خاص نسبت کی ورزش اور پرورش کی خاطر سُمیر پہاڑ کی طرف رجوع
کی اور دس ہزار سال وہان سمادھ یعنی مراقبہ مین بسر کیے اور انجام کار
اپنی کلیت کے مقام مین متمکن ہو کر قطرہ[1] کی طرح دریا مین ملگیا اور
وحدت حقیقی کے نور نے اُسکی عقل کو روشن کردیا اور وہم کی کارستانی
چراغ بے روغن کی طرح ختم ہوئی ۔ اُسوقت بشوامتر نے رامچندر سے
کہا کہ جیسے سکھدیو نے آزادی کے تمام مراتب کو سمجھا تھا اور اسکی
تکمیل کرنے مین اسیقدر چاہیے تھا کہ جو کچھ جانا تھا پایۂ اثبات کو پہونچا دیا
تمھین بھی یہی مناسب ہے کہ جسقدر دو تم تمھارا حجاب ہے اپنے آپسے دور
کرو اور آپکی آزادی اور وارستگی لذات دنیاوی سے آپ کی معرفت
اور دانائی کی علامت واضح ہماری آنکھون کے سامنے ہے خوب سمجھ لو

[1] بدریا قطرہ چون واصل شود دریاست در معنی ٭ حباب و موج ہم آب اند بشکاف این معمارا ٭

کہ سب صفات نفسانی سے بدترین صفت حُبِّ جاہ اور عزت ہی اور
اُسکو بلند ہمتی کے ساتھ دل سے نکالنا دلیل وصول حق کی ہی جسکو
جیون مکت کہتے ہین جسوقت حب جاہ سے درگذرے یقین جانو
کہ جیون مُکت کے مقام کو پہونچ گئے بعد اسکے بشوامتر نے علماء
مجلس کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ ای محققان علم الہیات میرے دلمین
آتا ہی کہ بسشٹ جو مالک دین اور دُنیا کے ہین اور تمام گھرانا بنسی قوم
رامچندر پر حکم اُنکا چلتا ہوا ہی اور باپ دادا سے اُنکا اُستاد اور اوضاع
و اطوار کا اُنکے واقفکار اور دنیا بھر کے اسرار کا خواہ پچھلے ہون یا
آئیندہ جاننے والا ہی وہ ذمہ دار رامچندر کی ہدایت کے ہون اور تربیت
و مہربانی کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھین اور بسشٹ کی طرف بھی متوجہ ہوکر
کہا کہ آپ خیال رکھین جسوقت ہمارے تمہارے درمیان بغض اور

جیون مکت اُسے کہتے ہین کہ جسم عنصری کی حالت بقا مین واصل بمبداء ہو جاے
اور بدیہہ مکت مرتبہ فناے مطلق کا ہی کہ اسمین بدن باقی نہین رہ سکتا اسواسطے
کہ تصرف نفس ناطقہ کا اُس حالت مین بالکل محسوسات سے منقطع ہوجاتا ہی اور جب
مدبر کی تدبیر منقطع ہو گئی بقاء وجود جسم محال ہی اور ظہور جسم کا سبب تو خاص
اُسکی یہی حیثیت کہ متوجہ محسوسات ہو ہزار جسم پیدا کرتا ہی جیسا کہ تقاضا
ملکات رغبت کا اُسکے ہو صورت پیدا ہوتی ہی[؟] رگھو ایک بڑے راجہ کا نام تھا
اور انہین نسل کو کہتے ہین اور رگھو بنسی اولاد رگھو کا ہی

عداوت

عداوت تھی اور ہم دونون لڑائی پر طیار ہوے اور برہما نے اگر
ایک ہدایت فرمائی کہ ہمکو ہماری خودی سے نکال یا اور ہمارے
غرور اور عداوت سے کچھ باقی نہ چھوڑا اور ایسا حال ہوا کہ ہماری تمھاری
دشمنی دوستی کے ساتھ تبدیل ہوگئی وہی انجھر جو برہما نے تمسے
کہے تھے رامچندر شاگرد اپنے کو بتلانا اور دانشمندی کا یہی پھل ہی کہ رامچندر
ایسے سچے طالب کو جو دنیا اور ما فیہا سے نے تعلق ہو گیا ہی ارشاد
اور تربیت کیجئے اور جسکو سچی طلب نہو اور وہ دنیا کے دھندے
نہین چھوڑتا اسکو تعلیم اور تلقین کرنا گویا گتو کا دودھ کتے کی مشک
مین بھرنا ہی۔ جسوقت گادہ کے بیٹے بشوامتر نے یہ تقریر تمام کی بیاس
اور نارد اور مجلس کے تمام حاضرین نے اسکی راے کو پسند اور اسکو تحسین و
آفرین کی بسشٹ خلف برہما نے جو اپنے باپ کے مثل صاحب کمال تھا جواب
دیا کہ اے بشوامتر فرمانا آپ کا قبول کرنا لازم اور حد لوازم عقل اور

عارف عمدہ کا نام ہی وہ بٹیا پراشر عارف کا اور باپ سکھدیو کا تھا ۱۲ نارد نام ایک
عارف کا ہی کہ ملائکہ مقدس کے شمار مین ہین ۱۲ تمام افراد کائنات کو برہما کے بیٹے ہونے کی
نسبت ہی اسلیے کہ برہما سے مراد تعین صفت ایجاد ہی اور بسشٹ زیادہ سزاوار اس نسبت کا ہی
اسواسطے کہ تمام کمالات اور اوصاف برہما باپ کے اسمین تھے جس طرح حکیم خاقانی نے جمکار
آدمیون کی نسبت کہا ہے بنگر چہ نا خلف پسرے کز وجود تو + دار الخلافت پدر ست ایران
سراے + ایران سراے تمام سراے کو کہتے ہین اور دار الخلافت اسکا جہان ہی ۱۲

فہمید سے ہے جملے نے نگدھ بہار مین جو کچھ کہ میرے وہم اور خطرات کے
دور کرنے کے لیے فرمایا تھا سب تفصیل وار بلا کم و کاست میرے ذہن
مین ہی بالمیک واجت کرتا ہی بعد ازانکہ بسشٹ نے رامچند کی تعلیم اور تلقین
اپنے ذمہ لی اور حکایت بشوامتر اور بسشٹ کی مہابھارتھ کتاب
مین مفصل لکھی ہی خلاصہ اُسکا انتخاب کے طور پر اس کتاب مین لکھا
جاتا ہی **حکایت** بشوامتر راجہ گادکا بیٹیا شکار کی خاطر باہر نکلا تھا دفعۃً
بسشٹ کے عبادتخانے پر اُسکا گذر ہوا بسشٹ نے چاہا کہ اُسکی ضیافت
کرے بشوامتر نے ہنسکر کہا کہ تم فقیر ہو ہماری ضیافت کیا کروگے
بسشٹ بولا کہ جو شخص ہمارے یہان آتا ہی حیثیت کے لائق اُسکی
مہمانداری کرتا ہون پھر سامان اُسکی ضیافت کا مہیا کرکے
اچھے کھانے افراط سے اور مٹھائی اور خوشبو اور تازے میوے
پیش کیے اور ہر قسم کی چیزین اس تعداد سے بڑھکر حاضر کین جو بادشاہون
کی ضیافت مین ہوتی ہین بشوامتر کو یہ حال دیکھکر بڑا اچنبھا ہوا اُسکے
نوکرون مین سے بعضون نے کہا کہ بسشٹ کے گھر مین کامدھین ہی

مہابھارتھ ایک تاریخ مبسوط ہندوؤنمین حقائق اور معارف پر مشتمل ہی جلال الدین
اکبر بادشاہ نے جو تقلید اور تعصب سے علحدہ تھا اور تمام مذہب کے ترالفتا و ریطائف کا
محقق تھا اُسنے کتاب مہابھارتھ کا ترجمہ فارسی زبان مین کرایا ۱۲

اُسکی خاصیت ہی کہ جو کچھ اُس سے مانگین وہ دیتی ہی بشوامتر نے رخصت
کے وقت کامدھین بسشٹ سے مانگی بسشٹ نے فرمایا گاے کو
اُسکی راضی سے لیجاؤ بشوامتر نے کہا تم دو ہم لیجائین کامدھین نے
بسشٹ سے کہا مجسے کیا تقصیر ہوئی جو مجھے اپنے گھر سے باہر کرتے ہو
بسشٹ نے کہا کہ مین اپنی خوشی سے تجھے نہین نکالتا مگر بشوامتر
زبردست راجہ ہی تجھے جبراً میرے پاس سے لیے جاتا ہی کامدھین
بولی اگر تو اپنی راضی سے مجھے نہین دیتا مین اُس سے سمجھ لونگی جب
کامدھین کو بسشٹ کے گھر سے باہر لیگئے راستے مین ہوا کی گرمی
سے اور غصہ کی حرارت سے پسینا لے آگئی - جو قطرہ اُسکے پسینے کا
زمین پر ٹپکا ایک جوان دلاور اُس سے پیدا ہوا اور ان دلاورون
نے بشوامتر کے تمام لشکر کو ایک پلک مارنے مین مار تباہ کر دیا
بشوامتر تنہا بھاگا اور کامدھین بسشٹ کے گھر پھر آگئی - بشوامتر نے
نہایت قہر اور غضب سے دو تین بار بسشٹ پر چڑھائی کی ہر دفعہ کامدھین
نے اُسکے لشکر کو مار تباہ اور برباد کر دیا - بشوامتر نے آخری شکست مین کہا
کہ چھتری پر لعنت ہو جسپر برہمن غالب آئے - یہ بات قرار دی کہ مین
برہمن ہوتا ہون اس ارادے سے ریاضت اور مجاہدے مین مشغول
ہوا اور ساٹھ ہزار برس بڑی سخت محنت کھینچی اس عرصے مین دو تین بار

برہما اُسکی ملاقات کو آیا اور کہا کیا مانگتا ہے وہ بولا کہ مین چاہتا ہون کہ
برہمن ہو جاؤن برہما نے کہا بیشتر تم چھتری تھے راجا رگھ ہو جاؤ تو قبول
کیا اور پھر ریاضت مین مشغول ہوا ارا ور رگھ مرد مرتاض ہے جو ریاضت
کے سبب اگلے پچھلے حالات سے واقف ہو جاتا ہے راجہ رگھو راجہ
مرتاض ہے جو یہ صفت رکھتا ہو آخر کو برہما نے فرمایا کہ جو تیری بھی
خواہش ہے کہ تو برہمن بنے برمہ ہو کہا اگر بسشٹ مجھے برہمہ رکھے تو قبول
ہے بسشٹ نے بھی برہما کے حکم سے اسکا اقرار کیا پھر ایک مدت کے بعد راجہ
ہرچند نے جو رامچند کے اجداد مین سے ہے جگ راجسو کیا (اور خاصیت اس جگ
کی ہے کہ ملک مین خلل پیدا کرے) چنانچہ ایک روز راجہ ہرچند شکار کو گیا
تھا جنگل مین فریادی عورتون کی آواز سُنی کہ ہمین زور اور ظلم سے ۲۶۰

ا کہتے ہین کہ برہما نے اپنی مخلوقات کو چار قسم کیا اول برہمن اور اُسکے لیے تحصیل علوم اور
ترک و تجرید اور ریاضت اور جہد آزادی اور پرستگاری مین مقرر کی فرقہ دوسرا چھتری
اور اُسکا پیشہ ہتھیار بندی و شجاعت و عدالت اور ملک داری و رعیت پروری اور حسن عہد
اور صدق قول اور سخاوت اور احسان جو اپنے نوع پر ہو اور تمام جانداروں پر اور جو کچھ
شان سلاطین کے لائق ہو تیسرا گروہ بیس انکا پیشہ تجارت ہر قسم کی ہر جنس کی اور
اسباب ہر ملک کے خلائق کو پہونچانا خلق کے ساتھ اور خرید و فروخت مین صدق
چہارم سودر اس قسم مین حجام کسان لوہار وغیرہ تمام اقسام اراذل کے
انکا پیشہ خدمتگاری تینون قسم اول کی اور احکام مذہبی کھانے پینے رواج اور
عبادت و معاملات و معاشرات مین چارون صنف کے علحدہ علحدہ ہین ۱۲

قید رکھتے ہین ہرچند نے کہا مین تمام روے زمین کا راجہ اور چھتری
دھرم ہون میرے عہد سلطنت مین یہ کیونکر ممکن اور کسکی مجال ہی کہ
کسی پر ظلم ہو آواز کی طرف گھوڑا دوڑا کر گیا دفعۃً بشوامتر کے عبادتخانہ
پر پہونچا کوئی عورت وہان نہ دیکھی وہی روحانیان اشٹ سدھ کی
تحقیق کہ بشوامتر انکی تسخیر کرتا تھا یعنی آٹھ کونی طاقت تصرف کی کہ
بعضی ریاضتون کا پھل ہے اور یہ جب کسی کے تسخیر ہو جاتی ہین خوبصورت
عورتون کی شکل بنکر خدمت اُسکی کرتی ہین ایک انمان یعنی جسقدر چاہے
چھوٹی بنجاے دوسری مہمان جسقدر چاہے بڑی ہو جاے تیسری
لکھمان جسقدر چاہے سبک بنجاے چوتھی گرمان جسقدر چاہے
بھاری ہو جاے پانچوین بران جہان چاہے چلی جاے چھٹی پراکامی
جو چاہے کرے ساتوین الیشو جسپر چاہے حکومت کرے آٹھوین ویشوتا
جسکو چاہے اپنی تسخیر مین لاے کم راجہ ہرچند نے بشوامتر سے ملاقات
کی بشوامتر نے بڑی شورش اور نہایت غضب سے کہا تو ہی تھا
کہ دھرم چھتریون کی شیخی مارتا تھا کہ دھرم کیا ہی بولا مظلمون کی فریاد
کا سننا اور لڑائی مین منھ نہ پھیرنا اور جو چیز کوئی مانگے اُسکو دینا
کہا مین جو تجھسے مانگون وہ دیگا بولا کہ دونگا کہا سوا تیرے ایک تیری
ذات اور تیری بی بی اور بیٹے کے جو کچھ ملک اور مال سے تیرے

قبضہ مین ہے سب مجھے دیدے راجہ بولا کہ مین نے دیا بشوامتر نے
کہا اب یہ زمین اور ملک میرا ہوگیا تو یہان مت رہ راجہ اپنی رانی اور
بیٹے سمیت بنارس مین آیا اس سبب سے کہ بنارس کو مہادیو نے
راجاؤن کی سلطنت سے بچا رکھا تھا اور اسمین عمل و تصرف کی قدرت
انکو نہ تھی پھر بشوامتر نے راجہ کے پاس آکر کہا کہ تو نے جگ جسو کیا ہے
مجھے دچھنا یعنی خیرات دے راجہ نے کہا کہ اسقدر صبر کرو کہ مین
اپنے آپ اور بی بی کو فروخت کرون پھر تمھین دچھنا دون بولا جلد دے
کہ مین جانا چاہتا ہون نہین تو سراپ (یعنی بد دعا) دونگا راجہ نے
سراپ کے خوف سے اپنے تئین ایک مہتر کے اور بی بی اور بچے کو
دوسرے کسی کے ہاتھ بیچا اور روپیہ بشوامتر کو دیا چونکہ یہ بات مقرر
تھی کہ مرے آدمی کو دریا مین ڈالتے اور کپڑے اسکے مہتر کو دیتے
ہین اس مہتر نے مردون کی اترن راجہ کے تعہد مین تحصیل کرنی قرار دی
ایک مدت بعد راجہ کا بیٹا مر گیا مان اسکو دریا کنارے لائی کہ پانی
مین ڈالدے راجہ نے موئے لڑکے کی اترن اس سے مانگی اس دو بدل
کے درمیان ایک نے دوسرے کو پہچانا اور دونون بہت روئے اور
یہ ارادہ کیا کہ دونون اپنے کو جلادین دفعۃً رحمت الٰہی شامل
حال ہوئی ہے بہشت سے چوکیدار جا پہونچے اور بولے تمھارے واسطے

حکم ہی کہ بہشت مین داخل ہو اُنھون نے کہا ہم تنہا بہشت مین نہین جائینگے
جب تک اودھ کے تمام آدمی اور حیوانات جمادات کو اپنے ہمراہ
نہ لیجاوین حکم مقدس نازل ہوا کہ راجہ کی درخواست کے موافق شہر اودھ
کو اُسکے باشندون سمیت داخل بہشت کرین اور راجہ ہرچند کا واقعہ
اُسوقت کا ہی کہ بسشٹ پانی کے درمیان عبادت کرتا تھا اور عہد
کیا تھا کہ بارہ برس تک پانی سے باہر نہ آئیگا جب مدت مقررہ کے بعد
پانی سے نکلا تو معلوم ہوا کہ راجہ ہرچند کو ایسا قضیہ پیش آیا ہی چونکہ وہ
سورج بنسی یعنی رامچندر کے بزرگون کا مربی تھا راجہ ہرچند کا قصہ درد کا
بھرا سُنکر بہت مغموم ہوا اور اس ملال کے غبار نے اُسکی خاطر کو مکدر
کیا ملامت کی راہ سے بشوامتر سے کہا جو کام تمنے کیا ہرگز مناسب حال
تمھارے نہ تھا کیا ثمرہ ریاضت اور زہد کا یہی تھا کہ ایک بندۂ خدا کو
بیوجہ خانمان سے آوارہ کرو اور ایسا خاندان جو عزت اور بزرگی مین
یکتا زمانے کا تھا برہم کر دو اب تمھاری ریاضت کا کام تمکو دکھلاؤنگا
کہ کیونکر ہوتا ہی ہر ایک عمل کا انجام کو ایک عوض ہوتا ہی اور یہ گفتگو
بڑھ گئی اور نوبت بہ عداوت پہونچی دونون بزرگوار ایسے مغلوب غضب
ہوے کہ ایک دوسرے کے ہلاک مین ہمہ تن آمادہ ہوگئے ازانجا کہ
لطف الٰہی شامل حال تھا برہما اُنکے مصالحہ کے درپے ہوا اور نزاع انکی

بر طرف کی برہما کی توجہ سے اُنکے درمیان کمال دوستی ہوگئی اور جھگڑا دور ہوا[١]

بیراگ پرکرن تمام ہوا اور دوسرا باب یعنی پرکرن ممچھو یعنی تدبیر قطع تعلق شروع ہوا

بالمیک کہتا ہے کہ جب رامچندر اول مرتبہ نِت اور انِت کی تحقیقات کرنے لگا نِت ان موجودات سے مراد ہے کہ ہرگز فنا اور زوال نہ ہو انِت اُسکے برخلاف ہے اور یہ تحقیقات اُسکے بیراگ کی باعث ہوگئی جو دنیاوی کاموں سے قطع تعلق کو کہتے ہیں اور بیراگ مقام معرفت کی خواہش کا سبب ہوا اسواسطے بسشٹ نے وہ کام بیان کرنے شروع کیے جو طالب فنا کو کرنے چاہییں اور جس طریقے سے کہ منصب حاصل ہو کہ اے رامچندر دنیا میں ہر ایک شخص ہر مطلب کو جو نہ ملنے ہیں چاہتا ہو جد و جہد کے ساتھ پا سکتا ہے جد و جہد دو قسم ہے ایک جو شاستر یعنی دینی کتاب کے موافق ہو دوسرے شاستر کے برخلاف جو نفس کی خواہش کے موافق عمل کرتا رہے

---

[١] یعنی وجود ثانیت ذہنی و خیالی میں تو کہ موجب عداوت اور کدورت کے ہوتے ہیں برہما نے پردۂ کثرت وہمی کو ان دونوں بزرگوں کی چشم بصیرت سے دور کیا اور حقیقت وحدت وجود کے مشاہدہ سے انکو بہرہ یاب کر دیا اور نزاع و رنجش کے عوض دوستی کرا دینا اشارت اُسکی طرف ہے کہ مغائرت اعتباری اُنکی کم ہوگئی اور اتحاد معنوی حقیقی دلنشین ہوگیا ١٢

پہلی قسم مطلب تک پہونچاتی ہے اور دوسری قسم بیفائدہ محنت ہے جسکے
نصیب دینی کتابون کا مطالعہ اور مرشد کامل کی صحبت اور خوش آیندہ
کامونکا محاورہ لڑکپن سے ہوا اُسے مطلب حقیقی کو پہونچنا نہایت
آسان ہے رامچندر نے کہا کہ میرے ہاتھ اختیار نہین ہے باسنا یعنی
خطرہ جس طرف مجھے لیجاتا ہے جاتا ہون بسشٹ نے فرمایا کہ باسنا
کے دو کام ہین کبھی اچھے کامونکا وسیلہ ہوجاتا ہے اور کبھی برے
کامونکا اور تمھارے سب کام اچھے ہین بس باسنا تمھین
نقصان نہین پہونچاتا ہے بلکہ مطلب تک پہونچائیگا اور اتفاقاً اگر
دوسری طرف باسنا کا رخ دیکھو تو خواہ نخواہ اسباب سعادت کے حصول
کی طرف لاؤ اور باگ اُسکی ڈھیلی نچھوڑو کہ دوسرے کام کو کرے اگر
درحقیقت باسنا شک مین ڈالے تو دینی کتابون اُستاد شفیق کیطرف
رجوع کرنی چاہیے کہ خیر و شر کی پہچان انھین دونون سے ممکن ہے
اور باسنا چاہے کیسا ہی خیر کا راستہ دکھلاوے مگر اُسکی تاک بہتر ہے
اُسوقت تلک کہ وصول کے مقام تک نہین پہونچے ہو جب کہ

خطرہ جو محسوسات مین بسا ہوا ہے اُسکے خطرہ کو باسنا کہتے ہین یعنی ممکن اور جا گرفتہ یعنی
اعمال قبیحہ کی طرف جو مقتضیات خراب باسنا کے ہین ۱۲ یعنی معرفت ذات واجب
مین یا نسبت خود حق تعالی کی طرف جیسا کہ ہر شک پیدا ہو ۱۲ یعنی مرشد کامل
اور اُستاد مہربان کی راہبری یا کتب دینی سے ۱۲

بعنایت[ل] الٰہی اُس مقام تک پہونچاوے کبھی اپنے آپ سے دور کر دو
اسواسطے کہ باسنا زنجیر کی مثال ہی کہ دل کے پانوٗن مین پڑی ہی زنجیر
لوہے کی ہو خواہ سونے کی تکلیف کی چیز ہی - ای رامچند علم الٰہیات کے
اول اور آخر کو ذہن کی صفائی اور صرف ہمت سے باہم
تمنے برابر کیا ہی اب وہ کلام کہ برہما نے کہا اور اُسکی یہ خاصیت
ہی کہ عالم کے تمام غم لحظہ بھر مین دل کے صفحہ سے جاتے ہین تمسے
کہتا ہون کان دھر کے سنو - رامچند نے پوچھا کہ برہما نے حقیقت
کا کلام کس کیفیت کے ساتھ بیان فرمایا اور آپ کو کس طرح
پہونچا یعنی بواسطہ یا بیواسطہ بسشٹ نے جواب دیا کہ ہستی بحت[معرفت]
حقیقت اُسکی ہی اور جہان نامتناہی صورت[عہ] اُسکی ہی اور وہ سب کچھ ہی

[ل] یعنی جب تک کہ پایۂ شریعت اور طریقت مین ہی اور کردار و افعال کا مقید ہی اسوقت
تک سدھ باسنا یعنی خطرۂ افعال محمود عالم محسوس کا درکار ہی جبکہ مرتبۂ حقیقت اور معرفت
کو پہونچا سدھ باسنا دور کرنے کے قابل ہی اسواسطے کہ زنجیر تقیید ہی زنجیر اگر لوہے
کی ہو یا سونے کی دونون موجب قید کی ہین اور طالب اطلاقی کو آزادی محسوسات
سے لازم ہی ١٢ [عہ] چونکہ قول مرشد کی تاثیر مرید کی خاطر مین موقوف ہی اس بات پر کہ
اُسکے کلام کی صداقت کرے لہذا ضرور ہوا کہ راہ حقیقت کے ہادیان کا طریق
مختار ارشاد مین یہی ہی کہ اپنے قول کو خداے تعالے کی طرف منسوب کر کر مریدسے
کہین چنانچہ اس مقام پر دہین لوگ معلوم کرسکتے ہین ١٢ اگرچہ بسشٹ نے جو
ارشاد کہ رامچند کو کیا اُسکو فرمودہ برہما کا اپنی طرف بیان کیا اور رامچند نے اپنی

اور سب کا قوام اُسی کے ساتھ ہے اور وہ آکاس اور پرکاس سروپ
یعنی ذات پاک اُسکی عین دانائی اور نور ہے اور وہ نور تمام کائنات
کا ہے اور عدم اور فنا کو اُسکی ذات مقدس کی طرف راہ نہین اور
ذات اُسکی اشیاء کے ظہور کے وقت اور نیز بطون کے وقت جسکو قیامت
کہتے ہین یکسان ہے اُس سے ابتداءً بشن ظاہر ہوا اور بشن کے
باطن سے جو صفائی اور لطافت مین نیلوفر کے مشابہ ہے برہما ظہور
مین آیا اور برہما تمام دنیا کو وجود مین لایا جس طرح قوت
متخیلہ ایک عالم کو ذہن کے اندر لحظہ بھر مین موجود کرتی ہے اور

طبیعت حق جو رے کی کاوش سے پوچھا کہ یہ کلام سری برہما سے آپ کو کسطرح
پہونچا اُسکے جواب مین بسشٹ نے اپنی حق گوئی اور رامچند کی استعداد کے
ملاحظہ سے حقیقت نفس الامری ظاہر کی اور یہان پر سری بسشٹ کے طرز
بیان سے ذکی لوگ تاڑ جائینگے کہ برہما نے اپنے وجود کو عین حق اور قول و
فعل اپنے کو عین قول اور فعل حق کا بیان کیا ہے تغائر وجود قائل و سامع کا
لازم موجودات جسم دار کو ہے اور واصلان حق کا ارشاد القا اور الہام
کے طور پر ہو سکتا ہے جیسا قول مولانا کا ہے سے گرچہ قرآن از لب پیغمبر ست ٭
ہر کہ گوید حق نگفت آن کافر ست ٭ اہل حقیقت کے کلام مین ہر جگہ رمز اور
اشارت ہے کہ اگر بلا تفکر اور تعمق اُسپر گذر ہو اُس امر کے سمجھنے سے
محروم رہیگا اگر بحر معانی مین غوطہ لگا کے تو گوہر نایاب ہاتھ آسکے ۱۲

برہما نوع انسانی کو تمام پیدائش سے زیادہ ناتوان اور دردمند دیکھکر مہربان اسپر ہوا اور فکر کی کہ کس طرح اُسکے درد کا علاج کرے اور کس راہ سے اُسکے غم کو تسکین دے اگرچہ سلوک ریاضت کا کرنا اور دعا کا مانگنا اور خیرات کا دینا اور متبرک مقامات کی زیارت کو جانا بعض اوقات درد اور غم کو دور کرتا ہے مگر نہ ایسا کہ بالکل استیصال کر دے اور برہما نے یہ بھی کہا کہ مین چاہتا ہون اس گروہ کو رنج اور غم کے گرداب سے نکالنے کے لیے معرفت مین کلام کرون اور یہ شیرین ٹھنڈا پانی ان پیاسے دکھی آدمیون کے منہ تک پہونچاؤن سری بسشٹ کا بیان ہے بعد ازانکہ یہ ارادہ برہما کی خاطر

یہ ایک عالم ہوا سری بسشٹ کا کہ نیک اعمال مشروع ہرچند اجر اور ثواب کے نتیجے دینے والے ہین اور سالکان نوآموز کو اُسکا ادا کرنا ضروری ہے اور وہ موجب قبول درجات بہشت کے ہین لیکن جب تک اعمال و افعال اگرچہ نیک ہون درمیان ہین اور محسوسات سے تقید اور تعلق باقی ہے اور اپنی نسبت مبدء کے ساتھ نہین پائی اور اپنے تئین کما حقہ نہین پہچانا معاد حقیقی جو اتحاد مبدء کل ہے حاصل نہین ہو سکتا اور اس مقصد اعلی پر ظفریاب ہونا اسپر موقوف ہے کہ محسوسات سے تعلق کو قطع کلی کرے اور انانیت اور اہنکار کی نفی ہو جائے کہ ایک ذرہ بھی اوس سے باقی نہ رہے جب تک اور مادہ کا رشتہ نہ ٹوٹیگا اور جب تک مادیات کا استعمال ہے بالضرور جسم ہوگا اور بھوک پیاس ور قسم قسم کے عوارض جسمانی اور کل مصائب جسمانی اور اقسام حاجات کا تقاضا اور پریشانی تمنا مین جو لوازم ذوی الاجسام سے ہین گرفتار رہیگا

پاک مین ٹھہر گیا مجھے اپنے دل سے پیدا کیا تاکہ اس کلام کو تعلیم تلقین کرون جب کہ مین پیدا ہوا لنگوٹ اور رودراچھ کی مالا میرے ہاتھ مین تھی چنانچہ نہایت ادب اور عاجزی سے مین نے برہما کو نمشکار کی اُسنے بڑی شفقت سے مجھے اپنے پاس بٹھلایا اور دعا کی کہ ایک ساعت دل تیرا جو بندر کی طرح ہمیشہ جنبش کرتا اور ہمیشہ گدلا ہے دھوندھلا اور مورکھ ہو جسطرح مُنھ کی بھاپ سے شیشہ دم بھر کو ہو جاتا ہے دعا دیتے ہی مین اپنے آپ کو اور سب چیز کو بھول گیا اور غمگین ہوا برہما نے مجھسے پوچھا کہ بیٹیا اُداس کسواسطے تو ہوا اپنے غم کا علاج مجھسے پوچھ تاکہ تو خوش ہو پس اُس بزرگ سے مین نے علاج عالم گیر غم کا دریافت کیا کہ یہ غمخانہ یعنے عالم کس طرح ظہور مین آیا اور کس طور سے فنا ہوگا برہما نے ایک [illegible] معرفت

ایک درخت کے پھل کے دانے مین جو ہندوؤن کے نزدیک [illegible] [illegible] کرنا برہما کا اپنے فرزند یعنی نوع انسان کو یہ ہے کہ ظلمت بشری کا پردہ چھوڑ دینا اور [illegible] اور جہل و نادانی کا برطرف ہونا [illegible] بیان حقائق سے [illegible] اس طرح دور ہو جائیگا ۱۲ الغم عالمگیر سے مراد چند روز خود بینی ہے کہ [illegible] جہل و غفلت [illegible] یہ جہل و غفلت غم و الم کی مبدا اور تمام عالم اس غم و الم مین [illegible] ہے [illegible] مبدا سے معلوم نہین کی اور اسی طرح کوئی ذات کی حقیقت سمجھا [illegible] غفلت [illegible] درین سراچہ عجیب غمیست + ہر کہ بیخانہ رفت بجبر آمد ۱۲

اور اسرار حقیقت کا مجسے بیان کیا کہ اس غم کا اثر تک باقی نہ رہا اور جو
کچھ جاننا چاہیے مین نے جانا تب جو کچھ تھا وہی ہو گیا برھما نے کہا کہ
ای فرزند تجھے نادان اس سبب سے دعا دیکر کیا تھا کہ مجسے معرفت کا
سوال تو کرے اور مین تجھے بتلاؤن اور مقصود یہ ہی کہ سوال کا سبب
جو طریق ارشاد مین کامل فائدہ رکھتا ہی جہان اور جہان کے
رہنے والون مین پھیل جائے اب جو میری دعا کی مدت تمام ہوئی
اور تو معرفت کے مقام پر پہونچا مخلوقات کی ہدایت کے لیے بھرت کھنڈ
کو جا کہ سب مقامات سے خیر و برکت مین ممتاز ہی آی فرزند
بھرت کھنڈ یعنے ہندوستان کی آبادی مین جو آدمی کام کے
نیک اور عقل کے درست اور سمجھ کے تیز ہون اُنکو ہدایت اور تلقین کر
اِس طریقے سے کہ پہلے نیک کام اور حواس کی تسخیر اور دنیا سے آزادی
اور دائمی فکر بنت اور انت مین اُنکو تعلیم کرے یقین کر جو ارشاد
کہ اِن مراتب کی نگاہداری پر واقع ہوگا اُنھین دوام حضوری کے
درجے کو پہونچائیگا اور عین سرور ہونگے اسلیے مین باپ کے فرمانے
سے بھرت کھنڈ مین آکر رہا اور قیامت تک رہونگا اور میرے لیے
یہان بھی کوئی کام اور پیشہ نہین جسمین معروف ہون ایک ثبت مجھے
رہنا چاہیے سو گذرانتا ہون اور اپنے آپ کو مین نے ایسا کر رکھا ہی

کہ کام کرتا ہون اور نہین کرتا مراد یہ ہی کہ کرنا اور نہ کرنا میرے نزدیک
برابر ہی اگر کرتا ہون کچھ خوش نہین ہوتا کہ خوب کیا اور جو نہین کرتا ہون
تو کچھ ملال نہین ہوتا کہ کاہیکو نہ کیا میری عقل گویا نیند مین ہی کہ اُسکو
جنبش ہی نہین ای رامچند جو کوئی حقیقت کو پوچھے اگر اُسکا اعتقاد
درست ہی کہ اُستاد اُسکا دانا ہی اور عقل اُسکی باعمل اور رسائل بھی علم الہیات
سے خبردار ہی اور اُس علم کی ابتدا وانتہا کو خوب سمجھکر باہم مطابق
کیا اور شریعت کا بھی اُسپر اعتراض نہو یعنے کام اُسکے خلاف
نہ کرے ایسے شخص کو بلا توقف اپنی طرف راہ دینی چاہیے اور جو کوئی
بدکار شہوتی حیوان کی خاصیت ہو اُسکے جواب کی طرف متوجہ نہونا
ای رامچند مکت یعنی نجات ایک راجہ ہی جسکے چار دربان ہین ایک
شم[۱] یعنی حواس کو اپنا تابعدار کرلینا دوسرا بچار یعنی نت اور انت کی
تحقیق تصوف کے موافق تیسرا سنتوکھ یعنی مال و رزق و عزت وغیرہ کی

[۱] یعنی حواس خمسہ کو اپنا تابع رکھے تاکہ بقدر شخصی کی حاجت کے موافق اُنکی خواہشون کو
پورا کرے اور اُنکی لذات سے دور رہے ۱۲ بچار سمجھنا اور تحقیق کرنا نت انت
یعنی باقی اور فانی کا ہی اسی سبب سے کہتا ہی کہ جب اُسکی تحقیق مین آئیگا تمام جہان
اور ستارے اور فرشتے فانیات سے دیکھیگا کل شئی ہالک الا وجہہ بخوب
اُسکی خاطرنشان ہوجائیگا کہ اللہ پاک کے سوا کسی کو ہستی حقیقی نہین ہی اور اس سے
خود عرفان حاصل ہوگا ۱۲ قناعت یعنی سیرچشمی و آسودگی اس چیز سے جو موجود ہو ۱۲

کمی و زیادتی پر دل کا سکون و آرام ہو چوتھا سادھ سنگم یعنی نیک صحبت اور جو اس راجہ کو دیکھنا چاہے ان چار دربانون کو اپنا بنالے اور جو سب نہو سکین تین یا دو ۔ یا ایک ہی کو اچھی طرح قابو مین لائے امید ہے کہ چارون مطیع ہو جائین ۔ معرفت کے طالب کو مناسب ہے کہ اپنی عقل کو دین کی کتابین دیکھنے اور نیک صحبت اور ریاضت سے جیسا کہ سلف کے لوگون کا طریقہ ہے اور خطرات کی روک سے قوی کرے اے رامچند دنیا کے تعلقات بڑے زہر ہین جسکی تاب کوئی نہین لاسکتا جیسے باسی بجھات یعنی صبح کا استفراغ کہ اسمین سمیت ہوتی ہے اور فوراً رگ پٹھے[۱۲] مین اثر کرتی ہے اور مار ڈالتی ہے ایسا اُستاد جو اس زہر باسی بجھات سے بچائے پاک جوگ کے سوا نہین ہے

[۱] جسکی زیادتی کا انتظار یا رغبت نہو ۱۲ سادھ سنگم سے مراد عارفون کی صحبت ہے اور سادھ عارف کو کہتے ہین اور سنگم صحبت اور مجالست اور مصاحبت کا نام ہے ۱۲
[۲] چونکہ دربان حجاب اور ذرائع ملاقات کے ہوتے ہین اور مکت یعنی رستگاری اور آزادی ان فضائل کے بے حصول ناممکن اسلیے مکت کو راجہ اور ان چار فضیلت کو چار دربان مقرر کیا ہے ۱۲ چونکہ نفس ناطقہ کو نہایت صفا اور لطافت سے ایک حیثیت حاصل ہے کہ جس چیز سے تعلق پیدا کرتی ہے اور اسمین آلودہ ہوجاتی ہے اُسکی عین ہوجاتی ہے اور اُسی کی صورت قبول کرتی ہے اور اسیواسطے کہا ہے کہ دنیا کے تعلقات زہر قاتل ہین جیسے بیضہ کہ اُسکی سمیت رگ پٹھے مین سرایت کرکے ہلاک کرتی ہے اسی طرح تعلق محسوسات کا نفس ناطقہ کے لیے ہلاک کا سبب ہے ۱۲

جیسے کوئی منتر کے زور سے باسی بھات کے زہر سے اچھا کر دے
جوگ کی تفصیل اِس کتاب مین آئیگی جوگ[ل] پاک وہ ہی کہ محض خدا کے
واسطے ہو نہ دنیا کے مطالب اور غرض کے لیے اے رامچند جس کسی
کے باطن مین ظاہر کی لذتون نے گھر بنا لیا ہو اُس کا چھٹکارا
مشکل ہی۔ اُسکا علاج اگر نہ کرے تو دوزخ کو لیجائینگی اور وہان
ایسے عذاب سامنے آتے ہین جسکے مقابلہ مین تیر اور
تلوار کے زخم ایسے ہین گویا نیلوفر کا پھول کسی نے

[ل] جوگ کی تعریف جو قدیم ہندوون کی ریاضات سے ہی اسقدر مشہور ہو کہ بیان کی محتاج نہین ہی اور سلوک جوگ مین بہت کتابین مبسوط اس گروہ مین موجود ہین امرت کنڈ جو ایک معتبر کتاب جوگ مین ہی اُسکا ترجمہ فارسی مین اہل اسلام مین سے بعضے عارف نے کیا ہی اور اُسکا نام حوض الحیات رکھا امرت آب حیات اور کنڈ حوض جسطرح بیدون کو برھما کی زبان سے بیان کرتے ہین جوگ کے طریقہ کو مہادیو سے نقل کیا ہی اور بالاجمال جوگ کی تعریف اس کتاب مین بھی آویگی میرے نزدیک اس مجاہدے سے یہ غرض ہی کہ شہوتین جو ہر ایک کے باطن مین محرک بلکہ مبدء ان حواس خمسہ کی ہین اُنکا ضبط ہو جاوے یعنی اُنکا استیصال اندر سے اور باہر سے حواس کو تقاضا اور استیصال مشتہیات سے بیکار کر دینا اور دل کو جو جسم اور پانچان حواس کا مبدء اور منشا ہی جس طرح آئینے خود نفس ناطقہ سے پیدا ہو کر اس جسم اور حواس کو اپنے سے پیدا کیا ہی اسکا رخ اشتغال محسوسات سے پھیر کر نفس ناطقہ مین اُسکو فنا کرتا ہی جب کہ ایسا ہوگا تو نفس ناطقہ حق مین فنا ہو جائیگا اسوا

بدن پر مارا اور آگ مین جلنا گویا حس کی پٹی مین بیٹھنا اور جوڑونکا کاٹنا
جیسے صندل کا ملنا اور سر کا اُڑجانا میٹھی نیند مین سونا ہی آئی برا محیشہ
دینی کتابون کا چھوڑنا نہین چاہیے کہ یہ غفلت کا سامان ہی اور
اسکے بموجب عمل کرنا معرفت پیدا ہونے کا باعث ہی جو شخص ان
تین چیزون کو اپنے اوپر فرض کر لے یعنی دینی کتابونکا سمجھنا اور اُستاد کی
بات کا سُننا اور انچھو یعنی اپنی عقل کو سلوک کے مراتب مین ذکر اور
شغل کی مداومت اور کثرت کے ساتھ مستقیم رکھنا ایسا شخص آتما
یعنی جمال الٰہی کے مشاہدے سے بہرہ یاب ہوتا ہی گویا آنکھ سے اُسکو
دیکھ لیا اگر یہ کوئی اعتراض کرے کہ علوم و شاستر بہت ہین مطلب
حقیقی کے حصول مین کسکی پیروی کرے اُسکا جواب یہ ہی جسکی عقل
کامل و رفکر درست ہو اُسکو بیدانت یعنی علم الٰہیات سے بڑھکر اور کوئی
علم فائدہ بخش نہین ہی آی رامچندر بھیک کا ٹھیکرا ہاتھ مین لینا اور مہترونکی
گلی کوچونمین ٹکڑے مانگنا اس سے بہتر ہی کہ غفلت اور نادانی کے
ساتھ زندگی بسر کرے اور بال کے بچے اور دوستون یگانون کے
سلوک اور اعمال کے سنوارنے[لہ] اور سب کام سے دست بردار ہو

[لہ] کہ نعین اور تفسیر قد بہی تھا جو کہ جاتا رہا ۱۲ [سلہ] اسکے یعنے درد و زخم متقابل
تعلق محسوسات کے مثل راحت کے ہین ۱۲ [سلہ] ان اشارات سے مراد یہ ہی کہ ۱۲

اور گوشہ مین بیٹھنے اور متبرک مکانون کے تیرتھ کرنے سے معشوق حقیقی کو
نہین پاسکتے بلکہ یہ مقصود دل کے راضی کرنے سے ہاتھ آتا ہی
پہلے ذکر ہو چکا ہی کہ مکت ایک راجہ ہی جسکے چار دربان ہین شم (دواس تسمہ)
بچار (تعقل) سنتوکھ (قناعت) اور سادھ سنگم (صحبت عارفان) اور ہر ایک کی حقیقت ان چارون
صفات سے جنکو دربان ٹھہرایا مجملاً لکھی گئی ہی اب چاہتا ہی کہ
تفصیل سے بیان کرے پس کہتا ہی کہ ان صفات سے پہلی صفت شم
ہی اور شم کا ثمرہ یہ ہی کہ جسمانی دکھ اور اندرونی غم اور بیفائدہ ارمان سب
ایک دفعہ صاحب شم سے اسطرح دور ہو جائین جیسے اندھیرا سورج کے
نکلنے سے جاتا ہی اور سب لوگ چاہے دل کے نرم ہون یا سخت
ہون صاحب شم کے معتقد ہو جاتے ہین جس طرح بچہ ماں کو مہربان
جانتا ہی جو طاقت اور خوشی کہ طالب معرفت یعنی سالک کو شم کی صفت
سے حاصل ہوتی ہی کسی کو پارے کے کشتے سے جو ضعف اور بیماری
کو دور کرتا ہی اور دولت کے ملجانے سے جو سرور کی باعث ہی حاصل
نہین ہوتی۔ سروپ شم سے یہ مراد ہی کہ جو کچھ سننے یا چھوے

۱۲ جب تک کہ افعال و اعمال حسی کا اگرچہ خیر ہون مرتکب ہو آزادی کلی اور توصل بمبدء
نہوگا یہ بڑا مقصد دل کو قابو مین لانے سے مل سکتا ہی اسواسطے کہ جبتک دل کو
فنا لنفسہٖ طلقہ مین اور محسوسات سے انقطاع نہوگا تب تک نفس طلقہ کو اپنے
مبدء مین فنا ہونے کی قابلیت حاصل نہوگی ۱۲

دیکھے چکھے یا سونگھے اگر مزاج کے موافق ہو صاحب شم اس سے خوش
وقت نہو اور ناموافق ہو تو آزردہ نہو صاحب شم کی شان ہی کہ دل
اُسکا چاند کے مثل صفائی اور جلا رکھتا ہو صلح اور لڑائی خوشی اور
غم اُسے یکسان ہو ای رامچند صاحب شم ریاضت کش دانا اور
زاہد اور ہنرور اور زورآور اور راجاؤن مین شان دار اور ہیبتناک
نظر آتا ہی ای رامچند شم ایسا ہی کہ اُسے کوئی طاقت سے دور نہین
کر سکتا اور بزرگ لوگ اسکی محافظت کرتے ہین اور اسکے ذریعے
سے معرفت کو پہونچتے ہین تم بھی حفاظت کرو۔ دوسری صفت
چارون صفات سے بچار ہے جب عقل نیک کام کرنے کے لیے
نور اور صفائی حاصل کرتی ہی بشرطیکہ وہ کام محض خدا کے واسطے
ہون نہ دنیا کے کسی اور مطلب کے لیے تو ایسی عقل کو آتما کے تصور
مین تصوف کے طریقے سے کام مین لانا حقیقت بچار کی ہی بچار کی
آنکھ کی روشنی مین کبھی فرق نہین آتا ہان سر مین جو آنکھ ہی اُسکی
روشنی کبھی ہوتی ہی اور کبھی نہین ہوتی وہ اندھیرے مین دیکھتی ہی
اور یہ نہین دیکھتی اور وہ سورج کے سامنے جون کی تون رہتی ہی
اور یہ چوندھیا جاتی ہی بچار اسکا نام ہی کہ تو جانے مین کون ہون اور عالم کا موجود

از غیرت نازست کہ آن حسن جہانتاب + وا کرد نقاب از رخ و بر روی جہان بست +

معلوم ہوتا جو سخت مرض ہی اور تشویش مین ڈالتا ہی۔ کیونکہ یہ تشویش دور ہوگی
اور علم الٰہیات کے حکم سے جانے کہ موجودات جو نظر آتی ہی اسکی اصل حقیقت کیا ہی
تیسری صفت چارون صفات مین سے سنتوکھ ہی اور اسکو سمجھنا چاہیے کہ کمال
کی صفت اور بڑی مسرت کی باعث ہی اور سنتوکھ والے کو تمام
اوقات کمال آسودگی ہی ای رامچند سنتوکھ (قناعت ۱۲) کے آب حیات سے
جو شخص سیراب ہوا دنیا کی لذتین اسکے نزدیک سم قاتل ہین سنتوکھ
کے یہ معنی ہین کہ انسان اس چیز پر قناعت کرے جو اسکے پاس
ہی کم ہو یا زیادہ او خوش رہے اور زیادتی پر آنکھ اٹھا کر نہ دیکھے
جو دل کہ دنیا کی شہوات مین پھنس گیا ایک زنگ آلودہ آئینے
کے مانند ہی کہ معرفت کی صورت اسمین نہین دکھلائی پڑتی
اے رامچندر سنتوکھ سمتا (مساوات ۱۲) کی صفت دنیا ہی یعنے تھوڑے
اور بہت کا برابر جاننا کہ اہل ہنر اسکو پسند کرتے ہین اور
وہ زیبا ایشی زیور ہی جسنے دل کی دلہن کو پہنایا بڑے لوگ اسکے
تابعدار ہو جاتے ہین۔ چوتھی صفت منجملہ چارون صفات کے
سادھ سنگم (صحبت عارفان ۱۲) ہی کہ عالم کے دریاے سنگم کی ناؤ کے سوا اتر نہین سکتے

اس مقام کا مطلب بھی خوب سمجھنا چاہیے کہ وحدت وجود سے خبر
دیتا ہی ۱۲

جہان کہین اچھی نیت خصوص علمار آلہیات کی میسر آسکے ویرانہ آبادی ہی اور افلاس دولتمندی اور موت اسکے لیے شادی اور جشن ہی جسنے نیک صحبت کی گنگا مین اشنان کیے جسکا پانی بہت ٹھنڈا اور صاف ہی اُسکو اور نیک کام اور متبرک مقامات کی زیارت اور جگ کی حاجت نہین ہی۔ اے رامچند یہ چار تدبیر سب تدبیرون سے بہتر ہین جنسے طالب حق دنیا کے دریا سے پار ہون یہ دولت چار قسم کی جو تیرے پاس ہی اور تیری مددگار وہ سخن کہ نادانی اور غفلت کو

جگ ہندوؤن کی ایک قسم کی عبادت ہی جسمین دعاؤن کے پڑھنے اور خوشبوؤن اور قربانی سے فرشتون کی دعوت کرتے ہین اور اُنسے دین و دنیا کے مقاصد چاہتے ہین ۱۲ یہ اشارہ اُسکی طرف ہی کہ جو شخص ترک و تجرید سے اپنی جستجو مین ہوا اور طلب حق مین اپنے تئین گمواد یا وہ شرعی تکلیفات سے فارغ ہی جو عبادات کہ شرعی ہین ان حضرات کے اشغال سے مرتبہ مین کم ہین اہل اسلام سے جو اعتراضات ان اولیاء واصل پر کرتے ہین جو ظاہر سے آنکھ بند کیے باطن کی طرف متوجہ ہین بیجا ہین نہین جانتے کہ وے جسم اور جسمانیات سے گذر گئے ہین اور نماز عبادات ظاہری جسمانی سے ہی جسوقت کہ نفس مرک کا تصرف عالم محسوسات سے منقطع ہوگیا نماز کے اوقات اُنکو خبر کہان جو شخص کہ زمان اور مکانکی قید مین ہین وہ صبح دوپہر اور شام کی خبر رکھتے ہین اور جو لوگ اس قید سے خلاصی پاگئے اور اطلاق کے مرتبہ پر پہونچ گئے اہل مکان وزمان بیچارے اُنکے حال سے کیا واقف ہین کہ وے کس لذت اور سرور مین مستغرق ہین ۱۲

دور کرنے والا ہی مین تجھسے بیان کرتا ہون کان لگا کر سن اوی رام چند
یہ مقام کی بات اور مرض غفلت کی دوا اگر بے ارادت بھی سننے
سے بھی فائدہ ہوتا ہی اور اسکو معرفت کے مقام تک پہونچا دیتی
ہی اور نفس کے عیبون سے پاک کرتی ہی مثلاً حرص ہو یا غفلت
یا اسکے سوا اور جو کچھ ہو اور دل اسکا صاف اور روشن ہو جاتا ہی اور
ضعف اور بڑھاپا بیماری اور افلاس جو سبکو ستاتا ہی اسکو تکلیف نہین
پہونچاتا جس طرح زرہ بکتر پہنے بدن مین تیر نہین کام کرتا۔ اور
دنیا کے خوف اسکے دل کو نہین ہلاتے اس بات کا سننے والا سمتا یعنی
سننے کو حاصل کرتا ہی قرار اور چین پاتا ہی جیسے سمندر بن مندر پہاڑ
کے اور یہ وہ پہاڑ ہی کہ دیوتاؤن نے اس سے دریا کو پاتش پاتش
کر چودہ موتی نکالے ایک لچھمی جو بشن کی عورت ہی دوسرا کوستبھ من اور

آزادی و وصول مبدء کہ صوفی اسکو فنا کہتے ہین یا لچھمی دولت کو کہتے ہین اور ربوبیت کو کہتے ہین اور بید
بشن کی گھروالی ہی اور سابقاً ناواقفون کی آگاہی کے لیے تفصیل وار حاشیہ پر تعریف
لچھمی کی تحریر ہو چکی ہی کہ ہندو لوگ مثل حکما اشراقین یونان اور عجم کے کہتے ہین کہ
کوئی شی اشیا بے نفس نہین ہی حتے کہ بیماری کا رب اور رب النوع بھی مانتے
ہین اور قول اشراقیان کا مصداق کہ عقل کل کو پدر معنوی اور نفس کل کو مادر
معنوی عالم کا کہتے ہین فعل و انفعال کے اعتبار سے کہ عقل کل مفیض ہی اور
نفس کل مستفیض ہے حکماے ہند بھی ہر فرشتے کی صفات کو اسکی م

یہ موتی نہایت ہی روشن اور آبدار ہی کہ بشن نے اُسے زیور اپنا بنایا تیسرا پارجاتک یعنی درخت طوبےٰ چوتھا شراب پانچوان دھنتر اور وہ طبیب ہی جو دریا سے برآمد ہوا ایک ہاتھ مین اُسکے جونک ور دوسرے مین شہد ہی چھٹا چاند ساتوان کامدھین گاے جسکی صفت پہلے بیان ہو چکی آٹھوان ہاتھی ایراپت نوان گھوڑا اشتیکھ اور یہ ہاتھی او گھوڑا دونون اندر کے ہین دسوان رنبھا اور وہ ایک پختیا عورت ہی جو (نام ایک فرشتہ کا ہی ۱۲) اندر کی خدمت مین رہتی ہی گیارھوان سارنگ دھنک اور وہ بشن کی کمان ہی بارھوان سنکھ یعنی مہرہ سفید یہ بھی بشن سے مخصوص ہی تیرھوان آبحیات چودھوان زہر قاتل۔ سچا طالب گہرے سمندر کے موافق ہی اور سمیر پہاڑ کے مثال قرار اور آرام کے ساتھ اور چاند کی طرح ٹھنڈا جو کسی چیز سے گرم نہو اور ہمیشہ اچھے کامون کی طرف مائل ہو جیسے نیکبخت عورت جو خاوند کے گھر مین ہنسی خوشی رہے اور اچھے کام دھندے کرے اور اچھا کام وہ ہی جو شاستر اور گرو کے ارشاد کے مطابق ہو اور یہ کمال کی صفات جنکا بیان ہوا

ذات سے منسوب کیکے زوجہ اسکی کہتے ہین اور دونون کی جداگانہ تعظیم اور پرستش کرتے ہین یہان جو دولت سبب پرورش افراد عالم کی ہی اور بشن تعین صفت البقاء اور ربوبیت کی ہی اسواسطے اُسکو بشن کی زوجہ تعبیر کیا ہی پچھلے اوراق مین مفصل لکھا ہی جسکو رغبت ہو اُسے ملاحظہ کرے ۱۲

جسوقت کہ حاصل ہوتی ہین یہی جیون مکت ہی جسکی بزرگی بیان سے باہر ہی ای رامچند جس کسی نے جیون مکت پائی ہرچند عوام کی طرح زندگی بسر کرتا ہو مگر ہمیشہ خوش و خرم رہتا ہی اور کسی سے عداوت نہین رکھتا اور دوبارہ جنم نہین لیتا جو کوئی معرفت کے راستے پر جسمین ہمہ نعمت موجود ہی وہم اور خوف سے نہین آتا اُسکا نام

(یعنے تناسخ سے برطرف ہوگا ۱۲)

آدمیون کے اندر شمار نکرنا چاہیے وہ ایک کیڑے کی مثال ہی جو پیٹ سے نکلتا ہی۔ شاستر کا پڑھنا اور سمجھنا شادی اور غم دولت اور افلاس مین یکسان رہنا اُستاد اور گرو کی خدمت مین نہایت ادب اور انکسار کے ساتھ حاضر ہونا علما اور خداشناسون کے دیدار اور صحبت سے فائدہ اُٹھانا عالم کے بقا اور فنا مین فکر کرنا نیک اعمال

عه جیون مکت کے معنی ہین آزادی اور رستگاری اور مبدا سے ملنا کہ حضرات صوفیہ اُسکو فنا کہتے ہین لیکن مرتبہ جیون مکت کا زندگی دنیا تلک ہی اور بدیہ مکت فناے مطلق ہی اسلیے کہ فناے مطلق مین بدن کا باقی رہنا محال ہی اسواسطے کہ جسم کا وجود اُسی وقت تلک ہی کہ نفس ناطقہ اپنے ظہور کے ساتھ توجہ تصرف کرے اور کثرت کی طرف مائل ہو جب کہ اُسکی توجہ مدبرانہ منقطع ہوگئی اور اہنکار یعنے انانیت جاتی رہی تو وہ مثل قطرہ کے پانی مین اپنے مبدا سے جا ملی جس طرح قیامت کبرے مین علم حق ظاہر سے باطن کی طرف متوجہ ہوگا اور کل عالم فنا ہو جائیگا اسیطرح جسم انسانی بدیہ مکت کی حالت مین کہ وہ فناے مطلق ہی فانی اور معدوم ہو جائیگا مشابہت ہی عالم کبیر و عالم صغیر مین ۱۲

کی عادت سے باطن کی صفائی کرنی اور قوت کے لیے کسب حلال
کرنا سالک کے لیے شرط ہی مگران مراتب کا بجالانا اُسی وقت تک
ہی کہ تری[ل] اوستھا کے مقام کو نہین پہونچا اور وہان پر متمکن نہین ہوا
اور تری اوستھا دوام استغراق اور کمال آرام ہی اسمین کہ
مطلوب حقیقی کے جمال کو دیکھا کرے اور جو کوئی اس مقام مین
ٹھہرگیا دنیا اور دنیاداروں سے مُنھ موڑلیا اور جو قاعدے کہ بید اور
سمرت یعنی بزرگون کے کلام مین زلیستا ورموت اور گرہست یعنی
خانہ داری اور سنیاس یعنی ترک و تجرید کے قرار پائے ہین اس مقام
والے سے تعلق نہین رکھتے اور وہ ان تکلیفات شرعی سے مرفوع القلم
ہی بسشٹ نے فرمایا ای رامچندر اب تفصیل معرفت کے ابواب رعارفونکی
فکر کا خلاصہ تجھسے بیان کرتا ہون کان رکھکر سُنو اور جو بات دلیل کے
ساتھ ثابت ہوا گرچہ بچے سے سُنے مان لینی چاہیے اور جو نے دلیل ہو
اگر برھما کہے تو بھی خیال نہ کرنی چاہیے۔ ای رامچند جتنی تشبیہین اور
مثالین کہ حقیقت کے سمجھانے کے لیے بیان کے اندر لاؤن وہ
سب حادث ہین اور جو مطلب اصلی قابل حصول ہی قدیم اور باقی ہی

[ل] یعنے وہ شخص تمام طریق کے سلوک سے گذر گیا یعنے سلوک ایک مقصد حاصل کرنے کے لیے ہی اور وہ مقصد اعلی کو پہونچا شرع اور بید کے آداب بجالانے کا مکلف نہین ہی ۱۲

پس شبہہ اور شبہہ بہ مین مناسبت نہین ہی چاہیے کہ اس راہ سے
اعتراض نہ کرنا اور تشبیہہ تامہ من جمیع الوجوہ نہین ہوتی اور اعتراضات کا
کرنا منطقی لوگون کا کام ہی اور طالبان حق سے نازیبا ہی اور مطلب کو
نقصان پہونچاتا ہی اور عالم کے ظہور اور اُسکے مراتب مین فکر
اور بزرگ پیشواؤن کے قدم بقدم چلنا دونون شرط سلوک
کی ہین ایک دوسرے بغیر بیفائدہ ہی پس مناسب ہی کہ دونون کو
ہمیشہ کی کثرت اور پورے استعمال سے ضبط کرو اے رامچند جو تجھسے
کہتا ہون اگر اچھی طرح تو سُنے اور سمجھے خود معرفت کے مقام پر تو
پہونچیگا اور یہ سماعت نیکنامی اور عمر کی درازی اور تمام حاجات
کے برآمد کی سبب ہوگی اور معرفت کی صفت ہرگز تیرے ہاتھ سے نجائیگی

آغاز اُتپت پرکرن یعنی تیسرا باب عالم کی نمود اور ظہور کی ابتدا مین

اے رامچند جس کسی کو نجات کی خواہش ہو اُسکو جو کرنا چاہیے پہلے
پرکرن مین بیان ہوا ہی اس پرکرن یعنی باب مین پیدائش کی
شروعات[۱] کا ذکر ہوگا اُبہوت ملدن و سمرپ ہت[۲] یہ تینون لفظ پرپنچ[۳]
سمیت ایک ہی معنی رکھتے ہین اور پرپنچ کے بھی اصل مین دراک[۴] جہان
کے ہین اور یہان مراد اُس سے روح ہی جو پرم آتما کے نام سے

[۱] باب ۱۲
[۲] حق عزوجل ۱۲
[۳] نفس ناطقہ ۱۲

مشہور ہی ہمارے یعنی گروہ صوفیہ کے نزدیک اسی پرم آتما کو باین
وجوہ کہ سب شی کے ساتھ موجود ہی برمھ کہتے ہین اور اس وجہ سے پرش
بھی اسکا نام ہی کہ تمام مکان اُس سے پُر ہین اور اسو جہ سے ایشر بھی
اُسکا نام ہی کہ سبکو اپنی طرف منسوب کرتا ہی اور اسو جہ سے جیت
اُسکا نام ہی کہ تمام اشیا سے علم ازلی کا تعلق ہی ہر چیز کا نام اسکا نام ہی سبب
اُسی کے نام ہین جسکا نہین نام ہی وہ بول اُٹھے اُسی کا لیجیے نام
اور وہ علم چونکہ بے انتہا اور طرح طرح کا ہی اپنے آپ کو ادہام کے
اٹھیون ہین جہان اور اہل جہان کی صورت نمودار کرتا ہی جسطرح
پانی لہر اور بلبلہ اور برف اور اولے کی صورت مین جلوہ گر ہی بس
درحقیقت پانی ہی اور وہم مین لہر بلبلہ وغیرہ ہے اے رامچندر اگر کوئی
اعتراض کرے کہ برمھ صانع عالم ہی اور نرکاش سروپ اور کلیان سروپ
ہی اور روح صانع عالم نہین ہی اور کوئی صفت انمین سے نہین رکھتی پھر یہ
دونون کسطرح ایک ہون برمھ ازل مین صانع عالم نہ تھا اُسنے چاہا کہ
اپنے آپ کو بہت اور وحدت کو کثرت کرکے دکھلائے یہ حُب باعث
ہوئی کہ بصورت عالم جو اُسکی ذات مین چھپا ہوا تھا ظہور کرے اور مرتبہ ذات
مین بجز نور اور سرور کے جتنی صفات کمال ہین سب ذات حق مین
مخفی تھین جسطرح ہوا مین جنبش مو ہی سبب ہی کہ ہوا مین کبھی

جنبش ہوتی ہی اور کبھی سکون - ای رامچندر اگر کوئی اعتراض کرے
کہ عالم اگر عین حق ہو تو چاہیے کہ عالم کے اجزا انسان - حیوان -
نباتات جمادات وغیرہ کو بھی حق کہین اور حق جانین اور نیز جو کچھ
موجودات سے خاص زمان اور خاص مکان مین ظاہر ہو چاہیے کہ ہر زمان
اور مکان مین موجود ہوا کرے جسطرح حق ہر زمان اور مکان مین ہی
اسکا جواب یہ ہی کہ حق تعالی ہر زمان اور ہر مکان مین جو لباس پہنے
ہوے ہی غیر اُس لباس زمان و مکان مین نمودار نہین ہوتا اور
اُس زمان اور مکان مین اُس لباس کے سوا نام نہین دکھتا اور
عالم شہود قبل از وجود ظاہری مثل حق تعالی کے اکار ان یعنی
غیر معلول تھا یعنی صانع اُسکا کوئی نہ تھا اسواسطے کہ وہ مرتبہ علم کے
اندر تھی اور صور علمیہ حق تعالی جنکو اعیان ثابتہ اور حقائق اشیا
کہتے ہین کسی کی پیدا کی ہوئی نہین ہین اور جب ارادہ ازلی نے چاہا
کہ یہ علم ظہور کرے حق تعالے پرتچھ یعنے شہود کے نام سے اُسکا صانع
ہوا اور خصوصیت اس نام کی اسلیے ہی کہ پرتچھ اصل مین حواس ظاہری
کے ادراک کو کہتے ہین اور عالم مین جو کچھ نظر آتا ہی وجود نور حق ہی اور

موج برقع ہی روی دریا کا + اسم پردہ ہوا مسمے کا + پر پردا از غیر اسم نہین + فہم کر اے مستیانا
عنقا کا حسن بیرنگ کے ہین سب جلوے + دیکھتے ہو جو رنگ اشیا کا + عصمت یوسفی نے

عالم نہین ہی الا وہ چیز کہ عقل اور تصور مین آتی ہی اور وجود نہین رکھتی
پس ظہور عالم کا سبب کیا ہی حق تعالی کا اپنے ظہور کو دوست رکھنا
ہی فقط اگر کوئی سوال کرے کہ مین نے قبول کیا کہ جسکو حواس ادراک
کرتے ہین عین حق ہی لیکن وہ علم کیا چیز ہی جو ادراک کے وسیلے سے
حاصل ہوتا ہی جیسے رشد اور برہان - رشد سے مراد دلیل نقلی ہی جسکی اصل
علم الہیات اور کلام بزرگون سے ہین اور برہان دلیل عقلی کو کہتے
ہین مثلاً دھوئین کو دیکھ کر آتش پر دلیل لانا جواب اسکا یہ ہی ۲۰

چاک کیا + پردۂ ننگ سوز لیلا کا ہمت ہی خونہ سے فارغ + اُس سے جلوہ ہوا ہی اسما کا
ہر جگہ دیکھیے ہر اک ذرہ + دعوی ہی گرد باد ثریا کا + سانس سینہ سے اُڑا رہا ہی دھوان + سوز
دل جاسے کھل وہ شیدا کا + کھینچ ڈالی ذری نقاب سحر + چاک سینہ ہوتا کہ دیبا کا + ہم نسیم بہار
سے روشن معجزہ حضرت مسیحا کا + شاخ سے ہر گل اور بوٹے کی + کھل گیا بھید دست
موسی کا + شوق حیران ہوا کہ حد ہی ظہور + رہگیا کیا بھرم ہی اخفا کا + کہنے لالہ کے
دلمین ہی آخر + رکھدیا ایک داغ سودا کا + کوہ سے کہنے بھید حیرت کا + کہدیا
خون کیا جو خارا کا + جادہ کو سے ہوگے ہی جو آغوش + کیون گریبان ہی چاک صحرا کا
دیکھ آفت کے جلوے حیرت نے + کھو دیا نور چشم بینا کا + چشم تر نے بجھا دیے شعلے + ابر
سے میٹھا جوش دریا کا + تھی قیامت کی قلقل بادہ + غل مچاتا گلا ہی مینا کا +
معرفت کا ہی سب کرشمہ و ناز + کر دیا بند لب ہی گویا کا + قفل ہی گنج دل کا
خاموشی + سیکھ حال اس معما کا + گر تجھے معرفت ہی ای بیدل + چھوڑ
قصہ یہ سب من و ما کا + کیا ہی دنیا تجلی رخ یار + موج ہین ضافت ای دلدار +

شبد اور انمان چونکہ پرتچھ سے پیدا ہوئے ہین پرتچھ مین داخل ہین اور
حاصل تقریر کا یہ ہی کہ پرتچھ شبد اور انمان سب حق ہی اور علم حق خواہ
حق کی طرف منسوب ہو خواہ خلق کی طرف عین حق ہی غفلت مین پھنسا
رہنا ماسوی اللہ کے دیکھنے کے سبب سے ہی اور حاصل ہونا
حکمت کا ماسوی اللہ کے نہ دیکھنے سے جس طرح خواب مین چیزین
نظر آتی ہین اور سکھپت[1] کی حالت یعنی خواب گران مین نیست ہو جاتی
ہین اسیطرح عالم کی موجودات کثیر جو نظر آتی ہین معرفت[2] کے مرتبے
مین جو قیامت کے موافق ہی فانی ہو جائنگی پھر اگر یہ سوال کرین
کہ ہرگاہ تمام اشیا سکھپت کی حالت اور قیامت مین نیست نابود
ہو جاتی ہین حالانکہ وہ سب حق ہین اس صورت مین فنا اور عدم کی
صفت بوجہ من الوجوہ حق سے تعلق پیدا کرتی ہی یا نہین اسکا
جواب یہ ہی کہ حق تعالیٰ ہستی محض ہی اور عدم اسکا نقیض ہی

[1] ہندو والے خواب کی حالت دو طرح بیان کرتے ہین جس حالت مین کہ واقعہ کوئی نظر آسکے اسکو خواب کہتے ہین اور جو غفلت مین ڈوبے ہونے کی حالت مین دیکھا ہو اسے سکھپت کہتے ہین ۱۲

[2] چونکہ عالم محسوس کا مشہود اس سبب سے ہی کہ نفس ناطقہ کی توجہ اور اسکا تصرف محسوسات مین ہوتا ہی جب اسنے توجہ اس طرف سے اٹھائی اور اپنی ذات کی طرف متوجہ ہوا عالم محسوس فانی ہوگا اور یہی صورت قیامت کی عالم کبیر مین ہی کہ علم حق ظاہر سے باطن کی طرف متوجہ ہوگا ۱۲

اور کوئی مفہوم اپنی نقیض کے ساتھ جمع نہین ہوتا پس عدم اور فنا کسیطرح
حق عز و جل کی ذات پاک کی طرف راہ نہین پاتا بلکہ اُسکے صفات
اعتباری کے آثار کی طرف کہ عالم اُسکا نام ہو راہ پاتا ہو اور صفات
کے آثار ہمیشہ معرض فنا اور زوال مین ہین ای رامچند حق دنیا اور
برزخ اور قیامت و بہشت اور دوزخ مین سب جگہ ہو حرکت اُسکی اور
انتقال ایک جگہ سے دوسری جگہ غیر ممکن ہو جیسے پہاڑ اپنی جگہ سے نہین
ہلتا ہستی محض ایک سمندر ہو جسکا کنارہ نہین ملسکتا اور اُسکا نام
و نشان نہین ہو اور ادراک عقل اور حواس کا اُسے نہین پہونچتا اسکے
سوا اور کھوج اُسکا نہین ملتا کہ ہو اور بڑی قیامت مین بجز ہستی ذات
کے کوئی چیز نظر نہین آتی اگر اعتراض کرین کہ حق تعالے کی تنزیہ
مین بیان ہوچکا ہو کہ اسکا نام نہین ہو پھر اتنے نام جو بید مین مذکور
ہین اور خلق اللہ کی زبان پر جاری ہین کیا چیز ہین اسکا جواب
ہو کہ یہ نام ضرورت کے لیے بولے جاتے ہین یعنے اگر چاہین کہ ہستی
مطلق سے تعبیر کرین بغیر اسکے کہ اُسکے لیے کوئی نام مقرر کرین ممکن
نہین - اور تحقیق کلام کی یہ ہو کہ ہرگاہ کُنہ ذات حق سبحانہ تعالے
یعنی حقیقت اُسکی نہین دریافت ہوسکتی اور نسبت علمی ہرگز اُسکا
احاطہ نہین کرسکتی تو اُسکا ایسا نام کہ حقیقت سے خبر دے نہوگا اور نام ۱۲

اُسکے لیے منسوب نہ کرنا اسیوجہ سے ہی نہ یہ کہ اسکا ہرگز نام ہنوا گر
سوآل کیا جائے کہ عالم کا حال قیامت کے بعد کیا ہوگا آیا ہمیشہ معدوم
رہیگا یا پھر صورت وجود اُسکو ملیگی جواب اُسکا یہ ہی کہ ہستی محض قیامت
کے بعد ہرن گربھ کی صورت ظاہر ہوتی ہی (اور ہرن گربھ ایک
روح کُلی ہی کہ وہ تمام لطیف ابدان سے تعلق حاصل کرتی ہی
اور ابدان کثیر کے میل جول کے سبب کثافت اُسمین آجاتی ہی) اور
یہ روح کلی اگرچہ درحقیقت سمندر کے موافق برقرار ہی لیکن جب چاہیے اپنے
آپ کو بہت کر دکھلائے یہ خواہش حرکت کی صورت کو اُسمین پیدا
کرتی ہی جسطرح لہرین کہ سمندر کو متحرک دکھلاتی ہین اور اُس حرکت
سے من حاصل ہوتا ہی جو کلیت مین ہرن گربھ کے مناسب ہی
یعنی ایک دل کلی کہ جامع تمام دلہاے جزئی کا ہی اور یہ دل برھما ہی
اور اسکی وساطت سے تمام ہونہار چیزین کلی ہون یا جزئی پھر باطن
بطون سے ظہور کے شہرستان مین آتی ہین اگر یہ اعتراض کرین
کہ جب حق اور خلق ایک ہین دو محال یعنی دو امر غیر ممکن ہین سے
ایک محال لازم آتا ہی یا فنا کی صفت حق پر روا ہو یا خلق ہمیشہ کو
ابدالآباد باقی رہے جواب یہ ہی خلق اگرچہ درحقیقت عین حق ہی
مگر تعین کے معنی مین اُسکی غیر ہی اور خلق مین سے جو زوال

اور فنا کے قابل ہو تعین اسکا ہو یہ حقیقت[1] اگر یہ اعتراض ہو کہ ہر گاہ دل
وہمی موجود ہو جس طرح ایک بیوکہ سایہ سے خیال مین آتا ہو اُس
سے کیا کام نکل سکتا ہو اور کسطرح اس تمام کثرت کا خالق ہو سکتا
ہو جواب اسکا یہ ہو کہ وہمی موجود سے دوسرا وہمی موجود بن سکتا
ہو جس طرح چمکیلی ریت مین سے جسکو دھوکا کہتے ہین لہر
اُٹھتی نظر آتی ہو حالانکہ دونون نمود بے بود ہین آدّ ویا ۔ سنسٹ
موہ بندھ ۔ مایا ۔ مل ۔ تم ۔ سب نام دل کے ہین اے رامچندر گرفتاری
کی حقیقت جو دنیا کی دکھلاوٹ کا نام ہو تمسے بیان کرتا ہون تاکہ
حقیقت نجات اور رستگاری کی تمیز کھل جائے اسواسطے کہ جز

[1] تعین اور ظہور اول یعنی برہما کو جو صفت ایجاد کا تعین ہو دل کلی کے ساتھ تعبیر کیا
اسواسطے کہ دل مبدا اور منشا سب کا ہونکا ہو اور اس دل کو موجود وہمی
کہتے ہین اسواسطے کہ اُسکے وجود کی حقیقت فقط ارادہ اور خواہش اظہار ہو اور
عین حق ہو خارج مین اُسکا وجود نہین ہو ۔ گویا موجود وہمی ہو اور چونکہ تمام عالم
ان بلند نظرون کے نزدیک جو واحد بین ہین یعنے علماء بید کے نزدیک
موجود وہمی ہو اور حق کے سوا ان پاک نژادون کی چشم بصیرت مین کچھ نہین
آتا اسلیے سائل کے شبہہ پر جواب مین کہا کہ ممکن ہو کہ ایک موجود وہمی سے
دوسرا موجود وہمی پیدا ہو جس طرح دھوکے کے دریا سے لہر دکھلائی دیتی ہو
یعنے دھوکے کی طرح وہ لہر بھی ایک نمود بے بود اور سراب سے برہما یعنی دل کلی کو اور
لہر سراب کے ساتھ عالم کو تشبیہ دی ۱۲

اُسکی ضد سے پہچانی جاتی ہین اور اگرچہ محسوسات کو ہستی حقیقی ٹھہرانا گرفتاری ہی اور ان سب کو معدوم جاننا مکت اور نجات ہی اور دشٹ کے معنی دیکھنا من وتو اور تمام کائنات کا ہی جب تک خیالات بیش مین تو مکت نہوگا اور اُن سہم وخیال کا جاتا رہنا مکت کا آنا ہی اگر اعتراض کرین کہ ہرگاہ عالم کا نظر سے غائب ہونا مکت ہی چاہیے کہ سکھپت کی حالت یعنی غفلت کی نیند مین اور قیامت مین بھی جہان کچھ سجھائی نہین دیتا مکت حاصل ہوا اسکا جواب یہ ہی کہ عالم صغیر یعنے بدن مین دو قیامت ہین ایک غفلت کی نیند اور ایک مرنا اور عالم کبیر مین ایک آخر ہونا برھما کے دنکا ہی اور دوسری برھما کا مرنا سو برس اُسکی عمر کے بعد پر یعنی قیامت ہی کہ اثبات حق اور نفی عالم سے مراد ہی اگرچہ عالم سکھپت کی حالت اور قیامت مین نہین رہتا مگر باسنا جو کہ عالم کی لطیف صورت ہی دیکھنے والے کے اندر بحالہ موجود ہی جیسے کہ دریا در یا رکت سبزی جو نیلوفر کے بیج مین ہوتی ہی اُسمین بوٹا اور ڈالی ور پتی نیلوفر کی پوشیدہ ہی اور اگرچہ اُسکا بیج کے

یعنے علم ضد کا مستلزم ہو ضد کے علم کو ہی یعنی محسوسات کی حقیقت مین ذکر کرتا ہون کہ حقیقت ہستی بحث کی روشن ہو یہ سال مشہور نہین ہین اسکا حساب جگ کی تفصیل مین بیشتر ہو چکا ہی ۱۲۳ ایک سائل نے یہ سوال کیا کہ جب بندہ کا فنا کا حصول اُسکے اپنے مبدا سے اتحاد اسپر منحصر ہو کہ محسوسات سے قطع تعلق کرے بس غفلت کی

حکایت اگر تو نے آتیت برکرن کی حقیقت کو خوب سمجھے گا ۔

ہوا نیند مین اور قیامت کے بعد کہ عالم محسوس ورشہود سے نشان باقی نہین ہیگا
چاہیے کہ مُکت حاصل ہو مرشد اُسکو جواب دیتا ہی کہ باسنا ایک سبز اور باریک شیشہ کے
موافق کہ کول گٹا یعنی نیلوفر کے تخم مین ہوتا ہی اور تمام بوٹا اور ڈالی اور پتی اُسی سبزی
مین پوشیدہ ہی کہ ہروقت اُس سے نکلتی ہی اسیطرح صورت لطیف اجمالی عالم
محسوس کی نفس مین جس طرح کہ تھی حالات مذکورہ مین باقی رہتی ہی اور اُسکا دور
ہونا قصد اور ارادہ کے ساتھ حیات فانی کی حالت مین منحصر ہی کہ حضرات صوفیہ نے
اُسکی طرف اشارہ اس قول سے کیا ہی ۔ موتوا قبل ان تموتوا ۔ یعنے مرو تم پہلے مرنے
سے یعنی مُردہ کرنا خواہشونکا اور خطرون وہاوسی کی نفی اس قول سے مرادلی ہی
اور جب تلک کہ بالکل خطرے دور نہون اور ہاوسی برطرف نہو جاسکے فنا کے
مرتبہ کا حصول محال ہی تو بالضرور خطرہ محسوسات نفس کو جانب محسوسات لیجائیگا
حقائق اور معارف خواہ دقائق حکمت کو داستان کے پردہ مین بیان کرنا
حکماء ہند کا خاص ایجاد ہی ۔ جس عہد سے کہ نوشیروان کہ تاب کلیلہ دمنہ کو جو
حکمت عملی کے باب مین تالیف ہوئی تھی تدبیر و حیلہ کے ساتھ ہندوستان سے
عجم مین لیگیا اہل فارس غیرہ مین بھی یہ طرز شایع ہو گیا شیخ سعدی نے
تہذیب اخلاق مین گلستان اور بوستان اور مولانا جلال الدین اور فریدالدین
عطار نے حقائق اور معارف الٰہی مین مثنویات تالیف فرمائین اور اُنکے علاوہ
اور بہت لوگون نے اس راہ مین قدم رکھا خلاصہ یہ ہی کہ اکاسج برہمن کی داستان
جس سے مراد برہما ہی اُس حضرت کی تقدیس اور تنزیہ کے بیان مین اُسی
قسم کی خیال کرنی چاہیے چنانچہ اُسکی صفت داستان کے درمیان
لکھتا ہی کہ خدا سے نزدیک اور حاضر اور خلق خدا کے ساتھ دوستی یعنی محرم ا

حکایت اکاسج ایک برہمن صالح خدا تعالے کا مقرب اور آگاہ تھا اور حق تعالے کی خلق کا دوست اور بھلا چاہنے والا بڑی عمر اسکی ہوئی ایک دن موت سنے جو ملک الموت کے خدمتیون سے ہے اُسے دیکھکر کہا کہ مین تمام عالم کو چرندم خورندم کرتی ہون اس برہمن مین میری طاقت اور قدرت اثر نہین کرتی جسطرح پتھر مین تلوار کاٹ نہین کرتی اپنی قدرت کے جتانے کے لیے اسکے مارنے کے قصد مین پھرتی تھی اور اُسکی دہشت سے بغیر کام کیے واپس آتی تھی ایکدن پکا ارادہ کرکے جو نہین اُسکے دروازے پر پہونچی ایک آتش گھر سے باہر نکلکر چاہتی تھی کہ اُسکو جلادے موت اُسسے بچا کر گھر مین داخل ہوئی اس قصد سے کہ اکاسج پر غالب ہے ہر چند جدوجہد کی اور سو ہاتھ سے اُسپر حملہ کیا مگر غالب آسکی اور تصرف اُسمین نکرسکی موت کو بڑا اچنبھا ہوا حقیقت حال اسکی ملک الموت کے سامنے پیش کی ملک الموت نے کہا تو کسی کو نہین مارتی بلکہ سبکو اُسی کا عمل مارتا ہے جا اور اُسکے عمل کی تلاش کرکہ کیونکر ہے موت نے اُسکا

۱۴ صفت ایجاد کا تعین ہے رامچندر نے بھی داستان کے خاتمہ پر اس رمز کو ظاہر کیا ہے مطالعہ کرنے والے کو معلوم ہوگا بعد نظر ان صاحب بصیرت کو داستان کے اشارات اور رموز مندرجہ سے پوشیدہ مطالب کے نفس کو پہونچ جانا مشکل نہین ہے ۱۲

عمل دریافت کرنے کے لیے تینون لوک سیر کی اور سب کسی سے
احوال اُسکا پوچھتی پھری کہین اُسکے بُرے بھلے عمل سے خبر نہ پائی دوسری
دفعہ ملک الموت کے پاس آئی اور کہا مین نے تمام عالم مین گشت
کیا اور اس باب مین تگاپو کی ہرگز اکاسج کے عمل کا پتہ نہ لگا
ملک لموت نے کہا کہ در اصل اُسکا کوئی عمل نہین ہی وہ چدا آکاس سے
بنا ہی جیسے کہ چدا آکاس نہایت نرمل یعنی لطیف ہی کرم اور عمل نہین
رکھتا وہ بھی نہین رکھتا مثلاً صورت جو پانی مین نظر آسکے نرمل ہی اور
پانی سے علیحدہ نہین اب کوشش اُسکے ہلاک مین نکر کہ یہ فعل عبث ہی اور
تیرا ہاتھ اُس تک نہ پہونچیگا موت اپنی سعی کو بیجا دیکھکر اُس سے دلگیر و کشش
ہوئی۔ رامچندر نے لبشٹ سے کہا کہ اکاسج کے احوال اور

حکماء یونان نے عقل اول کو برزخ وجوب و امکان کا قرار دیا ہی اُسکے داہنی طرف
وجوب اور بائین طرف اُسکے امکان ہی اور سچ ہی حضرت قدوس سے ایسا ہی پاک گوہر
پیدا ہونا چاہیے تھا عاقل دقیقہ رس سمجھتا ہی کہ ہیولی اور صورت تک کسقدر وسائط
کثیر درمیان مین واقع ہوئے ہین اسواسطے کہ لطیف نے وسائط کثیف کے
ساتھ نہین مل سکتا اگرچہ ہیولی اور صورت کو بھی غیر نہین سمجھ سکتے ہر صانع کو درد
لازم ہی جسطرح نفس ناطقہ انسانی اپنے تقدس ذاتی کے سبب خواص ظاہری سے
متعلق نہوگا بلا واسطہ حواس باطن کے جو ملائک مقربین کے موافق ہین ۱۲ احوال
پرداز داستان کے ایسی صاف اور صریح صورت برہما کو دوسرا نہین
دکھلا سکتا خوب تصویر اُتاری ہی ۱۲

صفات جو آپ نے بیان فرمائے اُنسے پایا جاتا ہی کہ مراد اکاس سے
برھما ہی کہ یہ صفات بعینہٖ اُسکی ہین بسشٹ نے کہا کہ ای راجچند تم
ٹھیک سمجھے یہ برھما کی حکایت تھی کہ تجھسے کنایۃً مین نے بیان کی
برھم کی ذات کہ عین علم اور تمام اشیا پر حاوی ہی اور عین نور ہی اور
اُسکا اول آخر اور وسط نہین ہی بمقتضا اپنے علم اور حکمت کے وجود حادث
کے تعین مین ظاہر ہوا اور اُس وجود نے سوئمبو اور برھما نام پایا اور
اسکے درحقیقت صورت شکل اور جسم نہین بلکہ ایک حالت صورت کے
مشابہ اُسپر چھا گئی جو یعنی ایک روح مجرد ہی کہ جسم اُسکے نہین اور اگر اعتراض
کرین کہ روح جسم بغیر کسطرح قرار پاتی ہی اسکا یہ جواب ہی کہ برھما کا جسم
ہمارے کثیف اجسام کے مثل نہین ہی لیکن لطیف جسم اسکا ہی
راجچند نے پوچھا کہ تمام ارواح دو طرح کے جسم رکھتی ہین ایک لطیف دوم
کثیف اور برھما کا صرف ایک جسم لطیف ہی یہ کیونکر ہی بسشٹ نے فرمایا
جو موجود کہ عناصر سے پیدا ہوا ہو جسم کثیف اُسکو لازم ہی اور جسکی پیدایش
اِن عناصر سے نہین ہی اُسکو جسم لطیف کے سوا اور جسم نہین ہوتا برھما کا
وجود عناصر سے نہین بنا اگر اعتراض کرین عناصر سے دل پیدا
کیا گیا اور چونکہ تمام عالم سنکلپ [نیست ہے] سے دل کے ظہور مین آیا تو عناصر بھی دل
سے پیدا ہوئے اور یہ محال اور غیر ممکن ہی اسکا جواب ہی کہ دل ہرن گربھ

نکلا ہی نہ عناصر سے آئی رامچند برحما مثل آدم کے تصوری یعنی خیالی اور
وہمی ہی عناصر سے مخلوق نہین عین ذات ہی کہ پیدا کرنے والا اور نگاہدار
کائنات کا ہی اور اس لحاظ سے اُسکو دل کہہ سکتے ہین رامچند نے
سوال کیا کہ ہرگاہ دل صانع عالم ٹھہرا تو دل اور حق مین کیا فرق ہی
کہ دل بھی مثل حق کے موجود اور مستقل ہو بسشٹ نے فرمایا کہ دل
نام ہی نام ہی ایک نور ہی کہ حق سے ظاہر ہوا حق سے جدا نہین اور
وہ سب جگہ ہی اور خارج مین اُسکا وجود نہین ہی اگر یہ اعتراض کرین
جب دل کا وجود خارجی نہین ہی تو جوگ اور ریاضت مین کسواسطے
اُسکی تسخیر اور تطہیر کا امر فرمایا کہ معدوم شی کے لیے ضرورت قابو مین لانے
کی نہین ہی اسکا جواب یہ ہی کہ یہ امر اسکے واسطے ہی کہ اُس حقیقت کو
نہین سمجھا ہی اور جو سمجھ گیا وہ اس تکلیف سے بری ہی سنکلپ
دل کی حرکت سے مُراد ہی یا ین ارادہ کہ مین اپنے کو بہت کر دکھلاؤن اور
اودیا بسرت چیت تن بندہ تم سب نام دل کے ہین کہ سنکلپ

دل کے وجود کو امر معدوم اس سبب سے کہا کہ اسکے وجود کی حقیقت نفس ناطقہ
کے ارادہ کی حرکت جانب ظہور وشہود کے ہی۔ جب نفس ناطقہ اس ارادے
باز رہا تو وہ اپنی ذات کی حقیقت کو جو عین نور اور سرور اور علم محض ہی پہونچ
جاتا ہی اور دل خود بخود فانی ہو جاتا ہی اور جسم و حواس دل کے لوازم اور
توابع سے ہین ۱۲

اُس سے حاصل ہوا سنکلپ[۱] ایک طرح کی شعبدہ بازی ہی یعنی ایک
بھان متی کا کھیل ہی جب یہ کھیل یا تماشا سامنے سے اُٹھ گیا خالی جگہ
رہجاتا ہی کہ اصلی مطلب ہی اگر کوئی اعتراض کرے کہ برھما کی ریاضت
کس راہ سے ہی جبکہ پورب پچھم اُتر دکھن زمین آسمان اور سب
مخلوقات فنا ہوجائینگے اسکا جواب یہ دیتا ہوں کہ برھما تب اسطرح
رہتا ہی جس طرح فناے معلوم کے بعد علم اور آئینہ کے زوال صورت پر
صفائی اور مرئیات کے دور ہونے پر ضو شمس ہستی ہی اے رامچندر مکت
یعنی فنا فی اللہ کا ہارج اور روکنے والا دل کے سوا کوئی نہیں ہی
اچنبھے[۲] کی یہ بات ہی کہ خود داخل موجودات نہیں اور

[۱] نیت اور ارادہ ایک کام کا کرنا در خطرہ اور اندیشہ اسنے آپ کرنا [۲] حق رہجاتا ہی اور
یعنے عالم کبیر مین جبکہ دل یعنی برہما جو عقل اول ہی فانی فی اللہ ہوجاسے کل عالم کی
کائنات فنا ہوگی اور عالم کبیر کی طرح جسوقت دل انسانی حضرت نفس ناطقہ مین فنا ہوجاے
اس طریقہ سے کہ مشاغل محسوسات سے روکا جاے اور خطرات دانا بینت دور ہو
اسوقت حواس اور حواس کے جملہ خواص اور جسم وجسمانیات فوراً معدوم ہوجاتی
اور اسی کی طرف اشارہ ہی کہ موتوا قبل ان تموتوا پس مبدء کے ساتھ اسکا عینیت کا
متحد ہوجاتا ہی تفرقہ اور تعین اسقدر تھا کہ رفع ہوگیا اور یہی حجاب تھا جو دور ہوگیا

موج دریاے ہوس نیجا غبار سینہ است	چون شود این آب ساکن تختہ آئینہ است
میرِ دشمن [illegible] ڈھونڈھ کے اپنا جو نکالا	سو حضرت دل سلمہ اللہ تعالے
منزل معشوق کوئی نہیں ہی جانتا	ہان مگر اتنا کہ آواز جرس ہی گوکھی [illegible]

دنیا کی محسوسات کہ وہ بھی وجود نہین ر کھتی ایک قسم کی موجودات معلوم
ہوتی ہی کہ کسی عاقل کو شک اور تردد کے سوا نہو جس طرح کوئی خواب
مین دیکھے کہ مین خواب سے بیدار ہوا اور ایسا خواب دیکھا اور
تعبیر اُسکی ایسی اور ویسی ہی پس دوسرا خواب جسکو خواب بیداری خیال
کرتا ہی خواب اول کی تصدیق کرتا ہی اور ایک خیال دوسرے خیال سے
ثبات اور قیام پاتا ہی دل باآنکہ اُسکو وجود نہین اسپنے آپکو موجود
دکھلاتا ہی اور قوت ناطقہ اُسکو نہین اور بسیار گو ہی پانون اُسکے
نہین اور دم کے دم مین ایک عالم سے دوسرے عالم مین جاتا ہی
اور محتاج نہین اور ہمیشہ ایک چیز مانگتا ہی اور خوش نہین اور چرخ مارتا ہی
اور جسم نہین اور غرق ہوتا ہی ہتھیار نہین اور ایک جہان کو قتل کرتا ہی
بوقلمون دنیا کے موافق دمبدم رنگ بدلتا ہی اور ایک حال پر نہین رہتا
بیقرار ہی اور بیچین اور جب یہ بیقرار درمیان سے گیا آفتاب باقی رہا
کہ ہرگز اُسکو غروب نہین ہی دل اور وہ سرور کہ ہرگز غم سے نہین لیتا
اور وہ ہستی کامل بقدرت کہ تمام اوقات کام کرتی ہی اور وہ خداوند عظیم الشان
کہ عظمت اور کبریائی اُسکی تقریر اور بیان مین نہین آسکتی اور احاطہ
علمی اُسکے اردگرد نہین بھٹکتا اور جو کوئی اعتراض کرے جب حق تعالی
سب کام کرتا ہی تو وے کام دو حال سے خالی نہین اگر نہین کوئی

سکا

مطلب اور مصلحت نہین تو عبث محض ہی اور اگر ہی تو غیر سے استکمال لازم آتا ہی اسکا جواب یہ ہی کہ وہ خداوند جسکا احاطہ علم آلہیات نہین کر سکتا اور اُسکی ذات کی کنہ کو بیان نہین کر سکتا اسکو عارف لوگ بجز اسکے نہین پاتے حقیقت مین اسمار اور صفات اور افعال نہین رکھتا اور یہ جو برہم آتما کرتا وغیرہ نام اُسکے ہین وہ اعتباری امور ہین کہ اغراض اور مصلحتون کی خاطر مقرر اور مشہور ہوے ہین اور ان اسمار کے معانی صفات ذاتی حق سے نہین کہ اُسکی تکمیل کے موجب ہو سکین اور جو یہ اعتراض کرین ہرگاہ علم آلہیات اُسکے احاطۂ اوصاف کو نہین پہونچتا پھر جسکو عقل اور معرفت نصیب نہین ہوئی ہو وہ کس دلیل پر بھروسا کرکے اُسکی ہستی کا یقین حاصل کرے جواب اُسکا یہ ہی کہ علم آلہیات اور تمام شرائع اور شاستر اور تمام مذہب اور ملت ہرچند ذات پاک کی حقیقت کو نہین پہونچتے مگر اُسکی ہستی پر آواز بلند سے گواہی دیتے ہین اور ہزارون زبان سے اُسکی حقیقت کا اقرار کرتے ہین کل روشنی کی اصل حق ہی اور ہر ایک روشن سے وہ روشن تر ہی۔ چیزین آفتاب کے نور سے دکھلائی دیتی ہین اور آفتاب کا نور کیا ہی معنی کا سراغ انکا الفاظ کے وسیلے سے اور الفاظ کی طرف راہ کا پانا عنایت حق سے ہی اور دل علم اور معرفت کی دلیل ہی اور دلیل دل کی حق ہی اگر سوال کیا جائے

کہ ہرگاہ حق اس روشنی اور ظہور کے ساتھ ہو تو اہل حق اُسکی ہستی پر
دلیل کے محتاج کیون ہوتے ہین اور اہل ملل ونحل اسمین خلاف اور
نزاع رکھتے ہین جواب اسکا یہ ہر کہ جس کسی کی عقل نے آلہیات
کے معنی سمجھنے مین کمال نہین حاصل کیا اور یقینی دلیلین اُسکی
خاطر نشان نہین ہوئین اُسکی نظر مین ہست نیست معلوم ہوتا ہر
اور نزدیک دور پرکرت یعنی طبیعت اور اودیا یعنے جہل اور نادانی
ایک درخت ہر کہ دل اسکی جڑ ہر اور پتے اُسکے حواس ہین اور میوے
اسکے برہمانڈ ہوا جو اس درخت کو جنبش دیتی ہر حق ہر اور پر ہر
صاحبدل کا دل جواہرات کی ڈبیا کے مشابہ ہر جو ہر کہ اس ڈبیا کے
لائق ہر اور حواس اور قوی بڑے شہروں کے موافق ہین بادشاہ
جو ان شہرونکا محافظ ہر وہ حق ہر اور وہ بہوتون مین چھوٹا اور
بڑونمین بڑا جسنے اُسکو دیکھ لیا گرہ اُسکے دل کی کھل گئی اور تمام
اُسکے شک اور شبہے عین الیقین سے بدل گئے اور افعال کی نسبت
اپنی طرف نہین کرتا اور اُسکے افعال اثر نہین پیدا کرتے اگر نیک ہین تو
اُسکو ثواب کی امید نہین اور اگر بُرے ہین تو عذاب کا خوف نہین
رامچند نے کہا کہ اے عالم علم بیدانت اثبات پرکرن کے فحوا سے
معلوم ہوا کہ عالم جو اس طول عرض کے ساتھ ہر وجود خارجی نہین رکھتا

اسکی تصدیق کس طرح ہو سکتی ہی جیسے کوئی کہے کہ سمیر پہاڑ اس عظمت اور حسامت کے ساتھ رائی کے دانہ کے اندر آگیا کوئی عاقل اسکے ماننے پر آمادہ نہین ہو سکتا بسشٹ نے فرمایا کہ ای رامچند اگر آپ کو مرشد کامل کی صحبت اور آلہیات کے باریک مسائل کا مطالعہ کما حقہ حاصل ہو تو آپ چندروز مین جو ایک مہینے سے بھی کم ہون حکمت اور معرفت کے مقام پر پہونچ جائینگے اور یقین ہو جائیگا کہ عالم بالکل نمود بے بود ہی اور وجود سے نام کے سوا کچھ نہین رکھتا اور آپ تحقیق جانتے ہین کہ احکام جو آلہیات مین مذکور ہین وہ یہی ہین

ف نہ سفر کہین سے کہین ہوا نہ جنون کا کچھ بھی قدم بڑھا + تجھے اپنے آپ نہین کھلا کہ وطن کو چھوڑ سفر مین ہی + نہ عدم سے تو ہی جدا ہوا نہ قدم ہی تیرا ذری بڑھا + یہ خیال ہی تجھے آگیا کہ سفر سے اب تو حضر مین ہی + وہ جو خاص ہی محفل کبریا ہی اسی کا کرتا سروش ندا + کہ ہی خلوت ادب وفا تو پلٹ نہ جانے کے در سے آ + عاقل نکتہ دان کو معلوم ہی کہ موج اور حباب دریا سے جدے نہین ہین انکا وجود عین دریا ہی جب تک لہر تعینات شکستہ نہون موج اور حباب کے درمیان امتیاز ہی ورنہ ہر حال مین عین دریا ہی اور امواج اور احباب کی حرکت دریا کی امداد سے ہی اور موج وحباب کو اپنی ذات کے وجود وعدم یا حرکت و سکون مین بلا امداد دریا کے اختیار ومدار اور قرار نہین ہی فقط ایک اعتبار موہوم ہی کہ اسی دریا میں جدا جدا نام رکھتے ہین ورنہ موج وحباب کچھ نہین ہستی حقیقی دریا کو ہی اور بس ۱۲

کہ مین تمسے کہتا ہون لو اسکی سماعت سے جیون مکت جسکو ہرگز فنا اور زوال نہین خود بخود تمھارے دل کو روشن کرتی ہی - آگاہ ہو کہ مکت یعنی فنا فی اللہ دو قسم کی ہی ایک جیون مکت کہ بدن ہوتے ہوئے مکت کے مقام کو پہونچے دوسری بدیہہ مکت کہ بدن سے خلاص کلی پاوے - اور جو مکت کہ ان باتون کے سُننے سے حاصل ہوتی ہی اگرچہ جیون مکت ہی لیکن مرتبے کی بلندی سے بدیہہ مکت ہی [له]

له چونکہ ان عارفان حقیقت آگاہ کے نزدیک ثابت اور متحقق ہی کہ اس عنصری بدن سنے بھی اہنکار یعنی پندار اور انانیت وجود حاصل کیا ہی اور اہنکار سے بھی قائم ہی اور جب تک انانیت اور پندار نفس سالک کی بالکل رفع نہو جائے فنا مطلق اور اتحاد حقیقی مبدا کے ساتھ محال ہی اسواسطے جیون مکت کے مرتبہ پر بدیہہ مکت کے مقام کو ترجیح دی اور حکماء اشراقین اور حضرات صوفیہ کامل کا یہی مذہب ہی کہ جب تک نفس کسی قدر بھی مادیات سے لگاو رکھتا ہی اور ہیولی کے نقصان اور قصور سے ملوث ہی تب تک بالضرور محجوب ہوگا اور صفائی اور خلوص گوہر کما حقہ اسوقت ہوگی کہ جسم سالک فنا ہو جائے چنانچہ حکیم ارسطاطالیس نے مذہب حکماء قدیم کا کہ اس سے پیشتر سب اشراقی تھے اس کتاب مین جو فضائل نفس کے تدبر تالیف کی ہی لکھا ہی اور ابو عثمان دمشقی نے اسکو یونانی سے عربی مین ترجمہ کیا اور ابو علی مسکویہ نے کتاب الطہارت مین اسکا ذکر کیا اور اس سے خواجہ نصیر طوسی نے اخلاق ناصری کی فصل سعادت مین اسکا بیان کیا اور ارسطو کا مذہب بھی نقل کیا ہی کہ اسکا قول ہی کہ اہل سعادت کو بقاء جسم کی حالت مین فنا کا مرتبہ کہ اسپر بیشی متصور نہین حاصل ہوتا ہی درحقیقت

اسکو کہہ سکتے ہین اور جسے جیون مُکت حاصل ہو ساری دُنیا اور دُنیا والے باآنکہ اپنی جگہ پر ظاہر ہین نظر شہود سے غائب اور مستور ہو جاتے ہین رامچند نے کہا ای برہمن جیون مُکت اور بدیہ مکت کا نشان واضح تر اس سے بیان کیجیے۔ بسشٹ نے فرمایا کہ جیون مکت کا نشان یہ ہی کہ جبکہ یہ مُکت حاصل ہو وہ دنیا کے کاروبار سے دست بردار نہین ہوتا اور تمام عالم مین حق کے سوا نہین دیکھتا اور رنج دراحت مین رنگ وغن اُسکے چہرہ کا یکسان رہتا ہی اور اکثر اُسکے اوضاع واطوار اہل عالم کی راہ رسوم سے جداگانہ ہوتے ہین اور وہ سُکھپت کی حالت مین بیدار رہا اور جاگرت مین خوابیدہ سُکھپت بیہوشی یا غفلت کی نیند کو کہتے ہین اور جاگرت بیداری کو اور کوئی شخص اُسکی صحبت سے اور وہ کسی کی صحبت بے آزردہ نہین ہوتا خواہ کسی قدر صحبت کو طول ہو اور کسی دوست کے آنے سے خوش نہین ہوتا اور نہ کسی دشمن کے دیکھنے سے رنجیدہ اور خوفناک چیزون سے نہین ڈرتا اور اپنے کامون کو ایسا کرتا ہی جیسے کسی دوسرے کا کام کرتا ہو۔ اور نشان بدیہ مکت کا یہ ہی کہ فانی فی اللہ مرنے سے پہلے

۱۴ ارسطو نے اشراقین کے نفس موہوم کی حقیقت نہین پائی اور کسطرح ریاضت بغیر کشف اور اشراق کو حاصل کرتا ۱۲

نہین ممکت کے مقام کو پہونچا ہوا ورمرتے دم چھوڑنے کے لیے اسکے
پاس کچھ نہوا ورمرنے کے بعد روح اُسکی دوسرے بدن سے متعلق
نہوا ورمرنے سے دوری ظاہر نہ کرے اور ہرگز مرنے کے قابل نہین
اورصورت نہین رکھتا اورصورت سے خالی بھی نہین ہی اوراشارہ
حس سے نہین دریافت کرسکتے کہ ایسا اور ویسا ہی اور دیکھنے
اور دیکھنے والے اور آنکھ سے باہر ہی یعنی ایک نور ہی کہ اُسکے ساتھ
وید حاصل ہوتی ہی اور ہر محیط سے زیادہ ہی یعنی عین حق ہی کہ تمام
اشیا کا احاطہ کلی رکھتا ہی اور کوئی چیز اُسکو محیط نہین ہوتی اور
سب صفات کمال کا منشا ہی اور کوئی صفت نہین رکھتا۔ رامچندرنے
کہا کہ حقیقت پرمارتھ یعنی مقصود اعظم کی جو توحید ہی دوبارہ واضح تر
اس سے بیان کیجیے کہ اطمینان کامل حاصل ہو بسشٹ نے فرمایا کہ ہستی
محض کہ قیامت کبری کے بعد باقی رہتی ہی اُسکی حقیقت تمسے بیان کرتا ہون

یعنی میل اور رغبت روح کی عالم محسوس اور جسم اور جسمانیات سے بالکل قطع ہوگئی ہو اور
تناسخ جاتا رہا ہو اسواسطے کہ انکے نزدیک ثابت ہی کہ جب تک ایک ذرہ خطرہ محسوس کا
نفس مین باقی ہوگا بالضرور ایک جسم اُسکے لیے پیدا ہوگا ۱۲ معنی پرمارتھ مقصد
اقصلے ہین یہ لفظ مرکب ہی ارتھ مقصد اور مطلب اور مدعا ہی اور پرم ات
زیادہ بزرگتر اور معنی پورے لفظ پرمارتھ کے مقصد اقصلے ہین اور وہ طالبان
کے لیے حق ہی ۱۲

دل کے کان سے سنو اور آگاہ ہو کہ حق ایک ہستی ہے ثابت جدا نشد یعنی
عین دانائی اور سرور اگر انانیت[1] اور پندار کو تو اپنے سے دور اور نفی
کرے اور دل کو حرکت سے باز رکھے اور وجود کی نسبت یقین کے ساتھ
حاصل کرے اور یہ تو نہ کہے کہ مین نے ایسا کیا ہے کوئی چیز
ہستی کے سوا باقی نہین رہتی اور اگر تو اپنے ادراک کو محسوسات سے
نگاہ رکھے اسطرحپر کہ محسوسات کی تغیر و تبدیل تجھ مین اثر نکرے
اور باوجود حیات اور حس ظاہر کے اگر ٹھنڈی ہوا یا سورج کی
گرمی تیرے بدن کو پہونچے اسکی کیفیت تجھے معلوم نہو کہ کیا ہے اور
ایسا تو ہو جاوے کہ تیرے حال کو نہ خواب دیکھتا کہ سکین اور نہ سکھپت
جو دانائی اور نادانی دونون سے خالی ہے اور تری نیند جس سے مراد
بیداری عوام ہے وہ بھی اسکو نہ کہہ سکین یعنی مقام تری[2] وستھا مین تو
متمکن اور قائم ہو جاوے اس صورت مین دانائے لطیف کے سوا
جو تغیر اور زوال سے پاک ہے کچھ باقی نہین رہتا اور وہ عین حق ہے
اور حقیقت سروپ اسی کو کہتے ہین اور اگر تعینات حق جیسے برہما بشن

---

[1] خود بین تو جب تلک ہے عرفان سے تو الگ ہے + نکتہ تجھے بتاؤن بیخود ہو اور خوش رہ ١٢

[2] تری بالضم اوستھا وہ حالت ہے جسمین کمال استغراق مشاہدہ جمال حق مین ہو اس حالت والے کو محسوسات سے بالکل انقطاع ہوتا ہے ١٢

مہادیو- سورج - اندر اور تعین سداشیو یعنی تعین الوہیت جسکو ایشر
کہتے ہین ان سب کو ایک دفعہ صفحہ خاطر سے تو محو اور دور کرے
کچھ باقی نہین رہتا الا اسرور خالص کہ عین حق ہی بس عارف کو ان
مراتب کے ضبط کے بعد تین مختلف معنی ظاہر ہوتے ہین کہ تینون ایک
ذات پر دلالت کرتے ہین اختلاف اعتباری ہی- ای رامچند اگر
پہاڑ کو ادراک کی صفت حاصل ہوتی آتما یعنی حق کو جو عقل ونفس کے
تصرف سے خالی ہوتا ہی تشبیہ دیتا اس سبب سے کہ نہایت ثبات و
استقرار رکھتا ہی- ای رامچند اب منڈپ پاکھان کی حکایت سنو جو
گوش ہوش کے حق مین زیور ہی اُسکی سماعت سے یقین کامل اور آرام تمام
تیرے دل کو حاصل ہوگا- (منڈپ گھر کو کہتے ہین اور پاکھان داستان ہی)
اور وجہ تسمیہ اُسکی یہہ ہی کہ اس حکایت مین ذکر ہی کہ ایک عورت نے اپنے
شوہر مردہ کو گھر مین رکھ چھوڑا اور اُسکے جلانے مین کوشش کی اور
انجام کو اسکے گھر کی ہوا مین ایک شہر اور گھر نمودار ہوا)-

حکایت منڈپ پاکھان کی

ای رامچند روی زمین پر ایک راجہ پدم نام تھا جو پدم یعنی نیلوفر کی طرح
شگفتہ اور اپنے خاندان کا فخر تھا دولت بڑی اور تمام نیک صفات

حمیدہ اور فرزند لئیق اور تدبیر درست اُسکی تھی اور سلطنت کے
قانون ایسے منضبط کیے تھے جس طرح دریا کہ حد سے نہین بڑھتا اور
دشمنون کے حق مین جیسے سورج اندھیرے کے لیے اور عیوب
کی بابت جسطرح آگ گھانس ور ہنر کے لیے جیسے تالاب ہنس[1] کے
واسطے ہو۔ راجہ کی ایک رانی لیلا نام بہت خوش طبع اور ظریف تھی
خوش نصیبی اور اصالت کے آثار اُسمین تھے اور حسن و جمال مین
گویا لچھمی[2] کی چھوٹی بہن تھی (لچھمی ایک عورت ہے منجملہ اُن گوہرون کے
جو سمندر سے نکلے تھے روزی کا فراخ کرنا اور نعمت اور عیش کا ایزاد
کرنا اُسکے تعلق ہے اور جہان کہین دولت ہے اُسی کے فیض سے ہے) اور
یہ رانی نہایت ہی راجہ کی رضاجو تھی اُسکی خوشی مین خوش اور اُسکے
رنج مین رنجیدہ اور ہر حالت مین راجہ کے حکم کی تابع اور مزاجدان
تھی الا غصہ کی متحمل نہ تھی اور بہت اُس سے ڈرتی تھی ایک بار لیلا
رانی نے فکر کی کہ راجہ جان سے بھی زیادہ پیارا ہے کچھ ایسا ہو کہ وہ
ہمیشہ جیتا جاگتا اور جوان رہے اور مین بھی اسیطرح اُسکی خدمت مین رہون
مدام اُسکے دل مین یہی سوچ رہتا اور اس ارمان کے پورا ہونے سے

[1] ایک پرند خوبصورت ہے تالابی اور دریائی کہ ملک ہند مین ہوتا ہے ١٢ [2] لچھمی یہ روحانیہ موکل اور
رب النوع دولت کی ہے اور یہ روحانیہ حسن و جمال مین ضرب المثل ہے اور صفات بشن سے
یعنی صفت ربوبیت سے پہلے اسکی تفصیل آچکی ہے ١٢

اُداس رہتی لیکن اِس بات کا اُسے عشق سا ہو گیا تھا راجہ کے بدون
اطلاع آزمودہ کار بزرگ اور عالمان باعمل کی خدمت مین آتی جاتی
اور سب کسی سے اپنے درد کی دوا اور تدبیر پوچھا کرتی سب یہی
جواب دیتے کہ دولت اور بزرگی کوئی چاہے تو محبت اور ریاضت سے
ہاتھ آسکتی ہے لیکن جو آرزو تیری ہے کسی طرح نہین حاصل ہوسکتی چونکہ
لیلا رانی کو اِس تمنا کی فکر تھی یہ باتین اُسکے خیال مین نہ آئین اور
مطلب کی جستجو سے باز رہتی اب اِس فکر مین پڑی کہ جو راجہ سے
مین پہلے مرجاؤن تو چھٹی ہے اور جو راجہ پہلے مرے اور مین جیتی رہون
تو ایسی تدبیر کرون کہ راجہ کی روح میرے گھر سے باہر نہ جانے اور
اُسکی لاش پر اپنی نظر رکھے تاکہ اُسکی نظر کے اثر سے راجہ کا بدن
نہ بگڑنے پائے اور جوڑ توڑ اُسکے بکھرنے نہ پائین اور مین ایسا کرون
کہ روح اُسکی مرنے کے بعد اُسکے بدن مثالی مین رہکر میری طرف نگاہ
کرتی رہے اور مین اُسی قدر مین خوش رہونگی لازم ہے کہ اب اسی
کی فکر کرون اور کل جو حادثہ پیش آئے اُسکا آج ہی علاج کرون
اور دیبی[1] کی پوجا ضروری جانون جسکا کام ہے کہ معرفت بخشے اور اُسکو

---

[1] یہ دیبی سرستی کو آئندہ کہیگا دیبی روحانیہ کا کام ہے اور سرستی قوت ذکا کی موکلہ ہے اور روحانیہ عالم کبیر مین عقل کل کے توابع سے ہے اور یہ جو کہا کہ معرفت کا عطا کرنا اُسکا

رضامند اسقدر کرون کہ معرفت تک مجھے پہونچا دے اسواسطے کہ
اس بڑی عطیہ بغیر کوئی پیری اور موت کی بلا سے رہائی نہین پاتا یہ
ارادہ کر بدون راجہ کی اطلاع سرستی کی پوجا کرنے لگی اور ریاضت
اور تپشیا مین مشغول ہوئی اور تین روز گذرتے تو کچھ کھا لیتی اس
طریقہ سے چار سو دن مین تھوڑا کھانا کھایا ازانجا کہ یہ محنت اور
مشقت شوہر کی خیرخواہی کے لیے تھی جو عورات کی بہتر عبادت
ہے سرستی تھوڑی مدت مین اسپر مہربان ہوئی اور اپنے دیدار
سے اُسے مشرف کیا اور کہا لڑکی مین تیری محنت اور ریاض سے بہت
رضامند ہوئی اب جو مطلب اور آرزو تیری ہو مجھسے مانگ کہ تیرے لکو

یہ کام ہو واقعی ہے اسواسطے کہ وہ تمام نفوس مدرکہ کے ادراک کی مددگار ہے اور تمام
اذکیا کی مبدء ذکا ہے اُسکی عنایت اور امداد بغیر معرفت کو کس طرح کوئی پہونچے اور
اُسکی پرستش یہ ہے کہ کم کھانا اور حسی لذات سے پرہیز کرنا جیسے کہ آئندہ اس استان
مین ذکر کریگا اسواسطے کہ نفس کا تزکیہ اسکی حضوری کا باعث ہے جسقدر نفس کدورات
جسمانی سے پاک ہوگا عقل اور ذکا زیادہ روشن اور ادراک اسکے صاف تر
ہونگے نفوس کے حقائق غیر محدود کو بجز اشراقین اور صوفیہ کے نہین جان سکتے
اسلیے جسقدر نفیس اور خبیث اس عالم مین ہین ہر ایک جزو کا مبدء ایک
نفس عالم قدس سے ہے اور نفیس و خبیث اور خیر و شر کا امتیاز ہمارے
اعتبارات وہمی سے ہے نیک و بد کی آئینہ داری کرے ہے امتیاز بہ کثرت تعداد
منفعل ہو گیا پلید اور کیا ہے پاک ۱۲

خوش کرون اور تیری آنکھین اُس سے روشن ہون لیلا رانی نے پہلے
تو سرستی کو بہت سراہا اور کہا اے میری اور تمام جہان کی مادر مہربان
پیرانہ سالی اور موت جسکی گرمی کی برداشت آدمی کو نہین اسکے حق
مین تو چاندنی ہے اور نادانی کی اندھیری جسمین زندگی موت برابر ہے
اُسکے لیے تو سورج کی کرن ہے تجھسے مین دو چیز مانگتی ہون ایک تو
یہ ہے کہ راجہ کی روح مرنے کے بعد نہ میرے گھر سے باہر اور نہ دوسرے
بدن مین جائے دوم یہ کہ جب کبھی تمسے میرا کام ہو اور تمھارا
دیدار چاہون اُسکی سعادت حاصل ہو سرستی نے اُسکی عرض
سُنکر فرمایا کہ دونون مطلب ہمنے تجھے بخشے اور یہ بشارت اُسے
دیکر پھر عالم غیب کو چلی جہان سے آئی تھی جسطرح لہر دریا سے اُٹھے
اور پھر دریا مین غائب ہوجائے لیلا رانی یہ خوشخبری سُنکر
ایسی خوش ہوئی کہ گویا آبحیات اُسپر برسا اور جب ایک مدت دراز بعد

یعنی عالم محسوسات سے قطع تعلق کرے اور محسوسات سے تعلق ٹوٹنے تک لا محالہ
طرح طرح کے اجسام مین اخلاق مکتسبہ کے موافق سیر کرتی پھرے گی یہ بھی نفس
ناطقہ کے کمالات ذاتی سے ہے کہ جس چیز کا ارادہ اور خواہش کرے وہ مہیا اور
موجود ہوجائے مولانا جامی کا قول ہے ؎ گر گل گذرد بخاطرت گل باشی ✤ ور بلبل
بیقرار بلبل باشی ✤ تو جزوی و حق کل ست گر روزے چند ✤ اندیشۂ کل پیشہ کنی
کل باشی ۱۲ ترجمہ سابق ہوچکا ہے ۱۲

راجہ کی اجل آپہونچی لیلارانی مارے رنج اور غم کے ایسی زار ونزار ہوگئی
کہ نیلوفر بن پانی اور سارس جوڑی بغیر ہوا ور راجہ کی جدائی سے
ناطاقت ہوگئی اور ستی ہونا چاہا اس درمیان سرستی اُڑتی آئی
اور چلائی لیلارانی سُنکر خوشوقت ہوگئی جیسے حوض کی مچھلیان
پانی سوکھنے سے قریب مرگ ہون اور ایک ہی دفعہ مینھ برسے اور
پانی سے حوض لبالب ہو جائے سرستی نے کہا لڑکی جان چھوڑ دے
اور صبر کر راجہ کی تلاش اپنے گھر پھولون مین رکھ چھوڑ کہ نہ پھول مُرجھا وینگے
اور نہ راجہ کا بدن بگڑیگا اور روح اُسکی منہ سے باہر نکلیگی بہت جلد
تیرے شوہر کو بڑی ناز و نعمت اور جاہ و دولت ہوگی لیلارانی
نے سرستی کی ہدایت کے موافق راجہ کا بدن پھولونمین رکھ چھوڑا اور

لیلا نمود و نمائش نیرنگ کو کہتے ہین اور یہان راجہ کی عورت کا نام ہے اس داستان رمز
آلود کا نفس مطلب ظاہر نہین ہوتا اور سری بسشٹ نے خاطرنشان ہونا حقیقت
اثبت پر کرن یعنے باب کا شروع کیا اور عالم کا ظہور اپنی داستان پیرا چند مین
اپنے کو حوالہ کیا ہے اور جو کچھ سیاق بیان سے میری خاطر مین گذرتا ہے اُسکی
گذارش کی لیاقت نہین رکھتا اور ایسے پوشیدہ حقائق اور دقائق کو بجز پردہ
داستان کے ادا نہین کر سکتا او کیا اپنے ادراک سے دریافت کرینگے
اور اگر ان اسرار کا بیان تقریر صریح سے ممکن ہوتا کہ داستان آئین نہوتو
ایسا بڑا عارف اس پردہ مین کیون کہتا ۱۲

اُسکی خبرداری کرتی رہی جب دیکھتی کہ راجہ جیتے آدمی کیطرح سویا
ہوا چپ اور بے حس و حرکت ہی تو غمگین ہوکر ابر نیسان کی طرح زار
قطار روتی اور آنکھون سے موتی کی سی لڑی آنسو برساتی اور
سورج کی سی زرپاشی کرتی اُسکے دل کا گھر صبر کے اسباب سے
خالی ہوگیا اور آرام و چین بالکل جاتا رہا اور اپنے بدن کو جیسے
گھاس کے تپتے جلتے پانی مین پایا اور اپنے آپکو تصویر کیحالت دیکھا
دوسری بار سوز اور گداز سے نہایت عجز اور نیاز کے ساتھ سرستی کو
بلایا اور اُسکے سامنے بہت روئی دھوئی اور کہا راجہ میرا کہان ہی اور
کیا کرتا ہی اور اُسکا کیا حال ہی مجھے اُس تلک پہونچا دو کہ اب جینا میرا
مرنے سے بدتر ہی۔ سرستی نے جواب دیا کہ جبتک نربکلپ سمادھ
کثرت کے ساتھ نکروگی تمھین راجہ نہ ملیگا۔ (نربکلپ سمادھ ایک مشاہدہ ہی (ایک قسم کا مراقبہ ہی)
کہ مَن اور بُدّھ کی جنبش سے باہر ہی اور اُسکے حصول کی یہ راہ ہی
کہ آکاس تین قسم ہی (تحقیق) چد آکاس مَن آکاس بھوت آکاس اور مَن کو
آکاس اسلیے کہتے ہین کہ آکاس کی سمائی اُسمین ہی اور برہم کو آکاس
اسلیے کہ آکاس کے مثل بیاپک یعنی محیط تمام کائنات کا ہی پس آکاس کا
لفظ بھوت آکاس کے لیے بنایا گیا اور برہم آکاس اور مَن آکاس کو تشبیہ کی
مناسبت سے کہتے ہین اور مَن آکاس اور بھوت آکاس گو برہم کو نہین پہنچتے اور

یہ لاکھہ دفعہ اِن دو اکاس سے لطیف ہی اور سب پر محیط اور سب سے لطیف ہی چد آکاس ہی اگر سب سنگیا یعنے خیالات کو چھوڑ چد آکاس مین ڈوب جاے سرب آتمک کا مقام نجھے ملے اور سرب آتمک سے روح کلی مراد ہی اور کوئی اس مقام پر نہین پہونچتا جب تک اپنے آپ اور کل کائنات سے قطع تعلق نکرے اور میرے ارشاد اور تربیت سے جلد اس مقام پر پہونچ جائیگی جب سرستی یہ باتین کہہ چکی اور چلی گئی لیلا نے مشاہدہ مطلوب حقیقی کی راہ نہایت آسانی سے بلا محنت پائی اور دم بھر مین بدن چھوڑ آسمان کی طرف اُڑی جسطرح چڑیا آشیانہ چھوڑ پرواز کرے اور وہان اپنے راجہ کو تخت پر بیٹھے دیکھا اور روے زمین کے تمام راجہ اسکے سامنے قطار باندھے کھڑے ہین اور راجہ کے گھر مین چار دروازے مین پورب کا دروازہ پنڈت زاہد اور عارفون کے لیے پچھم دالا راجاؤن کے لیے جو نوکر تھے اُترھائی دروازہ پر ہاتھی گھوڑے اور سب سواریان موجود دکھائی دروازہ پر حسین عورتین ہر طرف سے گاتی اور ناچتی تھین لیلا رانی نے اُس گھر مین اپنے سب بچے بالے لونڈی غلام اور نوکر چاکر دیکھے اور اُس سرزمین کے چھوٹے بڑے پہاڑ اور شہر معائنہ کیے اور راجہ سولہ برس کے سن کا نظر پڑتا تھا اور ضعف اور بڑھاپے کا پتا بھی نہین

جو مرنے کے دم تک تھا لیلا یہ مراتب و دولت دیکھکر حیران ہوئی اور
اُس گھر سے مین داخل ہوئی جو اُسکے محل کی صورت تھا اور سرستی کو
یاد کیا اور اُسکو موجود پایا تخت پر بیٹھے ہوئے اُسکے سامنے آپ کھڑی
ہوکر بولی کہ راجہ شہر۔ پہاڑ اور دریا کے احوال اور عجائب غرائب
چیزون کے معائنہ سے ہر چند معلوم ہوا کہ یہ سب وہم اور خیال ہی
بلکہ وہ عالم کہ پیشتر جہان ہم اور راجہ تھے اور اُسے موجود جانتے ہوے
تھے اسی عالم کی مثال وہم اور خیال تھا لیکن آپ سے پوچھتی ہون کہ یہ دانستگی
اور دریافت میری واقعی ہی یا نہین سرستی نے جواب دیا کہ جو تونے
دیکھا یہان یا وہان جیسے تونے جانا اور کہا سب وہم وخیال ہی
ہرگز وجود خارجی اُسکو نہین اور راجہ کو جس طرح تونے دیکھا
کہ مرنے کے بعد راج کرتا ہی اگر تو حقیقت اُسکی اور اپنی پہلی
پیدایش کی سُنے تو اور زیادہ اچنبھا ہو اور یقین جواب تجھے اُسکا
حاصل ہو اکہ دکھاوٹ کی چیزین سب وہم وخیال ہین وہ زیادہ تر ثابت
اور راسخ ہو جائیگا لیلا بولی کہ ہماری پہلی پیدایش کسطرح تھی
بیان فرمایئے سرستی نے کہا کہ چداکاس مین ایک سنسار منڈپ ہی
یعنی ذات مقدس الٰہی کے آئینہ مین ایک عالم نمودار ہوا کہ گھر کے

سنسار کے معنی عالم اور منڈپ گھر معنی ترکیبی مجموعہ خانۂ عالم ہی ۱۲

نام سے اسکو کہتے ہین اور یہ برہمانڈ کی طرف اشارہ ہے جس طرح
آسمان سبز رنگ سب عالم کو محیط ہے یہ گھر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک
باغ کے درمیان واقع ہے ہر طرف ہرے درخت سایہ ڈالے
ہوئے ہین سمیر پہاڑ اُس گھر کا ستون ہے اطراف کے راجاؤن کی
رانیان نقش انکی تصاویر کی ہین اور صاحب خانہ ایک برہمن ہے قدیم
زمانے کا جسکے لڑکے بہت ہین اور یہ برہما کی طرف اشارہ ہے اور
ہر طرح کے جنات اور انسان اور فرشتے اپنا مطلب حاصل کرنے کو اُس گھر
مین آتے جاتے ہین اور وہان کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ کے
دامن مین جسکا نام ایک گھر تھا ایک گانو ہے کر ام نام ایک برہمن
اُس گانون کا باشندہ تھا کہ نہایت آرام وچین سے بسر کرتا تھا اور اُسکے
پاس دولت اور سامان نوکر چاکر اور رفیق رفقا اور دودھ کی گائین
کثرت کے ساتھ تھین اور مہمان مسافر کی خدمت اور ضیافت
کرنا اور تمام مراتب مین بسشٹ کے لگ بھگ تھا اور اُسیکا ہمنام
اور وہ مراتب یہ ہین دینداری دولتمندی بزرگی عمدہ پوشاک
بڑی عمر اور نیک کام عوام کی سرداری خواص کی قبولیت اچھا سلوک
اور علم بہت تھا اُسکی ایک قبول صورت بی بی تھی جیسے بسشٹ
کی بی بی وہی نام ارندہتی اور اُسی کی سب بو باس اور صفات

اُسمین تھے۔ ایکدن وہ برہمن ایک پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھا تھا جہان بڑے
درخت رعنا قدکشیدہ کثرت سے تھے اتفاق سے پہاڑ کے نیچے
ایک راجہ کو دیکھا کہ اپنے فرزندون کے ساتھ شکار کو جاتا تھا ہاتھی
گھوڑے سواری کی ہلین چتر اور نشان ساتھ تھے برہمن بولا کہ
راجائی بھی عجب درجہ ہی کہ اُسمین سب خوبیان ہین اور عالم کے چو طرفہ
حکم حاصل ہی کاش مجھے بھی یہ درجہ ملتا اور اچھی اچھی صورت کی
عورتین میری مصاحب ہوتین بعد اسکے ہمیشہ یہ ارمان اُسکی
خاطر مین رہتا اسکے سوا اور کوئی مطلب نہین اُسکا دل مدام اُس آرزو
کا دیوانہ اور فریفتہ رہتا اور اپنی اوقات کو رات دن بیداری اور
خداپرستی سے آباد رکھتا اور کوئی دقیقہ عبادت کا فروگذاشت
نکرتا تھی کہ چمن اُسکی جوانی کا بوڑھاپے کی آندھی سے برباد ہوگیا اور
اُسکی عمر کا پھول سفید بالون کے آنے سے خشک اور مُرجھایا ہوگیا
جیسے نیلوفر[۱] برف کے گرنے سے ہوجائے جسوقت کہ اُسکی زندگی
کا سورج غروب کے قریب ہوا برہمنی اُسے دیکھ بہت ملول ہوئی اور
وہ تیری طرح ای لیلا رانی میرے پاس التجا لائی اور درخواست
کی کہ جسوقت میرا شوہر مرے کچھ ایسا کیجیے کہ جان اُسکی میرے گھر سے

[۱] یعنی جسطرح کہ نیلوفر برف گرنے سے مُرجھا جاتا ہی ۱۲

باہر نجا سکے مین نے اُسکی التماس قبول کی اور اُسکے مطلب پورے
ہونے کی بشارت دی بعد اُسکے برہمن مرگیا اور روح اُسکی گھر سے
باہر نہین گئی اور اُس گھر کی ہوا مین متمکن ہوئی اور چند ایام مین ایک
بدن سے تعلق پا کر راجہ ہوگئی۔ اور اُسکی عورت کا کلیجہ شوہر کے
ماتم سے پاش پاش ہوگیا اور مرگئی مرنے کے بعد اپنے شوہر کے
ساتھ جو راجہ ہوا تھا محشور ہو کر اُسکے ازدواج سے خوشوقت
ہوئی اور برہمن کا مردہ گھر مین پڑا ہوا اور اُسکو مرے آج آٹھوان
دن ہے اور لڑکے بالے اور لواحق اور توابع اُسکے مال اسباب سمیت
اُس گھر مین جون کے تیون ہین اور برہمن جو مرنے کے بعد راجہ ہوا
تیرا شوہر تھا پدم نام اور تو وہی اَرُندھتی اُسکی عورت ہے اور اُسنے
ہزار برس سے زیادہ راجائی کی اور تو اُسکی رانی تھی بڑی چاہ
اور محبت کے ساتھ جسطرح مہادیو اور پاربتی ہون پس سمجھنے کی بات
ہے کہ جیسے پہلا واقعہ کہ مُردہ برہمن نے آٹھ روز مین ہزار سال راجائی
کی بالکل وہم اور بھرم[1] تھا یہ ماجرا بھی کہ اپنے گھر کے آکاس مین شہر اور
مکان تو نے دیکھا اور راجہ کو جسکا جسم مردہ پھولون مین رکھا ہے راجائی
کے تخت پر بیٹھا تو نے دیکھا اور چار دروازہ اُسکے گھر کے مین

[1] دونون الفاظ مترادف ہین بھرم یعنی دھوکھا ۲،

اور ہر ایک دروازہ مین کچھ اور ہی ہنگامہ اور ہی عالم مجھے نظر آیا سب وہم اور خیال ہی جسنے وجود کی بو اس نہین پائی لیلا نے سرستی سے کہا آپ کی یہ باتین میری عقل مین نہین آتین انکی تصدیق مین کیونکر کرون ہر گاہ بسشٹ برہمن کی جان تمھاری دعا کے سبب گھر سے باہر نہین نکلی اور ہم یہان پر ہین پھر کیونکر صحیح ہو کہ مین اور راجہ کہ میرا شوہر ہی وہی ارندھتی اور بسشٹ برہمن ہین اور اگر کہیے کہ تم اور راجہ دونون اس مدت مین اُسی برہمن کے گھر مین ہو اور وہان سے باہر نہین آئے ہو تب بھی ٹھیک بات نہین ہوتی اسواسطے کہ یہ عالم وسیع اور زمین فراخ اور اونچے نیچے پہاڑ اور چھوٹے بڑے دریا کہ ہم دیکھتے ہین یہ سب بسشٹ برہمن کے ایک مکان مین کس طرح سمائے جیسے کوئی کہے کہ ایراپت اندر کا ہاتھی دانہ رائی کے ایک گوشہ مین بندھا ہی اور سمیر پہاڑ نیلوفر کے بیچ مین در آیا اور زنبور سیاہ کا بچہ اُسے نگل گیا۔ دیبی بولی کہ مین نے خلاف واقعی تجھسے نہین کہا اُس برہمن کی روح ابھی گھر سے باہر نہین نکلی اور یہ عالم جو اُسکے گھر کی ہوا مین تو دیکھتی ہی اور دریا۔ پہاڑ۔ شہر۔ اور گانون۔ اور راجائی۔ اور دھن دولت ایک صورت موہوم ہی اور نمود بے بود بلکہ درحقیقت ایک خواب ہی

جو تو دیکھ رہی ہی اگر تو کہے کہ ہرگاہ راجہ وہی برہمن ہی اور مین بھی رندھتی
اُسکی عورت ہون تو یہ قصہ ہمین کیون نہین یاد آتا جواب یہ ہی
کہ وہ دوسرا عالم تھا یہ اور عالم ہی اگر کوئی ایک عالم سے دوسرے
عالم مین جاکے پہلے عالم سے جو دیکھا سُنا ہو کبھی کبھی فراموش ہوجاتا
ہی جس طرح عالم خواب مین کوئی چیز عالم بیداری کی نہین یاد آتی اور
یہ عالم جسمین بالفعل تونے صورت وجود پائی اُس عالم کی مثال ہی
جسکی صورت خیال مین بندھ جاتی ہی اور بڑے پہاڑ کے موافق ہی
کہ آئینہ مین دکھلائی پڑتا ہی - لیلا بولی ای بسشٹ جی آپ نے فرمایا کہ بسشٹ
برہمن کو مرے آٹھ دن ہوئے اور ہم دیکھتے ہین کہ ہزار سال بلکہ زیادہ
گذرے کہ ہمارا راجہ راجائی کررہا ہی یہ کسطرح ہی بسشٹ جی نے جواب دیا کہ
جس طرح ایک گھر کی ہوا مین ایسا وسیع عالم سماگیا اسیطرح تھوڑے
زمانے کے اندر بہت زمانہ بھی گنجائش پاگیا اور نیز تیرا معائنہ ایک خواب
دراز ہی جو دیکھ رہی ہی اور یہ سب وسعت اور دستگاہ عالم خواب کا
تقاضا ہی جیسے کوئی تھوڑی دیر کے خواب مین دیکھتا ہی کہ سالہا سال
گذر گئے اس قسم کے عجائب غرائب خواب کے عالم مین بہت دیکھے ہیں
مین ای لڑکی حقیقت اسکی کہ وہم سابق فراموش ہوگیا اور

بسشٹ برہمن بزرگ کو کہتے ہین اور اکثر صاحب کو اور آخر مین یائے تانیث ہی یعنی صاحبہ بزرگ ۱۲

وہم حال پیدا کیا حقنہ مجھے سُنو جب روح جزئی کے وہان ادراک مین تلخی
سکرات موت اور شکستگی موت مقتضائے طبیعت سے وارد سے بیہوشی
جاتی ہو تو وہ احوال ماضی کو بالکل بھول جاتی ہی اور جب عالم مین ہمانی
ہی اپنے آپ کو جسم جدید کے تعین مین متعین دیکھکر کہتی ہی کہ مین اس باپکا
بیٹا ہون اور یہ میرے بھائی اور یہ میرا گھر ہی اور زمین اور باغ
میرا ہی اور جو بعضی ارواح نے ذاتی استعداد اور ریاضت
کی صفائی اور مرشد کامل کی امداد سے کُلیت اور جامعیت
حاصل کی ہو اور اُسکی نسبت اشیا اور اضداد اشیا سے یکسان ہوگی
ہو تو وہ واقعات پچھلے نہین بھولتی بلکہ آیندہ کے احوال بھی حدت
نظر کے سبب اپنی عین ثابتہ کے آئینہ سے ملاحظہ کر لیتی ہی لیلا نے
کہا ای بسشٹ ایک عالم وسیع آپ نے مجھے دکھلایا اور علم عظیم عطا فرمایا
مجھے امید ہی کہ یہ علم آپ کے انفاس متبرک کی بدولت اور عشق کی کثرت
اور استعمال سے میرے باطن مین قرار پکڑے اور ٹھہر جاے اب تین بسشٹ
برہمن کے مکان دیکھنے کی آرزو مند ہون مہربانی فرماکر مجھے دکھلا
دیجیے دیبی نے کہا جب تلک یہ کثیف بدن نہ چھوٹ جاے اور
لطیف بدن تیری سواری نہ بنجاے وہان تو نہین جاسکتی اور جب
تو ایسی ہو جاے ہم تم ساتھ اُسکے گھر برہمن اور برہمنی کی ملاقات کو جائینگے

اگر تو کہے یہ بدن کسطرح چھوڑ دون کہ اُس مقام کے دیکھنے کا مانع ہی
تو مین کہتی ہون کہ تمام جہان جس تفصیل سے تو دیکھتی ہی صورت شکل
نہین رکھتا وہ درحقیقت سب حق ہی کہ اپنے وہم سے تو نے اسکی
ایک شکل مقرر کی ہی مثلاً سونے کو انگوٹھی قرار دیتی ہی اگر خوب
نگاہ کرو اور حقیقت کو پہونچو تو سونے کے سوا کوئی چیز دوسری
موجود نہین پس جو چیز کہ وہم محض ہی اُسکا چھوڑ دینا کیا بڑی بات ہی
ای لڑکی یہ ریاض اور مشقت کا کام ہی اور ابھی تو نے اپنے تئین اُس سے
نصیف نہین بنایا حقیقت آتما مشاہدہ تجھے کیونکر ہو عارف لوگ
محنت اور ریاضت کی بدولت اُس مقام کو پہونچے ہین اور بدن بھی
حقیقت مین لطیف ہی اُسے بھی تو نے اپنے وہم مین کثیف قرار دیا ہی
تیری نادانی باسنا یعنی خطرات کے سبب سے ہی اور تین صفت جنکی مظہر
تمام کائنات ہی ایک ستوگن ہی دوسری رجوگن تیسری تموگن اے عفیفہ
تو اپنے پاک بدن کو جو کثیف [قوت ملکی ۱۲] خیال کیے [قوت بہیمی ۱۲] ہوئے ہی یہ باسنا [قوت سبعی ۱۲] کا اثر ہی
کہ پچھلی دو صفت کے ساتھ ظاہر کیے ہوئے ہی جب ان دونون صفتکو باسنا
سمیت تو اپنے سے دور کرے اسی کثیف کو لطیف دیکھیگی اور
جیون مکت پائیگی اور پیشتر اس سے کہ تیری معرفت کا
چاند پورا ہو [مرتبہ فنا فی اللہ ۱۲] اگر تو چاہے کہ برہمن اور اُسکے مکان کو دیکھے اپنے

کثیف بدن کا تصور چھوڑ دے اور ساتھ میرے آ لیلا نے کہا اول
یہ فرمائیے کہ ابھیاس یعنی مداومت شغل اس کام کی کیونکر ہی اور
مطلب حاصل ہونے کی نشانی کیا ہی اور فائدہ اسکا کیا ہی سرستی نے
جواب دیا کہ حق کا یاد کرنا اس طریقہ سے جو استاد مرشد نے تجھے
تلقین کیا ہو اور علم الٰہیات اسکی تصدیق کرے اور اسکو تیری
عقل دلیل واضح سے قبول کرے اسکی مداومت ابھیاس کی
حقیقت ہی اور آراستگی عقل کی صفت ستوگن کے ساتھ اور ترکیہ اسکا
رجوگن اور تموگن سے اسطرح کہ دل تیرا نورانی ہوجاے اور براگ
رس یعنی محبت کی لذت پاکے اور رائی مرئی کو تو جانے کہ نہ تھا
اور نہ ہی اور نہ ہوگا اور عقل نقل سے اس انست کو قوت دے
یہ نشانی حقیقت اور درستی ابھیاس کی ہی اور اسکا جاننا کہ من تو
اور محسوسات ہرگز عدم سے وجود مین نہین آئے اور ہستی کی
بو باس بھی ہمارے دماغ مین نہین پہونچی یہ ثبات اور پختگی کام ابھیاس
ہی اور دل کی خواہش کا جاتا رہنا اور خاطر کی رغبت اسطرف کہ یہ
لیجیے اور وہ چھوڑ دیجیے ابھیاس کا پھل ہی بسشٹ فرماتا ہی کہ اے رامچند
سرستی اور لیلا رانی دونون ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر ایک ساعت

توحید کا ملکہ کرنا حضرات صوفیہ کے موافق اور وجود وغیرہ کا اندیشہ دور کرنا ۱۲

جسم بیحرکت اور دل بیخواہش کے ساتھ مراقبہ مین بیٹھین اسکے بعد
سرستی جسم مثالی اور لیلا جسم وہی چھوڑ دونون آسمان کو اڑ گئین
وہان ہوا پائی تو صاف اور میدان دیکھا تو نہایت کشادہ کہ
ٹھنڈی ہوا مہکتی ہوئی چل رہی تھی اور کاملین کی ایک جماعت سے
ملین جنکو سدھ کہتے ہین اور آسمان مین جو گنگا ہی دیکھی کہ دونون
طرف سے ہوا اسکو سنبھالے ہوئے تھی ایک طرف نارد وغیرہ منیشر کہ
دیولوک کے گوئیے ہین راگ گا رہے تھے اور دیبیان گا رہی ہین
اور پھنیان ناچتی پھرتی ہین اور ابر جو روز قیامت کی بارش کے
لیے مقرر ہی وہان اتھر ہو ہو کے مثال برسنے اور گرجنے سے بے اثر تھا
اور لاکھ لاکھ جوجن ظلمت اور لاکھ جوجن نور کو معائنہ کیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ
بہت آگ روشن کی ہی یا سورج نکل آئے ہین اور تینون لوک اُس آکاش مین
جیسے جیت پھل مین کیڑے ہوتے ہین (اور جیت پھل یعنی گولر ایک میوہ ہی
جسمین سے جیتے کیڑے بہت نکلتے ہین) پھر لیلا اور سرستی واپس
زمین پر آئین اور بسشٹ برہمن کے گھر کو دیکھا کہ کہرام سے الٹ پلٹ
ہوگیا تھا جیسے وہ درخت جسپر بجلی گری ہو چونکہ لیلا نے سرستی کی امداد
اور ارشاد سے ست سنکلپ حاصل کی تھی (ست سنکلپ سے مراد قدرت
کاملہ ہی کہ جو چاہے کرے جسطور چاہے ویسی ہی ہوجائے و جہان چاہے جا سکے)

اُسنے چاہا کہ گھروالے ہمکو دیکھین یہ ارادہ کرتے ہی دونون عورت کو ارباب
خانہ نے دیکھا اور اُنکے نور سے گھر جگمگا گیا اور بسشٹ برہمن کے
بڑے بیٹے نے اُنکا اعزاز و اکرام کیا اور آداب و تواضع بجا لائے
اور قدمون پر اُنکے پھول نچھاور کیے اور کہا اے دیبیو اس گھر مین دو
مرد عورت قوم برہمن بڑے بزرگ اور عالی نسب رہتے تھے اپنے
خاندان کی حفاظت کرتے تھے اور ہم چیلون کو کھانا کھلاتے اور
مہربانی کرتے تھوڑے دن ہوے کہ دو بیٹے اور خاندان گھر اور
گھر کا اسباب چھوڑ دوسرے عالم کو سدھارے اور ہمین اُنکے
مرجانے سے اسقدر رنج اور غم پیش آیا ہے کہ تینون لوک ہماری نظر
مین سنسان اور آسمان ماتمی لباس پہنے معلوم ہوتے ہین اور
سورج قیامت کی آگ اور چاند برف معلوم ہوتا ہے اے دیبیو کچھ
مہربانی کرو کہ اس رنج و غم سے ہمارا نکاس ہو بزرگون کا دیدار خالی
فائدہ سے نہین جاتا لیلا نے بڑی مہربانی سے لڑکے کے سر پر ہاتھ
پھیرا اُسے اور تمام خاندان کے آدمیون کو ماتم سے نکالا پھر دونون
عورت اُن لوگون کی نظر سے الوپ ہوگئین سرستی نے کہا لیلا
جو کچھ دیکھنے کے قابل تھا وہ تو نے دیکھا اور عالم کا وہم و خیال ہے
جو کہا تھا وہ بھی تو نے معائنہ کر لیا اور خدائے عزوجل کی قدرت کا

کمال بھی مشاہدہ کیا اب تو کیا چاہتی ہے لیلا بولی کہ جسوقت مین راجہ
پدم کے منڈپ مین گئی جو صورت مثالی کو جسمانی بناکر راجائی کرتا تھا
وہان کسی نے مجھے نہین دیکھا اور یہان لڑکے اور گھر کے سب مجھے
دیکھتے تھے یہ تفاوت کس سبب سے ہے دیبی بولی کہ تب تجھے
ستسنکلپ کا مرتبہ نہ تھا اب جو تو اس مقام کی مالک ہو گئی ہے اسکی
خاصیت ہے کہ جو تو چاہے اور خیال کرے فوراً ویسا ہی ہو جاویگا
چونکہ یہان تو نے چاہا کہ گھروالے مجھے دیکھین تو دیکھا اب جو راجہ کے
منڈپ مین تو جاے اور چاہے تو سب تجھے دیکھینگے اور وہ راجہ اور تو
نورانی ہو گی لیلا بولی کہ آپ کی برکت صحبت سے مین صفت تموگن کے لینے
سبھی چھوڑ رجوگن مین رہ گئی اور ستوگن کے مقام تک نہین پہونچی

ستسین مہملہ کے زیر سے سچ اور حق سنسکرت کی زبان مین ہے اور سنکلپ ارادہ
اور نیت و دل کے خطرات کو کہتے ہین اصلی معنی ستسنکلپ کے یہ ہین کہ چونکہ تو نے
تئین غیر جانتا تھا اور وحدت حقیقی سے اور اپنی نسبت سے جو تجھے وجود حقیقی
کے ساتھ ہے آشنائی نہ تھی خیال تیرا واقع مین حق نہ تھا اور جبکہ اپنی وحدت
کی نسبت واحد حقیقی کی ذات سے کما حقہ حاصل کر لی تو یہی ستسنکلپ ہے
یعنی ارادہ اور نیت اور خطرات اور اندیشے دل کے سب سچ اور حق جو واقعی
تھے وہی ہوے پس جو شخص ایسے ستسنکلپ والا ہو عین حق اور تمام کامل
قدرت رکھنے والا ہے جو چاہے وہ ہو اراد و فقط کافی ہے ۱۲ اصطلاحات صوفیہ نفس کے
تعلقات اور تنزلات کہ جو انواع مختلفہ مین سیر کرتے ہین ۱۲ تمین نفس کبھی یا سبھی ملکی مین ہے ۲

اپنے تنزل کے آٹھ سو درجہ سے خبردار ہوئی یہ مطلب ہے کہ آٹھ سو بار
میری روح طرح طرح کے بدن سے متعلق اور نوع انسانی اور اقسام
متعلق بنا سخ ابدان ۱۲
اقسام کے حیوانات نباتات اور جمادات مین اُسنے گذر کیا ہے بعد
اُسکے سرستی اور لیلانے ارادہ دوسرے آکاس کے جانے کا کیا
اور جس گھر مین راجہ کا بدن پھولون مین رکھ چھوڑا تھا اُسمین داخل
ہوئین اور دیکھا کہ راجہ کی روح اپنے گھر کے آکاس مین ایک بدن سے
تعلق ہو کر راجائی کرتی ہے اور مدرونہ اُسکا نام ہے اور ایک اور راجہ
اُسکی لڑائی کو آیا ہے اور دونون کی فوجین جیسے دو دریا سے مواج

جو ایک صاحب ادب اور کرم کا ہے یعنی نفس ملکی اور سبعی قابل ادب کے ہے اور جلد ادب
کرنے والے کا ادب قبول کرتا ہے اور تمیز ادب سے خالی ہے جسکو نفس کہتے ہین
اور نفس بہیمی کا غلبہ تینون قوت مین ابہی سے قیاس ہو سکتا ہے کہ ہرگاہ اُسکا
وجود حکمت بالغہ الٰہی کے سبب بقاء شخصی کا باعث ہے لڑکا پیدا ہوتے ہی وہ
پستان مادر سے چاہتا ہے حالانکہ اُسکو تعلیم کسی نے نہین کی پس ظاہر ہے
کہ یہ قوت پہلے پہل ظہور کرتی ہے اور افلاطون کا ان دونون یعنی سبعی اور
بہیمی کی بابت یہ قول ہے انا هذه فتی بمنزلة الذهب فی اللین وانا ... وانا ملک
فی منزلة الحدید فی الصلابة والامتناع ترجمہ لیکن یہ نفس سبعی سونے کے موافق
ہے نرمی اور مڑ جانے مین اور یہ بہیمی لوہے کی مثال ہے سخت ہونے مین اور
قبول نکرنے مین چنانچہ لیلا کا بھی یہی قول ہے کہ تموگن یعنے سبعی کو چھوڑ کر جوگن
یعنے بہیمی مین رہی ہون اور ستوگن یعنی ملکی کو نہین پہونچی ۱۲

ہون مقابلہ پر تُلی ہوئی ہین تیر تلوار اور نیزہ سے جو ایک دوسرے پر ٹکرا رہے ہین ہزار ہا بجلیان[ع] چمک رہی ہین اور گرجتی توپون کی صدا سے دیوتا ایک آسمان سے دوسرے آسمان کو بھاگے جاتے ہین اور ہاتھیون کے پانون کی دھمک سے پانی[ع] زمین کا اُبلتا ہی[۱۲] [یہ مبالغہ شاعرانہ ہی ۱۲] اور بن سر کے دھڑ جا بجا مور کی طرح پرکھاکی ہوا مین ناچ رہے ہین اور مشہور ہی کہ جب دس ہزار آدمی ایک میدان مین قتل ہوتے ہین ایک بن سر کا بدن سیدھا کھڑا ہوتا ہی پس اس لڑائی مین اندازہ کرنا چاہیے کہ کسقدر آدمی قتل ہوئے ہونگے اور صبح سے شام تک طرفین کی سپاہ نے لہرون کی طرح باہم ایک دوسرے سے جنگ عظیم کی شام کے وقت دونون طرف کے وکیل آگے اور رات کا عذر پیش کیا اور اگلے دن پر لڑائی کا معرکہ موقوف رکھا راجہ مدیر[ع] و نہ نے رات کو وزیر اور امرا و صائب راے کے ساتھ نشست کی اور کہا دشمن بہت زبردست ہاتھ ایک بلا نہایت سخت پر آئی ہی ایسا کر کہ سپاہ کی

ع چونکہ ہندؤن مین نثر کا دستور نہین ہی اور علوم بھی نظم مین بیان اور جمع کیے گئے اسلیے استعارہ اور مبالغہ اور اغراق شاعرانہ سب جگہ استعمال کرتے ہین چنانچہ اس مقام مین کتاب پڑھنے والے کو معلوم ہوگا ۱۲ ع ابدرونہ نام ہی مگر صحیح لفظ معلوم ہونے سے نقطے نہین دیے گئے اور اس حکایت مین جو نام آگے ہین غالبا الفاظ بامعنی ہونگے کہ سنسکرت کا عالم اُس سے واقف ہوگا ۱۲

اُسکل پیدا ہوا اور نجات کی راہ نکلے پھر فکر اور بیقراری مین سو گیا اس درمیان سرستی اور لیلا راجہ کے خوابگاہ مین آئین راجہ جاگ اُٹھا جیسے مُردہ آبحیات سے جی اُٹھے یکایک دیکھا کہ دو عورت دو تخت پر بیٹھی ہین راجہ ہکا بکا ہو گیا کہ یہ کون ہین اور کس راہ سے آئی ہین اور اس محل مین کس طرح آسکین بڑے تامل بعد سمجھا کہ نوع انسان نہین دیبیان ہین نہایت حسن اور لطافت مین اُنکی تعظیم کے ارادہ خوابگاہ سے اُٹھا جیسے لشن سنگھ ناگ کی بیٹھ سے اور ہاتھ مین پھول لیا اُنکے سامنے نثار پیش کیا اور اُنکی مدح اور ثنا کر پھول اُنکے پانون پر چڑھا ور کیے سرستی نے خیال کیا کہ وزیر راجہ کی پیدائش کی حقیقت مشرح بیان کرے تا کہ لیلا جانے کہ مین اسی راجہ کی بی بی ہون سرستی نے راجہ سے کہا کہ اپنے وزیر کو حاضر کرو چنانچہ راجہ کے حکم سے وزیر حاضر ہوا اور دیبیون کو دیکھ تواضع تسلیم کی اُس سے سرستی نے پوچھا کہ راجہ تمہارا کس کا فرزند ہے اور کس طرح اور کب پیدا ہوا اور کتنے روز ہوئے کہ راج کرتا ہے وزیر نے جواب دیا کہ راجہ چھواگ کی نسل سے ایک راجا تھا کندر یہ نام جسکے ہاتھ ابر مثال سے روئے زمین سرسبز تھی اور اُسکی تلوار آبدار نے فتنہ اور فساد کا غبار بٹھا دیا اور اُسکی نسل سے ایک راجہ تھا صاحب کمال مبارک خصائل شیل رتھ نام باپ ہمارے راجہ کا اور والدہ اُسکی سمترا نام

اور یہ ماں باپ نیک طینت لاولد تھے اور اس تمنا کے بر آنے کے لیے
اکثر اوقات ریاضت کش پیرون کی زیارت کو جانے اور بہت کام
نیک کیا کرتے تھے کہ اُن امور خیر کی برکت سے راجہ ہمارا پیدا ہوا اور
جب دس سال کا ہوا شیل رتہ باپ راجہ کا راجگدی اُسے دیکر خود
عبادت کے لیے جنگلون مین چلا گیا اُسوقت سے یہ ہمارا نیکنام راجہ
راج کرتا ہے اور خیرخواہون کو دولت او رجاہ کے مقام پر پہنچاتا ہے
پھر سرستی نے راجہ کے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا تو اپنے تنزلات گذشتہ کو
یاد کر راجہ نے سرستی کی مہربانی سے سب تنزلات یاد کیے اور کہا مین
عجب حال دیکھتا ہون کہ میرے مرنے سے ایکدن گذرا اور ستر سال ہوئے
کہ مین راج کرتا ہون اور اس مدت مین جو کچھ کیا ہے دشمن کا مارنا ملک کا
لینا اور ملک کا بندوبست اور رعیت کی حفاظت شادی لڑکون کی اور
امداد یگانون کی یہ سب میری خاطر مین ہین سرستی نے کہا اے راجہ جب
اجل تمھاری آئی اُسی زمان اور مکان مین عالم کو دیکھا اور ستر برس اسطرح
گذر گئے کہ جیسے ایک ساعت کے خواب مین کوئی دیکھے کہ سو برس
بسر کیے اور اس مدت مین ایسا اور ویسا کیا اور حقیقت یہ ہے کہ تم نہ پیدا
ہوئے اور نہ مرے ہو اگرچہ تم شدھ گیان اور سرب آتک یعنی
معرفت خاص اور کلیت ذاتی کو نہین پہونچے ہو لیکن تھوڑی جنبش

جو تمھاری جان مین پیدا ہوئی اُس سے یہ تمام عالم تمھاری نظر مین
نمایان ہوا بس تم آپ کو اپنے اندر دیکھتے ہو یعنی جو عالم تمھاری جان کی
جنبش سے ظاہر ہوا اور تمھاری صورت کے پیارے ہین اپنے آئینہ
خیال مین دیکھتے ہو اور ناظر منظور ایک ہی ہین نادان آدمی بیداری کے
عالم مین پہاڑ۔ دریا۔ شہر۔ گانون۔ گھوڑے ہاتھی کو موجود جانتے
ہین اور اس سبب سے طرح بطرح کی محنت اور آزار پاتے ہین جسطرح بچہ
اپنی پرچھائین کو دیو سمجھکر ڈرتا ہی اور نہایت خوف سے مرنے کی حالت
پہونچ جاتا ہی اور ہرن چمکیلے ریت کو دیکھکر سوکھی زمین کو پانی خیال
کرتے ہین اور اُسطرف دوڑکر اپنے تئین رنج اور تکان مین ڈالتے
ہین جو نظر حقیقت مین رکھتا ہی وہ جانتا ہی کہ یہ عالم خواب کلان ہی اور
اہل عالم اپنا احوال دو قسم کا جانتے ہین بیداری اور خواب جو بیداری
مین دیکھتے ہین اُسکو موجود سمجھتے ہین اور جو خواب مین دیکھتے ہین اُسکو
موہوم قرار دیتے ہین اور محققین کی نظر مین خواب اور بیداری کے حالات
دونون ایک قسم کے ہین کوئی تفاوت اور اختلاف اُنمین نہین ہی اور
دونون خواب محض ہین اور یہ جو عالم بیداری مین چیزین ٹھہری معلوم

کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمان ماء حتی اذا جاءہ لم یجدہ شیئاً — ترجمہ جیسے چمکیلی ریت
چٹیل میدان مین کہ پیاسا اُسے پانی سمجھے جسوقت اُسکے پاس پہونچا تو کچھ نہ پایا ۱۲

ہوتی ہین اسکا اعتبار نہین اسواسطے کہ خواب مین جو کچھ نظر آتا ہی اُسوقت
ہرگز تصور نہین کرتا کہ مین جو دیکھ رہا ہون وہم اور خیال ہی بلکہ
اپنی آنکھین موجود جانتا ہی اور جاگنے کے بعد معلوم کرتا ہی یہ کہ وہ
حال وہمی اور خیالی تھا اسیطرح اس خواب کلان سے بھی جب جاگیگا
یعنی کمال معرفت کو پہونچیگا تو سمجھ جائیگا کہ جو کچھ پیشتر اس سے
دیکھا تھا سب وہم و خیال تھا اور یہی معنی ہین حدیث مشہور کے
کہ لوگ سب خواب مین ہین جب مرینگے تو بیدار ہونگے اور مرنا
جیون مکت کے معنی ہین اور عارف ایک مردہ ہی کہ زمین پر چلتا ہی
اگر کوئی اعتراض کرے کہ ان خوابون کا دیکھنے والا کون ہی وجود خارجی
اسکا ہی یا محض وہم ہی اُسکا جواب یہ ہی کہ اگر یہ دید صفت دل کی جیسا کہ
بیدانتیان یعنی صوفیہ کا مذہب ہی کوئی اشکال لازم نہین آتا کہ ایک موہوم
موہوم کو دیکھتا ہی اور اگر روح کی صفت ہی جیسا کہ نیایکان یعنے متکلمین کا
مذہب ہی تو بے اختلاط دل نہوگا اور روح اس دید مین بے استقلال
ہی ہرگاہ واسطہ اُسکی دید کا امر موہوم ہی یقین ہی کہ غلطی اور خطا کے سوا

اس سے اشارہ ہی عالم کی طرف جو وجود حقیقی کے ساتھ موجود نہین جسکا معائنہ خواب کے
مشابہ کیا امر موہوم سے اشارہ دلکی طرف ہی اسواسطے کہ وجود دل کی حقیقت کیا
ہی ایک حرکت ارادہ نفس ناطقہ کی ہی جو اپنی ذات کے تجرد اور تنزہ اور توحد سے
اپنے شہود اور تکثر کی جانب ہی اسیواسطے دل اپنی ذات سے وجود خارجی

نہوگا خصوصاً عوام کی روح کی غلطی جنپر وہم غالب ہی اور اکثر جو چیزین ادراک کرتے ہین وہم ہی وہم ہی ہرگز اعتماد کے قابل نہین ہیں واسطے خاصان حق اور عارفین کامل فرماتے ہین کہ ہم اس عالم بیداری کے لوگون کو بلاشک مثل عالم خواب خیال اور وہم کے جانتے ہین بلکہ یہ عالم ہمارے سامنے بعینہ خواب کا عالم ہی جو فرق کہ ان دونون کے درمیان کیا جاتا ہی درازی اور کوتاہی کے سوا نہین اور یہ بھی فرمایا ہی کہ وہم وخیال اور جو نظر آتا ہی ایک خیال ہی جیسا نقش تو نے خیال مین باندھا ہی بسشٹ نے فرمایا کہ یہ جو تی نے کہا ہی کہ ان لوگون کو کہ بیداری مین انسے صحبت اور اختلاط رکھتا ہون معدوم سمجھون جا تو جیسے اُن آدمیون کو کہ خواب مین نظر آتے ہین اور وجود[1] حقیقی نہین ہی مگر حقتعالی کیواسطے اور پرسش تمھارے احوال کی نہ یہ سے اس غرض سے تھی

[1] وانہین رکھتا جب نفس کا بیا زادہ موقوف ہو جاوے اور اسطرف سے اپنی ذات اور حقیقت کی طرف متوجہ ہو تو دل خود بخود فنا ہو جاتا ہی اور جسم اور جسمانیات اور حواس اور خواص حواس کے سب فانی ہو جاتے ہین ۱۲ الٰہی وصف تو سر دفتر اسرار وجود + نقش صفت بر در و دیوار وجود + در پردہ کبریا نہان گشتہ ز چشم + بنشستہ عیان بر سر بازار وجود + سہ عالم قدس سے جو ذات ہوئی ہی نازل ہا در نزہہ سے تشبیہ طرف ہی مائل + سب کچھ پیدا اسلیے ہی تا انسان کو + ان اربع عناصر سے کرے وہ کامل + عارفنے کی دیر و کعبہ مین کمال سیر + ہرگز نہ ملا انکو نشان رخ غیر + ہر جاے جمال حق ہی جلوہ آرا + کعبہ کی طرف جاے تو یا جانب دیر ۱۲

کہ لیلا کو حقیقت حال سے اطلاع ہو اب رخصت ۔ ہم جاتے ہین راجہ پدم
نے کہا کہ ای بیبیو ہمارے یہان جو فقیر آتا ہی محروم نہین جاتا مین تمھارے
دیدار سے مشرف ہوا ہون لہذا امیدوار ہون کہ کچھ فیض تمسے
مجھے حاصل ہو میری خواہش ہی کہ یہ بدن چھوڑ پہلا بدن یعنی راجہ
پدم کا پاؤن اگر یہ تمنا ممکن ہو تو فرمایئے کہ ظہور اسکا کب ہوگا سرستی
نے کہا کہ تو اسی لڑائی مین مارا جائیگا اور پہلا بدن پائیگا اور
پھر راجہ بڑھکر پہلے سے ہوگا اسی کلام مین تھے کہ فریاد کی آواز
آئی کہ غنیم کی فوج نے شہر کو آگ لگادی اور گھر جل رہے ہین اور
پہاڑ کے برابر دھوان اُٹھ رہا ہی اور شہر کے لوگ تلملا رہے ہین راجہ
اور وزیر سرستی اور لیلا مجلس سے اُٹھے اور دشمن کی فوج کا غلبہ دیکھا
جس طرح سات دریا قیامت کے دن ایک ہوکر دنیا کو تباہ کرینگے اور
رانی نے کہ اسکا نام بھی لیلا تھا لونڈیون سمیت محل سے پر اضطراب
نکلکر کہا غنیم کے آدمی محل مین آگھسے اور پہرے والون کو مار ڈالا
اور محل کے بعضے آدمیون کو گرفتار کرلیا راجہ سرستی سے رخصت ہوکر
باہر گیا لیلا نے جو رانی کو اپنے ہمنام اور ہمصورت دیکھا سرستی سے
پوچھا کہ مین لیلا تو آپ کے ساتھ ہون یہ کون ہی جو میری صورت اور
نام کی ہی سرستی نے کہا جب راجہ پدم تیرا شوہر مرا جو

سنسکار اسکی تھی یعنی آرزو ہر ایک تعلق کی جو اُس مُردہ کے خیال مین تھی سب ظہور مین آئی اور تو انمین سے تھی لازم ہی کہ تیرا پرتو بھی ظاہر ہوا تو لیلا چونکہ بیداری مین خواب ایک وہم خیال ہی اور مرنے کے وقت بیداری اور جنم کے وقت مرنا اور آیندہ موت کے وقت جنم عالم مین یہ جو کچھ نظر آتا ہی اُسے نہ ہست کہہ سکتے ہین نہ نیست کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ایکبار کے دیکھے ہوئے کو دوبارہ دیکھتا ہی خواہ ہوبہو یا تھوڑے فرق سے اور کبھی اُسے دیکھتا ہی جسکو پہلے کبھی نہین دیکھا اس سبب سے یہ لیلا تیری روش تیرے کردار اور تیرے نام اور تیری صورت اور بدن کی تیرے شوہر کے سنکلپ یعنی خطرات کے پرتو سے بنگئی اور یہ راجہ بدر ہونہ اسی وقت مارا جائیگا اور راجہ پدم ہوجائیگا جسکا بدن تونے پھولون مین رکھ چھوڑا ہی اور اُسی مکان مین ہوگا

سنسکار سنسکرت کی لغت اور ہندوون کی اصطلاح مین اس شخص کو کہتے ہین کہ اُسنے تمام عمر جو ملکات مذموم یا محمود نفس کے حاصل کیے ہون خواہ برے اعمال اور لذات دنیاوی مین مبتلا ہوا ہو یا علوم و حقائق بموجب مسئلۂ تناسخ کے بعد فوت دوسرے جسم مین ظہور کرتے ہین اور انھین ملکات گذشتہ کے موافق کسی قسم کے کامون کی طرف مائل ہوتا ہی اور جو ذخیرہ اُسکے نفس مین جمع ہی تھوڑے اشارہ مین اُسکو قبول کرتا ہی یعنی اگر پہلے عالم تھا تھوڑی تعلیم مین بہت جلد باریک مسائل کو پہونچ جاتا ہی حاصل یہ ہی کہ نفس کا ذخیرہ ایک جون کا دوسری جون مین جو کچھ ہو اُسکو سنسکار کہتے ہین ۱۲

جسمین تو نے رکھا مدروتنہ کی رانی لیلا نے یہ بات سُنکر کہا کہ مین نے
ایک مدت سرستی کی پوجا کی تھی آپ کو اُسی کی صورت پاتی ہون
اگر تم واقعی سرستی ہو تو میری ناچاری اور عاجزی پر خیال کر دعا کرو
کہ جب ہمارا راجہ بعد از قتل پھر راجہ ہو مین اسی جسم سے اُسکی
رانی بنون سرستی نے کہا تو اسی جسم سے اُسکی رانی ہو گی گیانی لیلا
نے سرستی سے کہا کہ جب مین نے چاہا تھا کہ بسشٹ برہمن کے گھر جاؤن
تو آپ نے کہا تھا کہ تو اپنا بدن چھوڑ کر وہان جا سکتی ہو اور اس لیلا مدروتنہ
سے آپ نے کہا کہ اسی بدن سے راجہ کے ساتھ تو رہیگی یہ بات کا
بھید کیا ہے سرستی بولی کہ مین کوئی چیز کسی کو نہین دیتی جتنی آرزو

مدروتنہ نام راجہ کا ہے کہ لڑائی مین غنیم کے ہاتھ سے مارا گیا اور مدروتنہ کی لیلا سے وہ مراد ہے کہ
اُسکے سنسکار سے پیدا ہوئی تھی سنسکار کی شرح پہلے ہو چکی اور یہ قدرت
ذاتی نفس ناطقہ کی ہے کہ جس چیز کی طرف توجہ اور خواہش ہو موجود ہو جاوے چونکہ دوسری
لیلا کہ اب گیانی بولی جاتی ہے سابق مین راجہ پدم کی بی بی تھی اور راجہ پدم مرنے
کے بعد راجہ مدروتنہ ہوا تو خیال اس رانی کا موجب لیلا ثانی کی پیدائش کا ہوا
اسلیے دوسری لیلا کو مدروتنہ کی لیلا کہتے ہین اور پہلی لیلا جو سرستی کے فیض سے
عارفہ ہو گئی عارفہ کہتے ہین یہ باطنی معاملات اہل اشراق ہی خوب سمجھتے ہین
چنانچہ تناسخ کے قائل صوفیہ اور حکماے اشراق یونانی اور عجم کے ہین اور ہنود کا تو دین ہی یہ ہے
اور کوئی ہندو تناسخ کا منکر نہین اور متعدد مذہب کے لوگ ہند مین بستے ہین ۱۲

اور جتنے مطلب ہین سب سنکلپ اور ہمت دل کی دیتی ہی تو نے سنکلپ
کی تھی کہ گیان کے درجہ کو پہونچے سو پہونچی اور یہ خواہش نہ تھی کہ
اسی بدن سے راجہ کے ساتھ محشور ہو اور اس لیلا نے مجھسے فرمایش
کی کہ اسی بدن سے راجہ کے ساتھ رہے تو لاجرم جو مانگا سو دیا مجھسے
جو کوئی مانگتا ہی وہی پاتا ہی القصہ راجہ بدرونہ سوار ہو کر میدان
مین اس طرح آیا کہ جیسے مندر پہاڑ نے دریا مین آکر اُسے زیر و زبر کیا
اور لشکرون کے ہجوم سے بہت گرد و غبار اُٹھا کہ میدان جنگ تاریک
ہوگیا آدمی اور جانورون کے قتل سے اسقدر خون روان ہوا کہ وہ گرد

ذاتی قدرت نفس ناطقہ کی ہی کہ جس چیز کی خواہش کی وہ موجود ہو گئی جو نفس کے فضائل سے
واقف ہو جاتا ہی کہ اُسکی حقیقت کیا ہی اور اُسکی نسبت کسکے ساتھ ہی اور اُسکا وجود
کہانسے ہی - من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اسی کی طرف اشارہ ہی کہ اُسکی پہچان خدا کی
پہچان ہی مولانا جامی کا قول ہی (ترجمہ اسکا پہلے ہوچکا) ؎ گر گل گذرد بخاطرت
گل باشی + ور بلبل بیقرار بلبل باشی + تو جزوی و حق کل ست گر روزی چند + اندیشہ کل
پیشہ کنی کل باشی + ۱۲ پہلے مبالغہ کیا کہ اسقدر لشکر کا ہجوم تھا کہ اُسکے چلنے سے
اسقدر غبار اُٹھا کہ میدان تاریک ہو گیا پھر مقتولون کی کثرت مین مبالغہ کیا کہ اُنکے خون سے
وہ غبار بیٹھ گیا اور تاریکی ہتیارون کی چمک دمک سے دور ہو گئی - زبان سنسکرت مین
کسقدر بلاغت خرچ کی ہوگی چونکہ سنسکرت مین نثر نہین لو اسقدر بحرین ہین کہ
سب نظم مین معقول اور منقول اور کلیات کا بیان ہی اور شعری صنائع و بدائع
سب جگہ صرف کیے ہین تصوف کے اس رسالہ مین بھی ترک نہین
کیے ہین ۱۲

اور غبار تھم گیا اور ہتھیاروں کی چمک سے تاریکی دور ہوگئی دونون
لیلانے سرستی سے کہا کہ راجہ ہمارا باوجودیکہ آپ کی مدد اسکے
ساتھ تھی کسواسطے مغلوب ہوا کہ غنیم کو ہم غالب پاتے ہین سرستی
نے جواب دیا کہ تمھارے راجہ کے غنیم نے بھی مجھسے التجا کی کہ راجہ
بدرونہ پر غالب آؤن اور تمھارے راجہ کی آرزو تھی کہ مجھے معرفت ملے
دونون کو جو جو اُنھون نے مانگا وہ دیا اسی بات چیت مین تھے کہ سورج
نکلا یہ معلوم ہوتا تھا کہ لڑائی کا تماشا دیکھنے کو آیا اور عالم کو تاریکی سے
نکالا اور طرفین کی فوجون سے اسقدر جاندار مارے گئے کہ شمار مین
نہین آسکتے اور راجہ بدرونہ اپنے ہاتھ تیر اندازی کر رہا تھا گویا سورج
اپنی کرن چھوڑ رہا تھا لشکر غنیم کے دل چلے زور کر فوج کو چیر راجہ
بدرونہ کے سر پر آپہونچے اور اُسے مار ڈالا اور بڑا تفرقہ اُسکے لشکر مین پڑا
اور شہر کا انتظام برہم درہم ہوگیا بدرونہ کی لیلانے سرستی سے رخصت
مانگی اور کہا راجہ کا یہ خیال ہوا مین بھی اُسکے پیچھے جاتی ہون۔ چونکہ سرستی
کی عنایت سے اُسنے معرفت اور قدرت حاصل کی تھی اللہ تعالے کی
صنعت دیکھنے کے قصد سے لمحہ بھر مین تمام لوک اور منڈل یعنے گروہ
اور آسمانون۔ چاند۔ سورج۔ ستارے۔ برھما اور دیوتون سے گذر

کیا خوب تشبیہ دی ہے کہ تیر کا چھوڑنا شعاعون کا چھوڑنا ہے اور اس سے کمال مین رخ راجہ کا ظاہر ہے۱۲

اور محیط برہمانڈ کی سطح چیر کر اوپر پہونچی اور سات والون سے بھی
گذر گئی جو برہمانڈ کے اوپر ہی دائرہ اول کہ برہمانڈ کو گھیرے ہوئے
ہی پانی ہی دوم آتش سوم ہوا چہارم آکاس پنجم آہنکار ششم مہتت
ہفتم پرکرت (آہنکار نفس کل ہی اور مہتت عقل کل اور پرکرت عنصر اول
تینون گن ستوگن ورجوگن وتموگن ۱۲) اور وہ مسافت کہ گرڑ ایک کرور
کلپ مین طی نہ کر سکے لیلا لمحہ بھر مین گئی (اور کلپ برہما کے ایک دن کا
نام ہی اور گرڑ ایک جانور کا نام جو نہایت قوی ہیکل ہی اور جتنی مسافت
چاہے پل بھر مین طی کر جاے اور وہ بشن کی سواری ہی برہما کا
ایک دن چار ہزار جگ کا ہی کہ چار ارب تیئیس کرور سال اسکے ہوتے
ہین اور ارب سو کرور کا اور کرور سو لاکھ کا ہی اور لاکھ سو ہزار سال کا
لیلا نے لاکھون برہمانڈ دیکھ پہلے برہمانڈ مین مراجعت کی اور اُس گھر
مین گئی جہان مُردہ راجہ پدم کو پھولون مین رکھ چھوڑا تھا اور مرے راجہ کو
دیکھ بول اٹھی کہ یہ میرا شوہر ہی مین سرستی کی عنایت کے سبب اسکی

آہنکار کے معنی پندار اور انانیت ہی مبداء کل مین یہ پندار اس سے عبارت ہی کہ صوفیہ
اسوقت سے تعبیر کرتے ہین کہ علم حق باطن سے ظاہر کی طرف متوجہ ہوا اور اپنے اسماء
وصفات کمال کی طرف کہ اعیان ثابتہ مین دیکھا اور علم حضوری اسیوقت اور حال سے
علم پایا ہی اور حق تعالیٰ نے اس جمال وکمال سے اپنے تئین دیکھا ۱۲

زندگی سے پیشتر بیان آئی ہون اور سور چھل ہاتھ مین لیکر راجہ کی نعش
سے کھیان اُڑائی تھی جب راجہ ہدرونہ کی روح آکاس سدھاری
سرستی اور لیلا گیانی دونون اُسکے ساتھ تھین سرستی نے اُسکی
روح کو ادھر ادھر کے میلان سے روکا تاکہ اپنے بدن سے جا ملے اور
بھول بھٹک کر دوسری جگہ نجائے گیانی لیلا نے سرستی سے کہا
کہ مین اپنا پہلا بدن جو چھوڑا تھا نہین دیکھتی ہون سرستی نے کہا
جسوقت تو نے اپنا بدن چھوڑا گھر والون نے جانا کہ تیرے بدن مین
روح نہین اُسے چندن عود اور عطریات کے ساتھ جلا دیا اور اگر اتفاقاً
پہلے بدن کے ساتھ تجھے دیکھتے تو لڑکپن مین آکر کہتے کہ لیلا دوسرے
عالم مین گئی تھی پھر اس عالم مین آگئی یہ سر جسقدر پردے مین رہے
بہتر ہی پھر لیلاے گیانی اور سرستی نے ارادہ کیا کہ لیلاے ہدرونہ پر
ظاہر ہون یہ ارادہ کرتے ہی لیلا نے انکو دیکھا سرستی نے کہا کہ
تمھارے شوہر کو ابھی زندہ کرتی ہون سراجہ کی روح کو چھوڑ دیا جو
اُسکی قید مین تھی جیسے پھول خوشبو کو چھوڑ دے اور روح اُسکی ناک
کے راستہ سے بدن مین آگئی اور بدن کو تازہ کر دیا اور سوکھے جوڑ توڑ
اپنی اصلی حالت پر آگئے راجہ نے آنکھ کھولدی اور بولا کیا خبر ہی دونون
لیلا بولین کہ خیریت ہی کیا فرماتے ہین آپ سکہا تم تینون کون ہو گیانی

لیلا بولی کہ تمھاری قدیم خدمتی ہون اور یہ دوسری عورت کہ میری مثل اور ہمنام ہے مین نے آپ کی خدمت کے لیے پیدا کی ہے۔ تیسری عورت سرستی ہے تینون لوک کی مادر مہربان راجہ یہ بات سنکر سرستی کے قدمون مین گر پڑا سرستی نے اسکا سر اپنے ہاتھ سے اٹھایا اور دعا دی کہ سب بُرائیان تمسے دور ہون اور ہمیشہ خوشی اور شادی تمھین نصیب ہو اور خلقت تمھارے سایہ مین آرام سے رہے یہ کہکر غائب ہو گئی اور راجہ کے جی اُٹھنے سے نقد کے اور شادیانے بجائے اور خوشیان کین اور وزیر۔ وکیل۔ اہالی موالی اپنے اپنے کام مین مشغول ہوئے اور راجہ نے اَسّی ہزار برس جیون مکت[1] کے ساتھ راجائی کی۔ راجہ اور دونون لیلا[2] بدیہ مکت کو

[1] جیون مکت اُس مرتبہ فنا کو کہتے ہین کہ ابھی حیات جسمانی اور تعلق بدنی رکھتا ہو اور چونکہ ابتک اس فنا مین ایک گونہ مادیات اور محسوسات سے لوث اور لگاو ہے اسواسطے جیون مکت کو ناقص جانتے ہین نسبت بمرتبہ بدیہ مکت کے جو فنائے مطلق ہے ۱۲

[2] بدیہ مکت فنائے مطلق کا نام ہے یعنی مبدا سے واصل ہونا اور دوئی اور آہنکار سے بالکل الگ ہونا اور اس مرتبہ فنائے وصول کے وقت جسم باقی نہین رہ سکتا اسلیے کہ جسم تعین کا تابع ہے اور تعین انانیت کا تابع ہے جب وقت ما و من کا پردہ اُٹھ گیا تعین بھی جاتا رہا اور جب تعین جاتا رہا جسم بھی معدوم ہو گیا اسواسطے کہ وجود اجسام کا اور قیام اور لوازم جسمانی ۴

پہونچین بسشٹ نے فرمایا کہ اے رامچند لیلا کی حکایت مین نے تجسے
بیان کی اسکو خوب سمجھکر وہ بیماری کہ کثرت موہوم کے دیکھنے
بھالنے سے اور محسوسات مین جی لگانے سے پیدا ہوگئی ہے
اپنے سے دور کر اور تعینات کی کثافت کو ہرگز نہ دیکھ اے رامچند
عالم کو بالکل چھوڑ اور حق مین لپٹ جا۔ چونکہ وجود بڑی ہیبت اور
جلال رکھتا ہے اکثر آدمی نامردی سے اُسکے سامنے نہین ہوسکتے
تو اپنے وہم اور ہراس کے سبب اُس سے الگ ہونا اور خوب
اُسکو پکڑنا کہ جو لپٹتا ہے اُسکے ساتھ وہ مہربانی اور نرمی کرتا ہے اور
اُسکی ذات مقدس کی تھوڑی جنبش سے کہ اُسکا منشا ءِ حب
ذات ہے ہماری تمھاری اور تمام ارواح جزئی ظاہر ہوئی ہین جس
طرح دریا کی جنبش سے لہرین پس روح جزئی اسی جنبش سے مراد ہے

ہوا تعین پر جب تعین نہ رہا اور مرتبہ فناے مطلق کا حاصل ہوا جسم کا قیام اور بقا
محال ہے اگر اعتراض کرین کہ جیون مُکت مین جسم باقی ہے تو جیون مُکت واسطے
فنا کا لفظ کسواسطے بولتے ہین اسکا یہ جواب ہے کہ ہرگاہ جیون مُکت مرتبہ منصور
حلاج کا نام ہو کہتا تھا کہ مین حق ہون اور اس مرتبہ مین دوئی باقی ہے اسلیے
کہ لفظ مین کا انانیت پر دلیل ہے اور حق کا لفظ کہنا مغائرت کی خبر دیتا ہے
جیسے کہ ایک بزرگ کا شعر جیون مُکت اور بدیہ کو خوب ظاہر کرتا ہے ؎ جسقدر
بت تجھے راہ مین توڑے + رہگیا بت خدا پرستی کا +

اور جب اس جنبش نے بتقاضاے حکمت کاملہ قوت پکڑی آہنکار
یعنی انانیت اُسکا نام ہوا اور جب آہنکار سنکلپ یعنی تصور کیطرف
متوجہ ہوئی کہ مین یہ کام کرتی ہون چیت اور چیت سے مایا اور دل
پیدا ہوئے اسطرح دل برہما سے ظہور مین آیا اور دل بجاے خود ہیبت
یعنی عقل کل ہی اور ظہور عظیم ہی کہ مرتبۂ تکوین اور پیدائش مین کوئی چیز
اُسکو نہین پہونچتی اور اشیا کی ظاہر کرنے والی وہی ہی اور وہ
سنکلپ کہ جیتین سروپ کے دریا سے مثل امواج دریا اُٹھتی ہی اسکی
حد و نہایت نہین اور دلکی امداد سے عالم ظاہر ہوتا ہی اور عالم
ایک خواب عظیم ہی کہ وہم اور خیال اُسکو موجود اور برقرار جانتے
ہین جسطرح درخت کی ٹھیری جسکو سلّی بھی کہتے ہین کہ دور سے آدمی
معلوم ہو اور اُسکی تنقیح نامک کہ ٹھیری ہی نہ کہ آدمی سپر آدمی ہونیکا
گمان بدستور باقی رہتا ہی جسطرح جدا تھا اور جیو آتما مین فرق نہین
مگر ایک اعتبار سے اسی طرح دل اور عالم مین فرق نہین نکل سکتا
مگر وہم سے اور حقیقت مین سب حق ہی اور اعتبارات قابل اعتبار
نہین ہین بسشٹ نے فرمایا اے رامچند ایک قدیم داستان اور

قدیم کا لفظ اس محل پر عجیب اشارۂ عمیق ہی کہ عقل نکتہ دان اُسکو پہونچ سکتی
ہی اسواسطے کہ یہ داستان حقیقت شیطان ہی جو مخالف عقل اور مبتدا

ادائی سنو حکایت شمال کی طرف برف کے پہاڑ مین ایک راچھنی یعنی شیطانی تھی کرکٹی نام کالی بھجنگ گویا دھوئین سے بنی تھی اور آنکھین بجلی کی طرح چمکتی تھین اور لنبا قد تھا کہ پانون اُسکے کھجور کی پیڑی اور ناخن اُسکے فیروزے کے رنگ تھے وہ بھوکھی نہایت رہتی تھی اسلیے دُبلی ہوگئی کہ ہڈیون پر اُسکی رگین لپٹ گئین گویا ٹوٹی ہڈیان باندھی ہین ایکبار اُسنے بھوکھ کی شدت سے تصور کیا کہ اگر جنبودیپ یعنی ہندوستان کے تمام آدمیون کو

م ۱۱ ادراک سے طلبا رو واکراہ اس مسئلہ صوفیہ کو مان لے کہ حق و باطل سب حق ہے غیر نہین ہے اسواسطے کہ غیر کا وجود توحید مین محال ہے وہی شخص لفظ قدیم نا سے کی وجہ سمجھ سکتا ہے بقول ایک بزرگ کے سہ بنگیا ہے امتیاز آئینہ ہر خوب و زشت سے گر تفاوت منفعل ہو کیا پلید اور پاک کیا + چنانچہ یہ قول متنازع فیہ صوفی اور متشرع کا مشہور ہے متشرع نے کہا مین بیزار ہوتا ہون ایسے خدا سے جو کتے اور سور مین حلول کرے صوفی نے کہا کہ مین بری ہون ایسے خدا سے کہ ظہور مین کتے سور سے ناقص ہو حتی کہ یہ نزاع دونون کا طول کو پہونچا ایک حکم منصف صاف مشرب کے سامنے پیش کیا لوگون نے کہا کہ ان دونون مین سے ایک کافر ہوا ثالث عارف نے کہا کہ انمین سے کوئی بھی کافر نہین ہوا جو شخص کہتا ہے کہ مین بری ہون ایسے خدا سے کہ کتے اور سور مین ظہور کرتا ہے وہ مراتب تقدیس اور تنزیہ حق کو نہین سمجھا اور اس ظہور مین نقصان جانا اور دوسرا موحد کمال تنزیہ سے اس ظہور مین نقصان نہین خیال کرتا بلکہ عدم ظہور کو انتہا ہر مین نقصان کمال تنزیہ مین سمجھتا ہے اسواسطے خدائے ناقص سے بیزار ہوا ۱۲

کھاجاؤن تو شاید میرا پیٹ بھرے اس نیت سے ایک پہاڑ مین جہان
کسی کا گذر انسان جنات اور دیوتا سے نہ تھا جا کر انتہا کی تپشیا مین
مصروف ہوئی آٹھ ہزار سال تک ایک پانون پر کھڑی رہکر چاند
سورج کی حرکت کو نگاہ کرتی رہی اس مدت کے گذرنے پر برہما
مہربان ہوکر اُسکے پاس آیا اور یہ امر ریاضت کے لوازم سے ہی
کہ اگر کمینہ آدمی بھی ریاضت کرے نتیجہ اُسے ملتا ہی برہمانے
اُس سے کہا کہ اس محنت و مشقت سے تو کیا چاہتی ہی جو مراد تیری
ہو مجھسے مانگ کرکٹی بولی کہ ہرچند مین لوہے کی نہین ہون مگر چاہتی
ہون کہ سوچی یعنی سوزن کی طرح پتلی ہو کر لوگون کے رگ پٹھے مین
گھُس جاؤن اور سبکو کھاؤن برہمانے کہا سوچی ہو بسوچی ہو
بسوچی بیماری باسی بھات کی ہی ۱۲ اسکے بعد کہا نیک اور بد کے
اندر امتیاز کرنا یعنی نیک آدمیون کو تکلیف نہ دینا جب برہما گیا
کرکٹی خوشوقت ہوکر ایک بالشت بھر کی ہوگئی پھر ایک انگلی برابر پھر

بسوچی اور بسوچکا سنسکرت مین ہیضہ کو کہتے ہین اور زہر اسکا تمام بدن کے رگ
پٹھے مین اثر کرکے آدمی کو ہلاک کرتا ہی اور عوام اہل ہند کی زبان مین باسی بھات کے
نام سے مشہور ہی ۱۲ کرکٹ کوڑے اور میل کو ہر چیز کے کہتے ہین اور یاے تانیث
جو اسمین ہی چونکہ ہر صاف چیز کو دوری لازم ہی گویا وجود شیطان میل اور کوڑا
کچرا ہی اور ہیولی عالم محسوس کو لازم ہی ۱۲

ایک خلال کے موافق پھر سوزن کے مانند ہو گئی اور ناک کی راہ سے آدمیون کے بدن مین جاکر ہلاک کرتی پھر ایک مدت بعد بدن کے چھوٹے ہونے سے دق ہو کر کہا کہ مین اتنے ڈیل سے کیا کھاؤنگی قصہ بدن کی کوشش سے پشیمان ہو کر پھر ریاضت اور مشقت مین مشغول ہوئی اور اپنے دل کو ہر طرف کے بھٹکنے سے روک کر اغراض نفسانی کو بھول تقرب درگاہ الٰہی کے لیے عبادت کرنے لگی اور ہزار سال اور ریاضت اور مجاہدہ کیا پھر برہما اسکے پاس آیا اور کہا ای لڑکی کثیف بدن اپنا چھوڑ دے اب تجھے کھانے پینے کی حرص نہوگی اگر کچھ کھاوے تو وہ نہ حرص سے اور اگر نہ کھائے تو کچھ تکلیف نہوگی لیکن بدن کی محافظت کے لیے جو عادتاً خدا کا محتاج ہے کچھ ضرورت خورش کی ہو تو گوتندا دانہ کے ملک مین جا جو غافل اور بدکار دون ہمت آدمیون سے بھرا ہے خوراک اپنی گوشت اور خون سے ان بدکارون کے کر اور عارفون اور دانا اور خدا پرستون سے علیحدہ رہ اور اب بھی گوتندا دانہ مین باسی بجات کی بیماری پھیلی ہوئی ہے جو شخص مبتلا ہوا بغیر [illegible] کر کٹی برہما کی بات سنکر نہایت خوش اور خاطر جمع ہوئی اور خاص [illegible]

یعنی معرفت اپنے نفس سے اور اپنی نسبت سے جو صفات کے ساتھ ہے بجز ۱۲

معرفت ہوگئی اور اُسی پہاڑ مین قرب الٰہی سے مشرف ہوکر آرام
سے بیٹھی ایک مدت بعد بھوکھی ہوئی اور اِسطرح سے کہ برہما نے
قرار دی گونڈوانہ کے ملک مین گئی اور ایک مدت وہان رہی
اُس بدکردار قوم سے اپنی غذا حاصل کرتی اتفاقاً ایک شب اُس ملک کا
راجہ اپنے وزیر کے ساتھ شہر سے باہر آیا تھا اِس ارادہ سے کہ دیو
اور جنات آدمیون کے ستانے والون کو ہلاک کرین اور اُس ملک
سے جلاوطن کردین کرکٹی نے راجہ اور وزیر کو دیکھکر کہا کہ میری
خوراک اپنے پانون میرے منھ مین آئی۔ مگر برہما نے حکم دیا ہی کہ
بے معرفت آدمیون سے جو شریر اور بدکار ہین اپنی خوراک
بنانا اور اُنکو بدن کی بیفائدہ قید سے رہائی دینا اور حال یہ کہ جو
بھوکھا ہوا اور اپنی قوت سے زحمت پائے اور نہ کھائے احمق ہی لیکن
شک ہی کہ یہ عارف ہین یا بدکار اگر مین بے سمجھے انکو تلف کرون برہما کے
حکم کے خلاف میرا یہ کام ہوگا اور انجام کار ندامت ہوگی مناسب ہے
کہ پہلے مین انکو آزماؤن اور میرے دل کو بھی جتلا نہین معلوم ہوتا کہ دانا
آدمی کو ضائع کرون جب کسی کو معرفت اور نیکنامی اور بڑی عمر
اور دین دنیا کی تمام مرادین درکار ہون تو چاہیے کہ عارف
کامل کی خدمتگزاری کرے اور جو ان کی خواہش ہو اگر بن آئے

حاضر لاکر انکو خوش کرے اور مین بھوکھ کے مارے اگر مر جاؤن
تب بھی عارف دانا لوگون کو نہین کھا سکتی اور جو راحت کہ عارف
اور دانا کی صحبت سے حاصل ہو جان عزیز سے بھی نہین ملتی
بلکہ دانا کی صحبت مرض الموت کی دوا سمجھنی چاہیے ہر گاہ مین
راکھشنی ہون نہین چاہتی کہ دانا کو تلف کردن مجھسے کمینہ جو کر
(مونث راکھشس کہ شیطان کو کہتے ہین ۱۲)
کون ہوگا کہ دانا کی قدر نجانے اور انکو اپنے گلے کا ہار نہ بنائے
گیانی اور عارف روے زمین کے چاند ہین کہ خلائق کے دل اور
سینہ کو روشن اور ہر غم والم سے پاک کرتے ہین اور زندگی
اصل یہی ہی کہ دانا لوگون سے ملے جلے۔ اُنکے پاس سے الگ
رہنا اور انکو نہ ماننا موت ہی اسلیے میری خاطر مین یہ بات آئی کہ پہلے
انسے جو اندھیری رات مین یہان آئے ہین گیان اور معرفت کا سوال
(راجہ و وزیر ۱۲ معرفت)
کرون اور اس باب مین امتحان کرون اُس ارادے سے جنگل مین
انکو بڑی فریاد مچائی پھر بات شروع کی اور اسکی بات گرج
کے بعد ایسی تھی جیسے بادل کی گرج کے بعد بجلی گرے اور بات
یہ تھی کہ ای لوگو تم جو اس بیابان مین آئے عاقل ہو یا بے عقل
(خطاب راجہ اور وزیر کی طرف ۱۲)
اس عقل کے ساتھ کسلیے میرے لقمہ ہونے کو تیار ہو کر آئے
راجہ نے جواب دیا کہ ای دیونی جو یہ آواز دے رہی ہی

اپنے کو ظاہر کر اور اس بڑی چلاہٹ کی آواز سے جو بات کرتی ہے
اور مجھکو ڈراتی ہے سو کالی جھڑ کی بھن بھناہٹ سے کون ڈرتا ہے
کرکٹی نے ہنسکر شور کیا جو پہلے سے زیادہ ڈراونا تھا جیسے بجلی
غار اسکے پہاڑ پر گرے اپنے تئین انھین دکھلایا کہ اُسے دیکھکر
ڈر جائین اسکے بعد وزیر بولا ای سیہ (شیطانہ ۱۲) اچھنبھی کیون اسقدر تو فریب
کرتی ہے ہمارے سامنے تجھ ایسے ہزارون مچھر مکھی بیہودہ جلا کر
برباد کیے ہین جس طرح آندھی مین گھانس کا پتا اُڑ جاے اگر مطلب ہے
تو ہمسے مانگ کہ جو ہمسے کچھ مانگتا ہے اُسے محروم نہین پھیرتے کرکٹی
نے اپنے دلمین کہا کہ یے شیر مرد عجب عقل و شعور کے ہین بات چیت
چہرہ مُہرہ چشم و ابرو انکی خبر دیتی ہے کہ یے لوگ کمینے اور نادان نہین
ہین بات چہرہ اور چشم تینون باطن کے دروازہ ہین کہ صحبت دارون
ایک دوسرے کی حقیقت پر آگاہ کرتے ہین جسطرح مین انکی حقیقت سے
واقف ہو گئی یے میری حقیقت سے مطلع ہو گئے ہونگے کسطرح
ممکن ہے کہ انکو نگل جاؤن کہ یے انبیاسی مین یعنی ہستی حق کے ساتھ
باقی ہین مین انکو نیست (محو فانی اور نیست ہونے والے ۱۲) نہین کر سکتی مناسب ہے کہ مین انسے کچھ
پوچھون کہ جو شخص دانا آدمی کو پاکر کچھ اس سے نہ پوچھے احمق ہے اسنے
اول پوچھا کہ تم کون ہو وزیر بولا کہ یہ راجہ گرات دیس کا ہے اور مین اُسکا

وزیرمون آج رات راچھسون کے قتل کو ہم نکلے ہین جو آدمیون کو ستاتے
ہین کرکٹی ظرافت سے بولی کہ بڑا وزیر جو راجہ کو ایسی اندھیری رات
مین ایسے بیابان کے اندر لائے جو شیاطین سے بھرا ہوا ہی وزیر
وہی ہی اچھا کہ راجہ کو راج ہدیا اور راج نیت سکھلائے یعنی علم عدالت
اور تدبیر مملکت تاکہ دن بدن اُسکی سلطنت (علم سلطنت ۱۲) (اخلاق سلاطین ۱۲) زور پکڑے اور ملک
کی ترقی ہو جو وزیر راج ہدیا بتانے اور راجہ کو تعلیم نہ کرے
وہ لائق راجہ کے نہ وہ وزیر وزیر اگر تم لوگ راج ہدیا جانتے ہو گے
تو بچو گے ورنہ اسیوقت میرے لقمہ ہو جاوگے تم کم عمر ہو میری
بات سمجھکر میرا جواب دیکر میرے جال سے خلاص ہو کرکٹی کا مطلب
یہ تھا کہ یہ لوگ نادانی اور ناواقفی کے معنی اور ہنرمندی اور بے ہنری
کا مطلب سمجھکر دانشمندی سے جواب دین بسشٹ فرماتے ہین کہ اے رامچندر
کرکٹی اور راجہ اور وزیر نے جو آپسمین گفتگو کی تفصیل وار تمسے کہتا ہون آپ
سنو کرکٹی نے راجہ اور وزیر سے پوچھا کہ کون شی لطیف ہی کہ ہزارون برہمانڈ
اُسمین فانی ہوتے ہین جسطرح سے انتہا بلبلے دریا مین فنا اور معدوم ہو جاتے ہین اور اس
کون چیز ہی کہ آکاس ہی لیکن آکاس نہین اور وہ کیا ہی کہ چیز ہی اور چیز نہین اور کون

یہ اشارہ اس بات کی طرف ہی کہ جو شخص کہ حقیقت مین عارف ہی شیطان کے شر سے محفوظ
اور سلامت ہی اور جو غافل ہی ہلاکت نفس کی کہ حقیقت اور ماہیت اُسکے
وجود کی ہی گویا شیطان کا لقمہ ہوتا ہی ۱۲

شی ہی کہ جنبش کرتی ہی اور جنبش نہین کرتی اور کون شی ہی جسکو سکون
ہی اور نہین ہی اور کونسا گیان ہی کہ تمہر کے موافق ہی اور وہ کیا ہی کہ
جو اپنی تصویر باندھتی ہی اور ایسا ذرہ جسمین تمام کائنات سماگئی
ہی کون ہی جسطرح تخم درخت مین او کونسی چیز ہی کہ اس سے
کوئی چیز جدی نہین جیسے لہرین کہ دریا سے جدا نہین اور کون چیز
ہی کہ دوم ہی اور دوم نہین ہی اگر یے سوال تمسے حل ہون تو
بہتر نہین تو میری بہوکہ کی آگ کے تم ایندھن ہو جاؤ گے وزیر نے
جواب دیا کہ یہ عالی امر جسکو مختلف عبارتون سے اور نمکین بیان سے
تمنے بیان کیا برمہ آتما ہی اول تمنے کہا کہ وہ کون شی لطیف ہی جسمین
ہزارون برہمانڈ فنا ہو جائین وہ لطیف شی حق ہی کہ اسکی نہایت
لطافت سے علم معرفت اسکے صفات کمال کا بیان نہین کر سکتا
اور حواس ظاہر و باطن اسکی بارگاہ کبریائی کے اردگرد نہین پہونچتے
اور عقل دوربین اسکے کنہ جلال کی ادراک نہین پاتی اور لاکہ
لاکہ برہمانڈ اسکی رحمت اور جلال کے پرتو سے عالم ظہور مین آتے
ہین اور ارادۂ ازلی کے اقتضا سے دوبارہ اسکے دریائے عظمت
اور جلال مین بلبلے کی طرح فنا ہوتے ہین دوسرا سوال تمہارا کہ وہ
کون ہی جو آکاس ہی اور آکاس نہین ہی۔ برہمہ آتما آکاس ہی

اسو جہ سے کہ تمام چیزون کو احاطہ ذاتی سے محیط ہی اور کوئی چیز اس سے
باہر نہین اور آکاس نہین ہی اس سبب سے کہ آکاس کو علم اور ادراک
نہین ہی اور حق تعالی علیم بالذات ہی اور غیب و شہادت کا
دانا اور تمنے سوال کیا کہ وہ کیا ہی جو چیز ہی اور نہین ہی یہ بھی برمھ آتما
ہی کہ ہستی محض ہی اور کوئی چیز نہین یعنے یہ اشارہ ہستی کے
قابل نہین ہی اور تمھارا سوال ہی کہ وہ کیا ہی جو چلتی ہی اور نہین
چلتی جو راستہ چلے وہ منزل پر پہونچے اور چونکہ حق ہر منزل مین
موجود ہی پس گویا سب راستہ طی کر کے منزل کو پہونچا ہی اور جو ایک جگہ
سے جاتا ہی اس جگہ سے الگ ہو جاتا ہی چونکہ حق کسی جگہ سے جدا نہین
ہوتا ظاہر ہوا کہ نہین چلتا اور تمھارا یہ سوال کہ وہ کیا ہی کہ سکونت
اسکو ہی اور نہین ہی جبکہ حق سب جگہ ہی تو گویا سب مکان مین ساکن ہی
اور اس سبب سے کہ مکان مین نہین سماتا کہین اسکی سکونت نہین
اور یہ سوال کہ وہ کیا ہی جو گیان ہی اور پتھر کی صفت رکھتا ہی وہ علم
اولین و آخرین اور ادراک کلیات و جزئیات حق کی صفت ہی
اور سنگ سے یہ اشارہ ہی کہ اسمین کوئی چیز اثر نہین کرتی جیسے
مخلوقات مین خوشی اور ناخوشی اثر کرتی ہی - ویسے حق عز و جل
کسی چیز کا اثر قبول نہین کرتا پس پتھر کی صفت اسکی ہی اور یہ سوال کہ

ہوا مین تصویر کھینچ دیتا ہی وہ کیا ہی وہ برہم آتما ہی کہ جدا کاس مین کائنات کا نقش باندھتا ہی اور سوال ہی کہ وہ کیا شی ہی کہ اُس سے کوئی چیز جدا نہین ہی یہ برہم آتما ہی کہ دنیا اُسکا سایہ ہی اور اُس سے جدا نہین اور سوال ہی کہ وہ کون چیز ہی جو دوسری اور دوم نہین برہم آتما حقیقت دوم نہین اور دو تعین مین ہی کلام الٰہی مین واقع ہی کہ حق تعالے سیر ثانی دوم ہی اور سوم ہر دوم کا اور چہارم ہر سوم کا اور پنجم ہر چہار کا اور ششم ہر پانچ کا۔ علی ہذا القیاس کرکٹی نے کلام دلپذیر وزیر کا سنکر کہا کہ اے راجہ وزیر تمھارا بڑا دانا ہی اور عقل اسکی نہایت پاک اور لطیف ہی راجہ نے کہا کہ تو اُس برہم آتما کو کہتی ہی کہ اُسکے طالبان معرفت کے لیے اُسکی کُنہ ذات کا نہ جاننا جاننا ہی اور پانا اُسکا سب چیز کا چھوڑنا ہی اور ظہور اُسکا آفرینش اشیا ہی اور بطون اُسکا فنا سب کی اور انتہا اُسکے بیان حقایق کی بید منتے علم الٰہیات ہی لیکن بید بھی اُسکی کُنہ حقیقت کو نہین پہونچتی اور دونون طرف کے بیچ وسط جو تصور کرو وہ ہی اور دونون طرف بھی وہی ہی اور تمام

---

[1] یہ عبارت مترجم اہل اسلام کی طرف سے ہی کہ مثال کے طور پر لایا ہی ۱۲ [2] یعنی کمال معرفت حق یہی ہی کہ کُنہ ذات کے عدم ادراک کا اقرار کرین اور یہ نادانی عین دانائی ہی اور یہ حد رسائی عارفون کی ہی اور عارف فنائے مطلق کے بعد حق ہی اور اُسوقت وہ جو وہ ہی اپنے تئین جانتا ہی اور اُسوقت وجود عارف کا اعتبار معدوم ہی ۱۲

کائنات متحرک ہو یا ساکن اسکا کھیل تماشا ہی اُسکی یکتا ذات تجلیات
منکشفہ سے کثیر نہین ہوتی اور اُسکی کلیت کا دریا لہرون کے بہم
آنے سے تجزیہ نہین قبول کرتا جیسے عارف[له] صاحبِ کمال شاہ بلند
پایہ حضرت مخدوم کا قول ہی ترجمہ بیت اعداسے ہرگز منکثر نہو
واحد ٭ امواج سے دریا متجزی نہو ہرگز ٭ کرکٹی راجہ کی تقریر سنکر
اور زیادہ خوشوقت ہوئی اور اُسکے باطن کو ایسی راحت پہونچی
جسطرح طاؤس کو بارش سے اور کمودنی کو ماہتاب سے آرام ملتا
ہی کمودنی[ے] ایک پھول ہی کہ چاندنی رات مین کھلتا ہی پھر بولی ای راجہ
عقل آپکی کامل ہی اور صحبت تمھاری جس کسی کو میسر ہوا اُسکی سعادت
ہی اور غم واندوہ اُسکا جاتا رہے جسطرح جسے کہ چراغ کسی کے ہاتھ مین ہو اُسے
اندھیرے کی فکر نہین ہوتی اور تم جو کمال معرفت کے مرتبے کو پہونچے ہو
لیاقت اُسکی رکھتے ہو کہ تمھاری خدمت کیجاے اگر کوئی مطلب اور
کام رکھتے ہو اُسکا اشارہ کیجیے کہ مین اُسکو انجام دون راجہ نے کہا
کہ میرا مطلب یہ ہی کہ بعد ازین کسی جاندار بیگناہ کو تکلیف نہ دو بولی
کہ مین نے قبول کیا کسی کو نستاونگی راجہ نے کہا پھر تو کیا کھاؤگی جسم تیرا

له یہ عبارت بھی مترجم کی طرف سے بطور شہادت لانے کے ہی ۱۲ ے یہ عبارت
اصل کتاب کے متن سے باہر ہی ۱۲

غذا البغیر کیونکر قائم رہیگا اُسنے کہا مین بہت مدت بعد جب مراقبہ
سے ہوشیار ہوتی ہون تھوڑی[1] بھوکھ لگتی ہی اور چندان تکلیف نہین
ہوتی اگر کوئی چیز نہ کھاؤن تو پروا نہین لیکن اب قرار داد کرتی
ہون کہ اسطرح مشغول ہون کہ بدن میرا غذا البغیر قائم رہے اور
مرنے دم تک ہرگز بھوکھ نہ لگے راجہ نے کہا اگر غذا آسانی سے ملے تو
نوکھاتی رہو اس اثنا مین کرکٹی نے رخصت چاہی راجہ نے اُس سے کہا
اب ہمارے تمھارے درمیان دوستی اور جان پہچان ہو گئی اور
بزرگون کا قاعدہ ہی کہ حق دوستی اور حق صحبت کا لحاظ رکھتے ہین
چاہتا ہون کہ شیاطین کی صورت مکروہ تم ترک کرو اور خوبصورت
بنکر چند روز میرے گھر مین رہو کرکٹی بولی کہ مین اگر تمھارے یہان
آؤن تو کیا کھلاؤگے اسواسطے کہ کھانا تمھارا میرے بکار آمد نہین راجہ
نے کہا کہ چور چکار اور گنہگار واجب القتل میرے محکمے مین بہت

---

[1] یہ اشارہ ہی اسکی طرف کہ عارفونکا نفس امارہ خاصیت نفس مطمینہ کی پیدا کرتا ہی
جیسے کہ جسم عنصری اور مادی نفس ناطقہ کے لوازم ظہور اور تکثر سے ہی اور نفس
امارہ اور نفس لوامہ ہیولی اور مادہ کے لوازم سے لیس جسوقت نفس ناطقہ محسوسات
کے مشاغل قطع کر کے اپنی ذات کیطرف متوجہ ہوتا ہی تو یہ جسم مع لوازم بھی نفس ناطقہ
مین فنا ہو جاتا ہی چنانچہ یہ عالم قیامت کو حق مین فانی ہو جائیگا اسیواسطے انسان کو
عالم صغیر نمونہ عالم کبیر کا لکھا ہی اور اسکی حقیقت عارف کے سوا کوئی نہین جانتا ۱۲

جمع ہوتے ہین سب تجھے دونگا کہ تو انکو چٹ کر جاے لیکن مناسب ہی
کہ کیلاس پہاڑ پر انھین لیجاکر کام مین لائے جب کرکٹی راجہ کے
گھر آئی تین ہزار آدمی واجب القصاص جمع کر اُسکے حوالہ کیے کرکٹی
رات کو اپنی اصلی صورت ہوکر سب کو کیلاس پر لیگئی بسشٹ فرماتا ہی
کہ ای رامچند اب بھی کرکٹی گندوانہ ملک مین آتی ہی اور وہانکا راجہ
اُن آدمیون کو نذر کرتا ہی جو گردن مارنے کے لائق ہوتے ہین
اور وہ کھاتی ہی اور اپنی طرف سے کسی کو آزار نہین دیتی ای رامچند
کرکٹی اور بسشٹ جی کی داستان مین نے تجھے بیان کی کہ اس سے
تجھے معلوم ہو کہ پرم آتما بغیر کوئی موجود نہین ہی اور عالم معدوم محض
ہی اور جو ظاہر ہی سب وہم ہی کہ اس صورت سے ظاہر ہوا اور
اس معاملہ مین حکایت اندر برہمن کے لڑکون کی سنو اور جواہرات
کی طرح کانون کی زینت انھین بناؤ اور آگاہ ہو کہ عالم سب
جلوہ علم الہی کا ہی اور عارف لوگ اُسی جلوہ سے خوشوقت ہین اور
کوئی کام اور شغل اُنکو نہین عارفون کی دولت سنے رنج ہی اور
خود بخود ہاتھ آتی ہی حکایت ای رامچند ایک بار برہما اپنا دن

۱۲ مراد اخلاق ذمیمہ اور واہیات خواہشون سے ہی ۱۲ عقل اسکی تاویل اور تعبیر کو
نہین پہونچتی کہ رات کے وقت اور کیلاس پہاڑ پر لیجانے سے کیا مراد ہی ۱۲

پورا اور عالم کو معدوم کرکے سورہا[سلہ] جب صبح کے وقت سوتے سے اٹھا تو صبح کی پوجا کر عالم کی آفرنیش کے ارادے سے آکاس کی طرف نظر کی ایک ہوا دیکھی نہایت فراخ اور میدان وسیع چاہا کہ تمام عالم کو اُسی دستور سے ظہور مین لائے کہ جس طرح بیشتر پیدا کیا تھا یہ ارادہ کیا ہی تھا کہ تمام عالم جیسا تھا برہما کے دلی خیال اور سنکلپ سے موجود ہوگیا اور جب برہما نے یہ سب موجودات ہیئت مجموعی کے ساتھ یکجا دیکھے تو اچنبھے مین ہوکر تصور کیا کہ مین ذرہ بھر قدرت اور قوت اپنے اندر نہین دیکھتا کہ یہ تمام آثار عجائب و غرائب مجھسے ظاہر ہون دریا سے وجود مین بتقاضائے محبت ذاتی اور صفت رجوگن کے ایک جنبش کا سایہ آپ ہی آپ پیدا ہوا اس سے مین نکلا اور وہ سایہ وجود خارجی نہ رکھتا تھا بلکہ

[سلہ] برہما کا مرنا جہان کہین مذکور ہو اُس سے مراد یہ ہے کہ حق کی ذات ثابت اور صفات نفی ہو یعنی علم الٰہی ظاہر سے متوجہ باطن کی طرف ہو اور یہی قیامت کبریٰ ہے اُسوقت آسمان اور ستارے وغیرہ کل کائنات معدوم ہوجاوے یعنی عالم شہود سے باطن کی طرف میل کرے اور برہما کا سونا یہ ہے کہ برہما کی توجہ اپنی عینیت اور کلیت کیطرف اور مستغرق ہونا ذات واجب تعالی کے مشاہدہ مین ہے اس حالت مین افلاک اور ستارہ قائم رہین لیکن مخلوقات زمین کی کرہ زمین کے ساتھ پانی مین ڈوب جاوے یہ قیامت صغریٰ ہے کہ ہندی زبان مین اول کو مہاپرلے اور دوسرے کو پرلے کہتے ہین ۱۲

معدوم محض تھا اور مین اُس سے بھی زیادہ معدوم اور مجھسے زیادہ
میرا دل معدوم ہی اور مدار دنیا کے ظہور کا دل ہے سنکلپ پر ہی پھیر
یہ معدومات لا انتہا جو ایک دوسرے پر بندھے جکڑے ہین کیا ہین
اور کیونکر ہین اور حکمت اسکی کیا ہی اور نہایت حیرت ہے جو اس
تمام موجودات برہمانڈ کو دیکھکر ہوے خود سورج کی طرف متوجہ ہوا
اور کہا ای نیر اعظم اور ای عالم کے نورانی کرنے والے رات کی
چھپائی چیزون کے ظاہر کرنے والے کچھ معلوم ہی تجھے کہ سب چیزین
جو ہم تم دیکھتے ہین کیا ہین اور مین کون اور تم کون اور کائنات
کیا ہی سورج نے برہما کو نمسکار کر کے کہا عالم کے خلاق تم ہی ہو او عالم کی
حقیقت آپ سے بڑھکر کون جانے تعجب ہی کہ یہ بات مجھسے آپ
پوچھتے ہین اگر مہربانی کی راہ سے میری بات سُننے کی طرف رغبت ہو
تو کسی قدر اپنی حقیقت کا ذکر کرتا ہون او کہا جنبودیپ یعنی ہندوستان
کے گوشہ مین کیلاس پہاڑ کے نیچے تمھارے بیٹون نے ایک شہر آباد کیا
تھا جنکے نام مریچ واترو انگرا و پُست دملہ و کرت و بسشٹ و دچھ و بھرگ
ہین اور اُس شہر کا نام سرن جب تھا او وہان ایک برہمن اندنامے
کسب بن مریچ بن برہما کی اولاد سے رہا کرتا تھا اُسکی ایک عورت
تھی جان سے زیادہ عزیز لیکن بانجھ تھی اور لڑکا اُسکے نہین ہوتا تھا

جھک کر سلام کر کے ۱۲

جیسے مارُ و واڑ کی سرزمین میں درخت نہین جمتا اور اُن دونون کو
فرزند کی تمنا ستا یا کرتی اور اسی رنج مین کیلاس پہاڑ کے گوشے
مین جا کر ریاضت کرنے لگے مگر اُنکا سایہ ایک درخت کا تھا اور
خوراک صرف پانی ایک مدت بعد مہادیو مہربان ہو کر اُنکے پاس آیا
اور کہا مین تمسے راضی ہون جو مراد تمھاری ہو مجسے مانگو کہا دس بیٹے
کمال والے ہم چاہتے ہین مہادیو دس بیٹونکی بشارت اُنکو دیکر چلا
گیا برہمن اور برہمنی اس بشارت سے خوش ہو کر اپنی جگہ گئے
اور دس بیٹے اُنکے ہوئے جیسے وے چاہتے تھے ایک عرصہ بعد
والدین اُنکو کم عمر چھوڑ دنیا سے رحلت کر گئے لڑکون نے باہم مشورہ
کیا کہ ہمارے کوئی پیشہ اور کار نہین ہے بہتر ہے کہ ایک مطلب دلمین ٹھانکر
کیلاس پہاڑ کو جائین اور وہان عبادت اور ریاضت کرین تاکہ مطلب
ہاتھ لگے سب بالاتفاق وہان گئے اور سوچے کہ جو کام ہماری عزت
آبرو کا ہو اُسکے حصول مین سعی اور تدبیر کرین ایک بولا چند دیہات
کا مین میسر ہون تو اچھا دوسرا بولا کہ ایک لاکھ شہر کی ریاست اس سے
بہتر ہے تیسرا بولا کہ ایک ملک کی راجائی اُس سے بھی بہتر ہے چوتھا
بولا چکرورتی یعنی سلطان ہفت اقلیم کا ہونا راج سے بہتر ہے پانچوان
بولا اندر ہونا اُس سے بالاتر ہے چھٹا بولا کہ برہما ہونا اُس سے اعلی ہے

کہ برھما کے ایک دن میں چودہ اندر بہم پہونچتے ہیں اور سب نے
اُسی پر اتفاق کیا کہ ایسی کوشش اور تلاش کیجیے کہ ہم سب برھما
ہو جائیں بڑے بھائی نے کہا کہ چاہیے ہم میں سے ہر ایک اپنے
دل میں یہی تصور جمائے کہ میں برھما ہوں اور دنیا کی پیدائش
میرے سپرد ہے سب برہمن زادوں نے ریاضت اور مجاہدے شروع
کیے جس طریقہ سے بڑے بھائی نے ہدایت کی چند روز میں سب کے سب
برھما ہو گئے اُن برھماؤں نے دس برھمانڈ نکالے اور ہر ایک
برھمانڈ میں ایک سورج ہے اور ایک برھمانڈ کا سورج میں ہوں
اور چونکہ یہ سورج اسی برھما کے برھمانڈ میں تھا جو حقیقت عالم کی
اُس سے دریافت کرتا تھا معلوم ہوا کہ یہ برھمانڈ اندر برہمن کے بیٹوں میں سے
ایک ہے بسشٹ فرماتا ہے کہ اے رامچندر یہی دل خالق عالم ہے اور صاحب
قدرت اور جو کچھ دل کرے وہی معتبر ہے بدن کا کام چنداں معتبر
نہیں چنانچہ اہلی بدن سے بی بی اور بہن کو پیار کرتے ہیں فرق
صرف دل کے ارادہ کا ہے اے رامچندر ایسی ہی قدرت دل کی
دیکھو کہ برہمن زادے دل کی توجہ سے برھما ہو گئے اے رامچند جیو آتما

نہیں تجھے باہر جو عالم میں ہے طلب آپ سے کر جو درکار ہو ۱۲ جیو آتما لفس ناطقہ
کو کہتے ہیں اور پرم آتما حق کو کہتے ہیں ۱۲

اور دل بدن سے بالکل بیگانگی رکھتے ہین بجز ظاہر کے ان مین
مناسبت نہین اور اسی بیگانگی کا سبب ہے کہ ایک کی تکلیف سے
دوسرے کو تکلیف نہین ہوتی اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ بدن کے
کٹنے اور جلنے سے جیو آتما اور دل کو درد اور تکلیف نہین پہونچتی لیکن
فقط کمال اختلاط کی راہ سے جو ظاہر مین معلوم ہوتا ہے خصوصاً عوام
کے نزدیک جو علیحدگی انکی نہین سمجھتے اور بدن کے افعال کو
آتما سے نسبت دیتے ہین اور کہتے ہین مین کھاتا ہون اور مین
چکھتا ہون اور حقیقت یہ ہے کہ جو کھاتا ہے اور چکھتا ہے وہ اور ہی ہے
اور اگر کوئی شخص عقل اور دلیل اور ارشاد مرشد کامل اور ریاضت
کے زور اور قوت سے جیو آتما اور دل کو بدن سے جدا سمجھے اور جدا
جانے اور یہ بات خوب ذہن نشین اور خاطر نشان اپنی کرے وہ
بدن کے آزار سے ہرگز دردمند نہو جسطرح پوشاک کے ٹکڑے ہو جانے
سے بدن زخمی نہین ہوتا اور ایک کے زخم کھانے سے دوسرے کو
تکلیف نہین پہونچتی اور ریاضت اور مجاہدے کے نتیجے جو خداشناس
سودھ کو حاصل ہوتے ہین یہ ہین کہ روح اور بدن کے درمیان
بیگانگی کو پہچانے تاکہ دنیا اور آخرت کی تکلیفات انکے نزدیک آئین
اگرچہ نشانہ انکے تیر قصد کا ازل سے سوا یگانگی اور توحید کی

تحقیق کے نہین ہی مگر کبھی ایسا ہوتا ہی کہ عنایت الٰہی ہوا در ریاضت
کی خاصیت ہی کہ حقائق عالم کا علم آپ ہی آپ حاصل ہو جاتا ہی
جسطرح کرامات کہ اُنکے چشم حق بین کو منظور نہین پھر بھی اللہ تعالےٰ
کی مرضی سے وقتاً فوقتاً اُن لوگون سے ظاہر ہو جاتی ہی اکثر آدمی
دو وہم باطل مین پھنس جاتے ہین اول یہ ہی کہ ایککو دو سمجھتے ہین
دوسرا یہ ہی کہ دو کو ایک خیال کرتے ہین انکے کامون کا مدار انھین
دو وہم پر آکر ٹھہرا ہی اور انکی دنیا اور آخرت کا نقصان اسی سے ہی
اسواسطے کہ حق اور کائنات فی الحقیقت ایک ہی اور دو جانتے ہین
اور روح اور بدن تعین اور ظہور مین دو ہین اور یہ لوگ ایک
تصور کرتے ہین خلاصہ کلام یہ ہی کہ جسنے دل کو بدن سے جدا سمجھا
اُسے کوئی درد دکھ نہین پہونچتا اس مقدمہ مین اندر اور اہلیا کا قصہ
کہا جاتا ہی حکایت بسشٹ نے فرمایا ہی راجہ مگدھ کے ملک مین
ایک راجہ تھا دیومن نام اُسکی ایک عورت تھی اہلیا نام حسن اور
جمال مین ایسے جیسے چاند کی عورت روہنی ہو اور راجہ کے شہر مین
ایک مرد بیباک اندر نامے بھی رہتا تھا ایکدن اندر آسمان کے
راجہ کی حکایت سُنی کہ وہ اہلیا گوتم رکھیشر کی عورت پر عاشق ہو گیا تھا

یہ گوتم رکھیشر بڑے حکماء ہند سے ہی وہ ایک مرتاض تھا ہند مین علم منطق پہلے پہل اسنے نکالا ہی ۲

سنکر کہنے لگا کہ میرا نام بھی اندر ہی اور راجہ کی رانی بھی الہیا ہی تو راجہ کی رانی پر مین عاشق ہوتا ہون۔ آسمان کے راجہ اندر کی حکایت اس طرح ہی کہ وہ گوتم کی بی بی الہیا پر عاشق ہوا اور اسقدر عشق کے باعث بیتاب اور بیقرار ہوا کہ راج کا سب کام کاج چھوڑ دیا اور اِس فکر مین پڑا کہ کسی طرح الہیا ہاتھ لگے اور وہ گوتم ایک ۲

ہو مشابہ کا ایجاد اسی سے ہی اس داستان پر رمز کی تاویل شاید اس کتاب کی شرح مین ہو ورنہ روحانیات کو اور ملائک مقدس کو اس حیوانی افعال سے کیا مناسبت ہی بلکہ خالی رمز و کنایہ سے نہین ہی اور باریک بات کو کسی پیرایہ مین بیان کرنا خود قاعدہ قدیم حکماء ہند و فارس کا ہی چنانچہ اہل عجم کی کتب قدیمہ مین اکثر دیکھا گیا اور انکے متاخرین نے اپنے زمانے کے لوگون کے نقص ذہن کی جہت سے بہت سے اقوال مشہورۂ قدیم کی تاویلات کی ہین ایک بات اُسمین سے بطور شہادت یہان ذکر کیجاتی ہی زیادہ کی گنجایش بیان نہین یہ جو مشہور ہی کہ سکندر ظلمات مین لشکر سمیت گیا اور آبحیات سے ناکام واپس آیا اور ساتھی جو اُسکے تھے ظلمات کی راہ سے پتھر کے ٹکڑے جو پڑے تھے اُٹھا لائے جب ظلمات سے باہر آئے تو وہ سنگریزہ یاقوت اور الماس تھے جنہنے اُٹھائے اُسکو افسوس رہا کہ زیادہ کیون نہ لائے اور جو خالی آئے اُنکو حد سے زیادہ افسوس تھا اسکی تاویل یہ کرتے ہین کہ سکندر سے مراد نفس ناطقہ ہی اور ظلمات دنیا ہی اور لشکر حواس اور آبحیات معرفت کہ بقائے ابدی اس سے ہی اور اُس سے محروم رہنا اجسام عنصری مین مبتلا رہنا اور لعل یاقوت کا ظلمات سے اُٹھانا دنیا سے اعمال حسنہ کا لیجانا ہی اور سنگریزون کا اُٹھانا اعمال مذمومہ کہ آخر مین موجب حسرت و افسوس کا ہوگا ہندو لوگ قایل تناسخ ہین ۱۲

مرد مرتاض کی بی بی تھی پاکدامن اور گھر سے کم نکلتی تھی اتفاقاً ایک روز گوتم باہر تھا سو موقع دیکھکر گوتم کی صورت بن اُسکے گھر مین گیا اور گھر آکر بُرا کام کیا اسی درمیان مین گوتم آن پہونچا اندر سمجھا کہ اب فضیحت اور رسوائی کی نوبت آئیگی بلی کی صورت بنکر وہان سے برآمد ہوا گوتم نے صفاے باطن سے جانا کہ یہ بلی اندر ہی کہ بُرے کام کے ارادے سے آیا تھا اسے ملامت کی اور کہا اندر جس چیز کی طلب مین تو آیا تھا وہی علامت تیرے تمام جسم مین نمودار ہو اس نفرین کے ساتھ ہی ہزار سوراخ اندام نہانی کی شکل اندر کے جسم مین ظاہر ہوئے اندر اس حالت مین گرفتار ہوا تجالت کے سبب اپنے گھر نہ جا سکا تالاب مین گرا اور نیلوفر مین چھپ گیا اور کئی ہزار سال وہان رہا اسکے بجاے دوسرے راجہ سنے نہک راج کیا جسنے بمشابہت کی تھی انجام کار وہ اندر راجہ کی بی بی پر عاشق ہو گیا اور وہ کام کیا کہ اگست یعنی سہیل کی روحانیت کی نفرین مین مبتلا ہوا بعد ازان دیوتا لوگ بڑی تلاش اور تجسس کے ساتھ برہسپت یعنے مشتری کی روحانیت کی رہنمائی سے اندر کے پاس گئے اور کہا تجھے کیا واقعہ پیش آیا کہ راج کو چھوڑ اس ... مین چھپ رہا ہے اندر نے اپنا قصہ بیان کیا اور کہا اس حالت سے

مین باہر پانی کے نہین آسکتا آخر برہما اور سب دیوتاؤن کی سفارش سے
گوتم اپنی نفرین سے باز آیا اور کہا کہ ہزار سوراخ جو اندر کے بدن مین
ظاہر ہوئے ہین انکی ہزار آنکھ بنجائین اندر ہزار آنکھ کا ہوکر پانی سے
باہر نکلا گویا گوتم کا اشارہ اس سے تھا کہ آسمان کا راجہ چاہیے کہ ہزار
آنکھ والا ہو تاکہ بینش کے ساتھ کام کرے القصہ یہ حکایت سنکر اندر لونڈ اہلیا رانی
یہان اندر راجہ آسمان کا قصہ تمام ہوا ۱۲
پر عاشق ہوا اور رانی بھی یہ بات سنکر اندر پر عاشق ہو گئی اور
دونون بحیلہ فائز المرام ہوئے یہ خبر راجہ کو پہونچی دونون کو بہت
تنبیہ کی لیکن یہ دونون محبت کے باعث ان تنبیہون کو اُٹھا کر
اندر لونڈ اور اہلیا ۱۲
اپنے کام سے باز نہ آئے اور ہمیشہ ہنسی خوشی سے رہتے اور کوئی اثر
درد اور تکلیف کا انھین محسوس نہوتا راجہ نے دیکھا کہ میری سیاست
دیومن راجہ ملک تکھ ۱۲
اثر نہین کرتی دق ہو کر انکی تنبیہ سے باز رہا اور دونون کو سامنے بلاکر
نصیحت اور ملامت کے ساتھ کہا ہر گاہ یہ تکلیف اور درد جو تمکو
پہونچتا ہے کسواسطے اپنے اطوار ناپسندیدہ سے باز نہین آتے اور
ملول نہین ہوتے بلکہ ہمیشہ خوشیان مناتے ہو اور پھول کی طرح شگفتہ
رہتے ہو وہ دونون بولے ہم ایک دوسرے کی محبت مین محو ہو گئے ہین

یہ اندر دوسرا اندر لونڈ باشندہ شہر مگدھ کا ہے جو اندر راجہ آسمان کی داستان سنکر اہلیا
زوجہ ملک تکھ پر عاشق ہو گیا تھا ۱۲

سیاست اور آزار سے ہمکو خبر نہین ہوتی جو عشق مین ڈوبا ہوا ہے
اُسکو کسی چیز سے تکلیف نہین پہونچتی بلکہ عبّاد مرتاض کی بد دعا
اور رکھیشرون کی نفرین اُنکو مضرت نہین کرتی اور کسی محنت اور
تکلیف سے جنبش نہین کرتے جسطرح پہاڑ ہوا سے نہین جنبش کرتا
بدن کی حرکت دل کی امداد بغیر ہرگز معتبر نہین اور بدن کے
کام اسی دل سے پیدا ہوتے ہین جیسے درختون کی طراوت
پانی سے ہو اور اگر بدن معدوم ہو جاوے دل دوسرے ہزار بدن

اشعار مولوی معنوی کے عشق کی معرفت مین یہ ہین ؎ ہر کہ را جامہ ز عشقے چاک شد + او ز حرص و عیب کلّی پاک شد + شاد باش ای عشق خوش سودای ما + ای طبیب جملہ علتہای ما + اے دوای نخوت و ناموس ما + ای تو افلاطون و جالینوس ما + جسم خاک از عشق بر افلاک شد + کوه در رقص آمد و چالاک شد + عشق جان طور آمد عاشقا + طور مست و خر موسیٰ صعقا + علت عاشق ز علتہا جداست + عشق اصطرلاب اسرار خداست + عاشقی گر زین سر و گر زان سر است + عاقبت ما را بدان سو رہبر است + ہر چہ گویم عشق را شرح و بیان + چون بعشق آیم خجل باشم ازان + گرچہ تفسیر زبان روشنگر است + لیک عشق بے زبان روشن‌تر است + شرح عشق ار من نویسم بر دوام + صد قیامت بگذرد وان ناتمام + چون قلم اندر نوشتن مے شتافت + چون بعشق آمد قلم بر خود شگافت + چون قلم در وصف این حالت رسید + ہم قلم بشکست و ہم کاغذ درید + عقل در شرحش چو خر در گل بخفت + شرح عشق و عاشقی ہم عشق گفت + آفتاب آمد دلیل آفتاب + گر دلیلت باید از وے رو متاب ۱۲

پیدا کر سکتا ہی جسطرح خواب کی حالت مین لاانتہا بدن پیدا ہوتے ہین اور
جو دل معدوم ہو جاے بدن کام نہین کر سکتا راجہ یہ باتین سنکر
رکھیشر بھرت نام سے کہ اُسکا مصاحب تھا کہنے لگا کہ اے حکیم بزرگ
ہر چند عشق ظاہری بجز شہوت کے نہین ہوتا گرچہ آسکی باتین عشق
حقیقی سے مناسبت رکھتی ہین تو کیا شیرین معلوم ہوتی ہین اچھے سیاست
اُنمین اثر نہین کرتی آنکو جلا وطن کر دینا چاہیے اسلیے دونون کو
شہر بدر کر دیا بسشٹ فرماتے ہین اے رامچند حکایت اندر اور
اہلیا کی جو آپ سے مین نے بیان کی تو اُس سے مطلب تھا
کہ آپ کو یہ امر معلوم ہو جاے کہ افراد انسانی سے ہر ایک فرد
بشر کے دو بدن ہوتے ہین ایک لطیف کہ وہ دل سے عبارت
ہی اور بڑے کام وہ کرتا ہی دوسرا بدن کثیف محسوس جو گوشت
پوست ہڈی رگ اور پٹھے سے ملکر بنا ہی اس بدن سے بغیر لطیف بدن کے
ہرگز کوئی کام نہین ہو سکتا اور نہ دوسرے کسی کا اثر قبول کرتا ہی
اور یہی وجہ ہی کہ دو آدمی جو ملے بیٹھے ہون اور ایک کا دل دوسری
چیز کی طرف متوجہ ہو تو دوسرے کو نہین دیکھتا اور نہ اُسکی بات کو
سُنتا ہی اس سبب سے اندر عاشق نے اسقدر سیاست اور
تنبیہ کو جھیلا اور کچھ دُکھ اُسے نہ معلوم ہوا اگر اعراض کرین کہ شاستر مین

لکھا ہی کہ لطیف بدن سے سترہ چیز مُراد ہین یعنی پانچ حواس ظاہری یعنی پانچ کرم اندری جو گوینده اور گیرنده اور رونده اور زائنده اور بول براز کا دفع کننده ہین اور پانچ ہوا کہ وہ پران سمان ودان بیان اپان ہین اور یہ پانچ ہوا دل اور ناف اور گلے اور تمام بدن اور بول براز کی راہ مین رہتے ہین اور سولھوین بدھ ہی اور سترھوین دل پس ان سترہ چیزون سے جو لطیف بدن ہی دل کو فقط لطیف بدن کہنا کیا معنی اسکا جواب یہ ہی کہ دل سب کا راس و رئیس اور سب اُسکے ساتھ قائم ہین لہذا اُسکے ذکر پر اکتفا ہوئی گویا سب کا ذکر ہوا رامچندر نے پوچھا کہ استاد دل کیا چیز ہی بسشٹ نے فرمایا کہ وہ ایک حرکت اتما[1] کے کام کرنے اور نکرنے مین ہی اور یہ مسئلہ کئی بار

[1] اتما نفس ناطقہ اور کبھی تماسے حق کو تعبیر کرتے مین اسواسطے کہ نفس انسانی کو مطلق نفس رحمانی جانتے ہین اور حسین ابن معین الدین منیری فواتح مذہب در قول صوفیہ مین نقل کرتا ہی کہ یہ کہتے ہین نفس انسانی مطلق نفس رحمانی ہی اور عالم حی و ناطق ہی حتی کہ جمادات مگر نطق بالفعل موقوف ہی نوع انسانی کے مزاج کے اعتدال پر اور تعین کے اعتبار سے ہندی نفس ناطقہ انسانی کو جیو آتما اور حق کو پرم آتما کہتے ہین یہ باب عالم کے ظہور اور نمود کا ہی جسکو سنسکرت مین اُتپت پرکرن کہتے ہین اس باب کے اندر جو حکایات لیلا و راجہ پدم اور کرکٹی وغیرہ کی لائے ہین اُنکے رموز اور حقائق سمجھنے کے لائق ہین کہ عالم کا ظہور اور نمود کسطور پر ہی جب تک کہ کوئی شخص اپنے نفس کا عارف ہو اچھی طرح حقیقت واقعی کا پانا اُسکے دشوار ہی خلاصہ

آپ سے مین نے کہا ہی اَلاجب تک کوئی دل کے تصور مین نہین پڑا ہی تو جاننا چاہیے کہ اُسکی ایک حقیقت ہی اور اُسکے ادراک کی طرف

مطلب یہ ہی کہ بجز حق موجود نہین ہی جس طرح ظہور حق کے ارادہ سے عالم نمودار ہوا ہی نفس ناطقہ انسانی کے ارادہ سے یہ جسم اور حواس اور سب توابع بھی آن موجود ہوئے اور نفس انسان مین اس ارادہ کا نام دل ہو گیا اور عالم کبیر مین مین عقل کل اور برہما اُسکا نام ہی جب تک یہ دل یعنی ارادہ حضرت نفس ناطقہ درمیان ہی اور اُسکی توجہ عالم شہود اور محسوس کی طرف باقی ہی ضرور ہے انتہا اجسام حرکات محصولہ کے موافق ہونگے اسواسطے کہ جسقدر ملکات نفس مین پیدا ہوتے ہین وہی اسکے مرغوب اور محبوب ہین اور جو چیزین اُسکی محبوب اور مرغوب ہین بیشک اُنکا موجود ہونا قدرت ذاتی نفس کے لوازم سے ہی اور عارفون کی ریاضت اور مجاہدہ کا مقصود بھی یہی ہی کہ اس دل کو نفس مین فانی کرے اور محسوسات کی مشغولی سے نکالے جب دل نفس مین فانی ہوا نفس ناطقہ نے بھی حق مین فنا پائی پس جسم و توابع ولواحق جسم کا باقی رہنا جو کہ انانیت اور پندار اور من کے وجود سے قائم ہی بعد حصول مرتبہ فنائی اللہ اور زوال کلی انانیت کے محال ہوگا جسطرح عالم کبیر مین قیامت اُسے کہتے ہین کہ عالم حق مین فنا ہو جاوے اور یہ عالم شہود بطون مین چلا جاوے اسیطرح قیامت صغری کا حال ہی کہ عارف اپنی ذات اور حقیقت کیطرف متوجہ ہوا اور جسم و جسمانیات اُسکے نفس مین فنا ہون اسی اعتبار سے انسان کو جامع کونی والٰہی اور عالم صغیر کو نمونہ عالم کبیر کہتے ہین ~ حالات غیر کیلیے تونے بڑھا لیے ہین + بیدل کچھ آپ کم ہین کہ جھگڑے لگا لیے ہین + ایک ایک اپنی بھول کی تیری ہی سوچ مین + آپ ہی تم آئینہ ہو کر عالم دکھا لیے ہین + جو ایک ریشہ تخم سے تیرے ہوا عیان + امکان کے لاکھ لاکھ یہ خرمن بنا لیے ہین + تیری پلک جھپک مین ہی یہ سب طلسم دہر + اے چشم نم کر یہ کیا گل کھلائے ہین + عالم تمام عرض ہی اپنے پیام کا + نالے سنا و شوق جو تمکو سنائے ہین ۱۲

متوجہ ہوتا ہی اور جب خوب غور کرتا ہی تو جان لیتا ہی کہ وہ کوئی چیز نہین
بلکہ ایک شی موہوم ہی مگر اسکے تعین کے آئینہ مین دو چیز عکس
ڈالتی ہین ایک رائی یعنی دیکھنے والا دوم مرئی یعنی دیکھا گیا اسیوا سطے
سکھپت کی حالت مین کہ دل کی توجہ نہین رہتی اور صفت
آہنگی جاتی رہتی ہی کوئی چیز نہین دیکھی جاتی ہی رامچند
ہرچند دل کوئی چیز نہین لیکن مکت کے لیے بڑا وسیلہ اور عظیم راہنما ہی
مناسب ہی کہ سب کام سے اسکو باز رکھ کر پرم آتما کی راہ مین
لاوین اور کاملین کا دل عین پرمہ آتما ہی اور دنیا مین کوئی چیز نہین جو دل
نہین ہے جام جم ہمسے طلب کرتا تھا دل مت ہوئی + اسمین جو تھا
غیر سے اسکو طلب کرتا تھا دل + دل گواہ اسکا کہ پردہ مین دل آرا کی
ہستی قطرہ کہے دیتی ہی دریا ہی کوئی + اور دنیا مین کوئی چیز نہین جو دل
مین نہین اور جو چاہے وہ کرسکتا ہی دانائی کی صورت بدن مین
ظاہر ہوتا ہی اور سختی کی شکل پتھر مین قرار اور سکون کی وضع زمین مین
روانی کی حالت پانی مین اور جلن کے نام سے آگ مین اور
سنسناہٹ کی صورت ہوا مین اور بے نشانی کے نشان سے
اکاس مین اور نہ ثباتی کی شکل سے تمام عالم مین اور یہ سب
صورتین دل مین ایسی ہی ہین کہ پوری صورت مور کے گوشت پوست

سر چوتج گردن سینہ بازو پانون رنگ برنگ کے پر بالکل انڈے مین
مندرج اور مخفی ہین جسطرح درخت کی تمام صورت تخم کے اندر ہی
اے رامچندر دل کی مثال ایسی ہی کہ مصنفے ظریفون نے اسکی ایک
داستان بنائی ہی اور دولتمندون کے بچون سے بیان کرتے ہین
چنانچہ حکایت دولتمند کے ایک لڑکے نے اپنی دائی سے کہا کہ
ایک اچھی سی کہانی کہہ دائی بولی کہ خیال کے ملک مین جو راجہ ہی
اُسکے تین بیٹے تھے مردانگی اور دینداری مین نے نظیر تھین سے
دو ایسے تھے کہ مان کے پیٹ سے نہین نکلے تھے اور ایک باپ کی
پیٹھ سے جدا نہوا تھا ایک دفعہ وہ تینون بھائی ملک دیکھنے کے ارادہ
سے چلے راہ مین میوہ دار ہرے درختون کو دیکھا کہ آکاس کے باغ مین
جمے ہین ایک ساعت اُس باغ مین آرام کر میوے
کھا روانہ ہوئے پھر تین بڑے دریا دیکھے دو دریا مین پانی
تھا اور ایک خشک تھا تینون بھائی نے سوکھے دریا مین اشنان
کیے اور پانی مین کھیلے اور اُسکا میٹھا پانی جو دودھ کے موافق تھا پیا اور
وہان سے چلتے ہوئے پھر ایک شہر مین آگئے کہ جہان محلہ گھر اور کوچہ
بازار اور آدمی نہ تھے اور شہر کے آدمیون کا شور و غل سُنکر علیحدہ
مکان چاہتے تھے کہ آرام سے بیٹھین تین گھر ملے دو کی بنُیاد نہین

رکھی تھی اور ایک کی دیوار اور ستون اور چھت نہ تھی تینون بھائی
نے دیوار اور ستون اور چھت کے گھر مین اُترے جو بہت آراستہ
اور سجا ہوا تھا وہان سونے کی تین دیگین پائین دو کے پار چونکہ
نہین ملا یا تھا اور ایک سونے کی ریزگی تھی تیسری دیگ لیکر کھانا
اُسمین پکایا اور پہلے پہل بن منہہ کے برہمنون کو دیا کہ پیٹ بھر کھایا
اور بچا کچا خود نوش کیا تینون بھائی اُس شہر مین ہمیشہ کھیل شکار
مین مشغول رہتے اے رامچند عالم کی پیدایش بالکل اس حکایت کے
موافق ہے کہ بچہ اُسکو سنکر خوش ہوتا ہے اور اسکا دل اُس کہانی مین
لگتا ہے اور جو دانا اسکو سنتا ہے وہ جانتا ہے کہ یہ قصہ وجود عنقا کی طرح
وہم اور خیال ہے اُسکی خاطر کو تعلق اُس سے نہین ہوتا اسی طرح نادان
اور احمق آدمی عالم کی صورت دیکھ اپنے خطرہ اور خیال سے
جال جنجال مین اُلجھے ہوسے ہین اور دانا آدمی اس قید سے خلاص
ہین اے رامچند تو کسی کا قیدی نہین ہے اسواسطے کہ روح کو کسی
چیز سے نہین باندھ سکتے اور روح بے نہایت ازلی اور ابدی سراسر
شعور اور سرور ہے اسپر کسی چیز کی بندش نہین ہوسکتی پس درحقیقت
کوئی شخص بندی کسی قید کا نہین ہے اور مکت کا محتاج نہین مکت
اور آزادی روح کی لازم ہے اور گرفتاری اور پابندی دل کی شان

تلون سے ہی دل ایک قدم کو کئی ہزار جوجن[1] ٹھہراتا ہی اور کئی ہزار
جوجن کو ایک قدم اور کلپ کو چھن بناتا ہی اور چھن کو کلپ گنتا ہی (اور
چھن آنکھ کی ایک جھپک کو کہتے ہین) اس بابت تجھے ایک داستان
کہتا ہون **حکایت** اُتر کے ملک مین ہرچند کی اولاد سے ایک
راجہ لون تھا بہت نیک نام بلند ہمت اور بڑا سخی اَن داتا
اور دنیا سے نہایت بے تعلق تھا۔ ایک دن تخت پر بیٹھا
ہوا تھا کہ جیسے چودھوین رات کا چاند آسمان پر یکایک ایک
بازیگر آیا اور عرض کی کہ مہاراج میرا کھیل تماشا دیکھیے راجہ نے کہا
اچھا جو ہنر تجھے آتے ہون دکھلا بازیگر کے ہاتھ مین ایک
مورچھل تھا اُسے ہوا مین جنبش دی اُس عمل کے کرتے ہی اہل
اہل مجلس سب نے دیکھا کہ ملک سندھ کے راجہ کا وکیل آیا اور ایک
گھوڑا نذر گذرانا اور کہا ہمارے مالک نے یہ گھوڑا بطور نذر بھیجا ہی
جو اندر کے گھوڑے کی مثال ہی اور دریا سے برآمد ہوا تھا بازیگر بولا
ای راجہ اس گھوڑے پر سوار ہو کر سیر کیجے راجہ نے گھوڑے کیجانب
نگاہ کی چار گھڑی تک حال ہوا کہ تصویر کی حالت نے حس و حرکت
رہا حاضرین کو اچنبھا ہوا کہ راجہ کو کیا ہو گیا چار گھڑی بعد

[1] جوجن ایک مقدار معین ہی زمین پیمایش کی ہوئی جسطرح فارسی مین فرسنگ اور فرسخ ہی ۱۲

جو راجہ اپنی اصلی حالت پر آیا تو کیکپا تا تھا وزیرون نے عرض کی
مہاراج یہ کیا حال ہی تندرست اور صحیح المزاج ہو کر ایسے سست اور
نڈھال کیون ہو راجہ نے جواب دیا کہ ایک عجیب غریب واقعہ مین نے
دیکھا ہی تیسے شنو جسوقت بازیگر نے مورچھل ہلایا مین دیکھتا ہون
کہ اسی گھوڑے پر سوار سیر شکار کے لیے نکلا ہون گھوڑے نے
مجھے ایسا اُڑایا کہ جیسے نادان کو خطرات اُڑاتے ہین اور
ایک بیابان خشک بے آب و دانہ مین لیگیا جہان نہ ہرن تھا
نہ چڑیا اور نہ کوئی شکار کا جانور تھا دن بھر اُس جنگل مین حیران
سرگردان رہا اور رات کے وقت بمشکل تمام اُس بیابان سے
نکلا جسطرح کوئی عارف عالم سے گذرتا ہی۔ اور وہان سے دوسرے
بیابان مین گیا کہ ہرے ہرے درخت سایہ دار وہان بہت تھے
اور خوش الحان جانور چہچہا رہے تھے جنکی آواز سنکر دلکو تازگی
اور خوشی ہوتی تھی مین ایک درخت کی شاخ سے لپٹ گیا اور
اُس اچپل گھوڑے کی زحمت سے نجات پائی جسطرح گنگا مین نہا کر لوگ
گناہون سے پاک ہوتے ہین اور تکلیف کے سبب ایک
رات بڑھ کے ایکدن کے برابر ہو گئی نہ اشنان کیے نہ کھانا کھایا
اور نہ معمولی پوجا کی اور وہان سے دوسرے بیابان مین گیا کہ

وہان نہ پانی تھا نہ سبز درخت ہی تھے جسطرح نادان کا بدن کہ ہنر
سے خالی ہو اور اُس بیابان مین کوئی آدمی آدم زاد نہ تھا الا ایک
لڑکی کالی کلوٹی میلے کچیلے کپڑے ہاتھ مین کھانا لیے چھپتی ہوئی جاتی
تھی وہ میرے سامنے آئی اُسکا آنا بھی اسقدر غنیمت معلوم
ہوا کہ اندھیری رات مین چاند نکل آیا چونکہ بھوک نے مجھے بہت
ستا چکی تھی تھوڑا کھانے کو مین نے اُس سے یہ کہکر مانگا کہ دنیا
کی بڑی نعمت وہی ہی کہ دوسرے کو دین ہرچند ہا ہا منتی کی مگر اُسے
مہر نہ آئی اور بولی مین مہتر کی لڑکی ہون اور یہ کھانا اپنے باپ کو
لیے جاتی ہون جو قریب کھیتی کیاری مین لگا ہوا ہی اور مین نہین
دے سکتی ہان اگر مجھسے تو بیاہ کرے تو کسی قدر اسمین سے
تمکو دیتی ہون کہ شوہر باپ سے زیادہ عزیز ہوتا ہی جب یہ
بات مین نے قبول تو آدھا کھانا مجھے دیا اسواسطے کہ ناچاری
کی حالت مین مردار بھی حلال ہوتا ہی مہتر کا کھانا مین نے کھایا
اور مجھے وہ لڑکی اپنے ساتھ باپ کے سامنے لیگئی اور کہا اِسنے
اسے شوہر اپنا بنایا ہی تو بھی منظور کر باپ بھی میری دامادی
سے راضی ہوا شام کے وقت وہ اپنے گھر گئے تو مجھے بھی اپنے
ساتھ لیگئے وہان جاکر دیکھا تو گھر کتے سور اور مردار گوشت اور

بجاست سے بھرا تھا مہتر نے اپنی عورت سے کہا کہ تیرے لیے ایک
داماد لایا ہون مہترانی نے قبول کر لڑکی مجھے دی جیسے بڑا کام کا بڑا
نتیجہ بخشتا ہی اور مہتر لوگ اُسکے گھر مین جیسے مُردار پر کوے گد
جمع ہوئے اور سات دن برابر جشن اور جلسہ رہا اور وے
شراب پیتے اور ڈھول بجاتے تھے آٹھ مہینے بعد وہ دلھن پیٹ سے
ہوئی اور لڑکی جنی جس طرح مفلسی سے غم پیدا ہو بعد ایک مدت بیٹا
جنا جیسے احمق کی صحبت سے باطن کی سیاہی پیدا ہو پھر ایک اور
لڑکا جنا جسطرح گنہگار کے اوپر تلے سر پر محنت اور بلا آوین ایک
مدت پیچھے وہان اکال پڑا باشندے وہان کے تتر بتر ہو گئے مین
بی بی لڑکے ہمراہ لیکر اس سرزمین سے نکلا جس طرح دوزخ
سے کوئی شخص نکلے رستے مین کھانے کو کچھ نہ ملا بھوک اسقدر غالب
کہ دل مین ٹھہرائی کہ خود کشی کر لون یا جل مرون اور اس سے بچا
پاؤن اس درمیان نقارے کی آواز میرے کان مین پہونچی اور
ہوش مین آیا مین سمجھا کہ اس بازیگر کے سب تصرف ہین یہ محنت اور
تکان مجھے دیا جسطرح نادان اپنی جان[1] دیتا ہی بازیگر راجہ کی بابت سنے ہی

---

[1] اس مقام پر داستان گو نے رموز اور اشارات اس داستان کے ظاہر کیے
ہین اس داستان کی تاویل جو میرے خیال مین آتی ہی شرم کے ساتھ لکھتا ہون

غائب ہو گیا درباریون نے کہا یہ بازیگر نہ تھا کہ بغیر روپیہ لیے چلدیا

اس سبب سے کہ مجھے اپنی سمجھ کی درستی پر بھروسا نہین ہی کہ راجہ سے مراد نفس ناطقہ ہی اور بازیگر دل ہی اور بازیگر کا مور چھل ہلانا حرکت دل سے مراد ہی اور گھوڑے سے غرض خیال اور خطرات ہین اور گھوڑے پر سوار ہو کر شکار کے لیے نکلنا عالم شہادت کا سیر کرنا ہی چنانچہ اس مقام پر بطور تشبیہ کے داستان مین اشارہ کیا ہی کہ اس گھوڑے نے مجھے ایسا دوڑایا جسطرح نادان کو اسکے خطرات اڑاتے ہین اور جنگلون سے مراد دنیا ہی اور مہتر کی لڑکی اور کھانا اسکے ہاتھ مین تعبیر کرنی ہی لذات حسی اور اسکی زبونی اور کراہت کو ان لذات کی جو مہترا اور اسکے کھانے سے بہم پہونچی ہی اور مہتر کا گھر جو گئے اور سور اور گوشت مردار سے بھرا ہوا لکھا ہی اس سے مقصود جسم مادی وعنصری ہی اور راجہ کی شادی مہتر کی لڑکی سے پیوند روح پاک کا جسم اور مشتبہات جسمانی سے مراد ہی اور کوے گدھ کی طرح مردار پر مہترون کا جمع ہونا یہ ہی کہ محبوبات جسمانی کی خواہشین اور آرزوئین ہجوم لائین اور نقارہ کی آواز جو بازیگر نے کی اسکا راجہ کے کان مین پہونچنا اور راجہ کا جاگنا اور ان تماشونکا جاننا بازیگر کے تصرف سے یہ مطلب ہی کہ نفس مدرک نے حقیقت حال دل کو جان لیا اور بیدار ہونا یہ ہی کہ نفس نے اپنے وجود کی معرفت حاصل کی اور بیدار کل سے جا ملا اور بازیگر کا راجہ کی بات سنکر غائب ہو جانا بیداری کے بعد تعبیر اسکی یہ ہی کہ جب نفس ناطقہ حقیقتا وافکار دنیوی لذات کی طرف متوجہ ہو گیا تو دل غائب ہو جاتا ہی اور یہ جو مثال لکھی ہی کہ جسطرح نادان جان کو ستاتا ہی ظاہر ہی کہ نادان لذات حسی مین الجھکر آزادی کو حاصل کرنا نہین چاہتا اور اپنے ملکات اخلاق اور عادات سابقہ کے موافق مختلف ابدان مین اپنی جان کو حیران سرگردان رکھتا ہی جو کچھ فقیر حقیر کی خاطر مین اس داستان کی تاویل گذری وہ بیان کی گئی ۱۲

بلکہ کچھ اسرار الٰہی ہی کہ تمکو ظہور کی حکمت پر آگاہ کیا ہی تاکہ جانو عالم ظاہر
ایسا ہی کہ جیسا عالم تمنے معائنہ کیا اور یہ سب دل کا بنا یا چُنا یا ہی
بسشٹ فرماتے ہین کہ رامچند آتما کو دل پریشان کرتا ہی ہر شخص دل کا
کیا کیا ہوا جان اور بندیوان وہی ہی جو دل کا بندیوان ہی اور آزاد
وہی ہی جسکو دل نے آزاد کر دیا اس بات کو خوب سمجھکر اپنے تئین بھی
قیدیون سے خلاص کر اَی رامچند اگر دل جنبش سے باز رہے
کوئی وہم آتما کو پریشان نہین کرتا جس طرح کسی مندر پہاڑ دریا کی
چاہے تو جنبش نہین دیسکتا اَی رامچند دلکی بیماری کے علاج کو تیرے
سوا کوئی حکیم درکار نہین اور نہ نبض کی جنبش کی تحقیق اور بیماری
کی تشخیص اور معجون تیار کرنے کی محنت کچھ ضرور ہی اگر کسیقدر اپنی
طرف آپ متوجہ ہون تو یہ علاج صحیح تمھارے ہاتھ آتا ہی بیماریون
کے علاج جو حکیم لوگ کرتے ہین کبھی تو فائدہ دیتا ہی اور کبھی بے اثر
ہوتا ہی ہمارے دل کا علاج جو تجھسے مین بیان کرتا ہون نہایت فائدہ
بخش اور سودمند ہی اور وہ علاج ہر محبوب کا ترک ہی اور ہر مرغوب کا
چھوڑنا اور اُسکا یاد نکرنا اور تاسف نکرنا اَی رامچند اس بیماری سخت کا ایسا
علاج آسان جو نہ کرے اُسپر لعنت ہی اور وہ آدمی نہین ایک کیڑا ہی کہ نا پاک جان

---

۱ یعنی ادراکات نفس کی مادیات مین منہمک ہونے سے اسقدر باطل کرتا ہی کہ نفس انسانی

اسمین ہی اگر اعتراض کرین کہ محبوب کا چھوڑنا بڑی سخت اور نے ورمان بلا ہی اور سب سے زیادہ دشوار تر ہے آسان کسطرح کہ سکتے ہین مین اسکا جواب دیتا ہون کہ اس علاج کا آسان ہونا اسوجہ سے ہی کہ دل کا علاج دل کے اندر ہی اُسکی دوا دوسری جگہ سے نہین لانی پڑتی اور دلیل اسکی یہ ہی کہ دل کام کرنے مین سخت ہی لوہے سے مشابہت رکھتا ہی اور جیتک اپنی آرزو اور خواہشون کی طرف

گزرنہ

قابل اور مستعد اجسام حیوانیہ کے ہوجاتا ہی اور کیڑے نوع حیوان مین سب کے ادنے درجے ہین قریب نباتات کے فقط کیڑون مین حیوانیت کا اسم اس سببسے باقی رہا ہی کہ کہ غذا کے حصول کے لیے جنبش کرتا ہی صرف حرکت کیڑے مین صفت حیوانی سے ہی ورنہ نفس نباتی کی کیفیت قبول کرنے کا مستعد قریب ہی اسی طرح رتبہ نباتات کے کمی درجہ کا سبب ہی کہ روئیدگی جو چند روز ٹھیرے اور پیدا ہیں نوع کی اس سے نہووے چنانچہ برسات کی بعض سبزی اس قسم کی نباتات کیفیت نفس جمادی کے قبول کرنے مستعد ہی اسواسطے کہ انسان کی خصوصیت اور اسکا قریب فرشتون سے تعلق اور ادراک کی وجہ سے ہی اور اسکے انحطاط کا مرتبہ قدرت مدرکہ کے جاتے رہنے سے اور ماویات مین فرو رفتہ ہونے سے قسم حیوان مین ہوگا اور نوع حیوان مین بھی انحطاط اس پستی کے بہت مراتب ہین حقیر درجے کے کیڑے نجاست کے ہین اور اس سے گذر کر نبات ہوجاتا ہی اور نوع نباتات کے ادنے درجہ کی روئیدگی ناپایدار ہی جس سے بیج کی کاشت اور تولید نسل محال ہی اس مرتبہ سے اُتر کر جماد ہوتا ہی یہ مراتب انحطاط اور نقصان انسان کے ہین اور اگر ترقی کرے تو فرشتے اور افلاک اور ستارون سے ملجاے اور سب اعلی درجہ مرتبہ فنافی اللہ کا ہی کہ حضرات صوفیہ کامل کو حاصل ہوتا ہی ۱۲

جاتا ہی گرم لوہے کے مشابہ ہی کہ حرکت کو گرمی لازم ہی اور جب سب
خواہشون سے اپنی باز آیا اور ٹھہر گیا ٹھنڈے لوہے کی مثال ہی
پس جسطرح گرم لوہے کو ٹھنڈے لوہے سے کوٹتے اور اُس سے
برتن یا ہتھیار اوزار بناتے ہین اسی طرح پریشان دل کو تحقیق
دل سے اصلاح کرنی چاہیے یعنی حرکت اور سکون دونون صفت
دل کی ہین کبھی یہ صفت دل پر غالب ہوتی ہی اور کبھی وہ ایک
دل کو ان صفات کے لحاظ سے دو کہہ سکتے ہین اور جو صفت کہ
دوسری صفت پر غالب ہوئی گویا ایک دل دوسرے پر غالب
آیا ورنہ درحقیقت دل ایک ہی اور جو کچھ بولا جاتا ہی کہ دل آتما کو
ہلاتا ہی یا ٹھہراتا ہی رسمی بات ہی اگر درحقیقت آتما صاحب کمال
قدرت کی ہی اور کامون کے اندر استقامت اُسکی ذاتی صفت ہی
الا آتما کبھی مشاہدہ دل کی طرف جاتی ہی اور اُسکے ہلانے سے ہلجاتی ہی
اور کبھی اپنی استقامت پر نظر کر دل کی موافقت نہین کرتی بلکہ اسے
بھی راہ پر لے آتی ہی جیسے ایک بوڑھا آدمی کہ کبھو کھیل مین لڑکے کے
شریک ہوتا ہی اور کبھی اپنی شان پر نگاہ کر لڑکے کو بھی کھیل کود سے
باز رکھتا ہی اے رامچند دل کے فنا اور چت کے اچت ہونے کے بعد
یعنی کہ دل اور چت کے خطرات اور صفت حرکت سے خارج

ہونے سکے پیچھے پرم آتما رہجاتی ہو اور بس کمال معرفت یہی ہو کہ جو
دل پر غالب آیا اسکو اپنا تابع کر لیا تینون لوک کی تسخیر اسکے سامنے
گھانس کی پتی برابر ہو اور جس شی کو دل محبوب رکھے اور نیک
جانے اسکو تو اگر مکروہ اور برا جانے تو بیشک دل تیرا تسخیر ہو گیا تو
بازی جیت لی اور مین تو وہ یہ معنی تیرا یہ سب اعتبارات تیری نظر
سے اٹھ گئے تو گویا دل کے پانون اپ سنے توڑ ڈالے اے
رامچندر آکاس مین اگر ابر ہو تو ہوا اسکو جنبش دیتی ہو اگر نہو تو
ہوا آکاس مین دخل تصرف نہین کر سکتی اسی طرح آتما کی ہوا مین
اگر دل رہا ہو سنکلپ کی ہوا اسکو ہلاتی ہو اور اگر دل فنا ہو جاے
سنکلپ کی ہوا آتما سے کام نہین رکھتی اگر قیامت کی
ہوا سے چلے اور سات دریا ایک ہو کر عالم کو غرق کرین اور بارہ سورج
ایک بار گی چمکنے لگین تو بھی ایسی آتما کو اسکی جگہ سے نہین ہلا سکتے ای
رامچندر سنکلپ ایک فقیر کے موافق ہو کہ ہر ایک شخص اور ہر ایک
جگہ سے کچھ نہ کچھ مانگتا ہو سنکلپ کو نہ رکھنا راج ہو اور سلطنت
اس تخت پر آرام سے بیٹھو ای رامچندر دل کو خطرات کی حرکت بطبع
آگ کو گرمی لازم ہو اور جو آگ مین گرمی نہو تو وہ بجھی ہوئی ہو اسیطرح
جس دل مین خطرے نہون وہ مردہ ہو اور دل کا مرنا جیون مکت ہو

اگر دل کا خطرات سے روکنا بڑی مشکل بات اور کٹھن ہی خطرات کے
دفع نہین جو علاج ہو سکے یہی ہی کہ خطرات کی طرف متوجہ نہو اور
اسکے پیچھے پیچھے نجاے اور خطرہ کو عین مرض جانے۔ ای رامچند دل
ایک انا اور ہزار نادان کے درمیان واقع ہی یعنی آتما اور کائنات
کے درمیان محصور ہو گیا اگر آتما بزور رحمت اپنی طرف اُسے کھینچے اور
وہ آتما سے ایک ہو جاے اور وہ مراقبہ مین ہمیشہ تصور کرے
کہ مین عین آتما ہون تو عین آتما ہو جاتا ہی اور دانائی کی صفت اُسکو
لازم ہوتی ہی اور جو اُسے کائنات اپنی طرف لیجائے تو پتھر بنجاتا ہی جو
نادانی مین ضرب المثل ہی اور زیادہ تعجب کی بات یہ ہی کہ جسکو حرص دریدہ دہن
نے تفرقہ عالم کے گرداب مین ڈالا ہی کشتی جو اُسکی نجات کی سبب ہو سکے

ف حکماء اشراقیین ہند یونان اور فارس کے نزدیک یہ مذہب ثابت اور متحقق ہی کہ شرف
انسان اور قرب اُسکا ملائک کے ساتھ نطق اور ادراک کے ساتھ ہی جسوقت
انسان لذت حسی مین گرنے کے سبب اپنے مرتبے سے اُترتا ہی اور قوت مدرکہ جو شان
نفس سے بیکار ہو جاے مرتبہ حیوان پر نزول کرتا ہی پھر مرتبہ نبات پر پھر مرتبہ جماد پر
اسواسطے کہ جمادات پر مطلق حس و ادراک نہین ہی جیسے نفس انسانی لذات حسی کو
کو ترک کر دے اور خطرات اور آرزو ضبط اور ترک کر کے اپنے تئین منزہ اور
اور پاک کرے جیسا اُس سے ہو سکے وہ اسکا حقدار بنجاتا ہی کہ نفوس فلکیہ و مجردات
ملکوتیہ سے ملجاے یہانتک کہ مبدء کل مین فانی ہو جاے ۱۲

یہی حضرت دل ہین اگر کہیئے کہ دل کے وجود کا سبب اودیا ہی یعنے نادانی
اور اودیا[۱] ازلی ہی پس اودیا کے ہوتے ہوئے دل کا فانی ہونا
کسطرح ممکن ہی اسکا جواب یہ ہی کہ اودیا ہرچند ازلی ہی لیکن امر
عدمی ہی اسکا نام ہی اسپر دلالت کرتا ہی اور ہرگاہ نادان سنتا ہی کہ
اودیا ازلی ہی تو اسکو خیال ہوتا ہی کہ خارج مین موجود ہی اور اُسے مضبوط
پکڑتا ہی اور دانا جب چاہتا ہی کہ وہ ذہنی موجودات سے ہی فوراً اُسے
ذہن سے نکالتا ہی اور موجود ذہنی ذہن سے گیا اور فنا ہو گیا
اور جب اودیا فنا ہوئی دل جو اُسکا تابع ہی ضرور فنا ہو جائیگا[۲] ــــ
رامچندر نے پوچھا کہ اُستاد اودیا گو خارج مین معدوم ہی

[۱] اودیا یعنی جہل کا ازلی ہونا ایک لطیف اشارہ ہی یعنی وجود برہما اور پیدائش عالم کا سبب ہی اور
یہ جو کہتا ہی امر عدمی ہی اور موجودات ذہنی سے ہی فوراً ذہن سے باہر جاتا ہی ظاہر ہی
کہ جسوقت علم آیا جہل جاتا رہا علم کا آنا او رحقیقت ذات اور اس نمود بے بود کا سمجھنا اور نادانی کا
گم ہونا اور جہل کا معدوم ہونا ایک پلک رنے کے اندر ہی ۱۲ [۲] یہ علم اور جہل کہ یہان مذکور ہی وہ علم نہین ہی
کہ حکمت کی کتابون سے انسان جس کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہی اور اُن ظاہری علوم کے حاصل کرنے
سے جہل کہلاتا ہی بلکہ یہ علم ذاتی نفس ناطقہ کا ہی کہ اُسکی تعریف زبان و بیان سے باہر ہی اور آتما کا
لفظ فقط بلا اضافت لفظ پرم آتما اور جیو آتما کے نفس ناطقہ کے معنی لاتے ہین ــ اور کہیکا حضرت
حق سبحانہ کے اسلیے کہ علیحدگی اور مغایرت صرف تعین کے اعتبار سے

اور اُسکا وجود محقق وہمی ہے مگر رگ بسشٹ میں ور آیا ہے پھر کس طرح دور
ہو سکے طریقہ اُسکے دفع کا اس طرح میرے دلنشین کر دیجیے کہ
بار دیگر کوئی شک و شبہہ و وہم اور وسوسہ باقی نہ رہے بسشٹ نے
فرمایا جب کسی کو آتما کے دیکھنے کا شوق اور طلب ہوا اور اُسکو
آتما کے ساتھ ایک کر دیا (نفس ناطقہ ۱۲) علم محض اُسکو رہیگا اس علم کے حصول سے
او دیا خود بخود جاتی رہیگی اے رامچند ہر چند ریاضت اور مشقت سے
دل کو روشنی ہوتی ہے لیکن من اکاس میں اُڑتا ہے اور باسنا کی تاریکی
تھوڑی سی رہتی ہے جب معرفت کا سورج نکلتا ہے وہ تاریکی بالکل
جاتی رہتی۔ اے رامچند دل کو جو تعلق محسوسات سے ہے وہ
دل کو بھی محسوسات کے موافق رنگ دیتا ہے اور آتما کا تعلق اُسکے
ساتھ ایسا نہیں ہے اور نسبت اسکی تمام عالم کے ساتھ جیسی نسبت
سرب بیاپک (ملہ) کی سی ہے یعنی تمام عالم کی محیط اور وہ عالم کی رنگت
(محیط و ساری ہے ۱۲) نہیں پکڑتا بلکہ آتما کو سرب بیاپک بھی نہیں کہہ سکتے کہ سرب بیاپک
اُسوقت ہو کہ سرب یعنی سب جو رکھتا ہو اور اسی سے کچھ صفت

جانتے ہیں اور شیخ حسین ابن معین الدین میبذی نے کتاب فواتح میں حضرات صوفیہ کے
مذہب سے نقل کیا ہے کہ یہ لوگ نفس انسانی کو مطلق نفس رحمانی کہتے ہیں ۱۲
ملہ سرب بیاپک محیط اور ساری کو تمام عالم اور اشیا میں کہتے ہیں نفس کی تعریف میں
یہ قول ہے کہ وہ تمام اشیا اور تمام عالم میں محیط اور ساری ہے ۱۲

جو تغیر عالم کے لوازم سے ہی آتما مین موثر نہین ہوتین ایک حدوث دوسرے قیام چند روزہ تیسرے نشو و نما یعنی بڑھنا چوتھے گھٹنا پانچوین حال کا بدلنا اور استحالہ جیسے دودھ دہی ہو جاے اور سونا انگوٹھی چھٹے مرنا۔ حاصل کلام ذات مقدس حق تعالے کی کمال لطافت اور معیت ذاتی سے عالم کے ساتھ ظاہر ہی اور بے نیاز اور استغناے حقیقی کی اقتضا سے عالم بغیر موجود ہی اور روح کی یگانگی اور اتحاد حق کے ساتھ اظہر من الشمس ہی پس روح کی معرفت بعینہ حق کی معرفت ہی خواہ اپنی معرفت جانے یا نجانے رباعی

ہر چند کہ خلق مین ہی بس نادانی
غفلت کے مقام مین ہین سب فانی
مشغول بحق ہی کوئی جانے کہ نہین
جس چیز مین مشغول ہی کوئی یعنی

بالمیک کا قول ہی کہ رامچندر نے جب یہ بات لبشٹ کی سُنی تو پھول

رامچندر بڑا بیٹا راجہ دسرتھ کا ہی اور دس اوتارین مین سے ایک اوتار ہی جو ہندوستان مین مشہور ہین ہندوون کی اصطلاح مین اوتار اُسے کہتے ہین کہ حضرات صوفیہ اپنی اصطلاح مین بروز کہتے ہین اور فرق تناسخ اور بروز مین یہ ہی کہ تناسخ اسکو کہتے ہین کہ نفس ناطقہ انسانی سلسلہ تعلق محسوسات کا توڑ کر مبدء سے واصل نہو بلکہ اُس تعلق کے سبب مطابق اعمال مکسوبہ کے ابدان عنصری مین دائر اور گردان رہے اور بروز اسکا نام ہی کہ عالم قدس سے ایک نفس نازل ہوا اور ہندوون کے نزدیک یہ نزول بشن کی ذات سے ہی جو صفت ربوبیت اور پروردگاری

کی طرح اُسکا دل کھلا اور بڑھا اور کہا او دیا عجب منظر ہی کہ خود کچھ نہین اور
تمام عالم کو اُس سے باندھ رکھا ہی جس طرح مہار کو بال مین باندھین
رامچندر نے بسشٹ جی سے پوچھا کہ راجہ لون باوجود یکہ بڑا قسمت والا
تھا کیون اسقدر تکلیف مین پڑا اور کونسے کردار کے سبب
برسون صحبت مہترون کی اُٹھانی پڑی بلکہ خود مہتر بنگیا بسشٹ
نے فرمایا کہ عمل اور اُسکی جزا کا مدار دل پر ہی اور بدن کا دل کی مدد بغیر
نہ کردار ہی اور نہ جزا راجہ نے اپنے دل سے ایک کام کیا تھا کہ بدن کو
اسمین دخل نہ تھا انجام کار اُسکی سزا دل پر پائی اب وہ حکایت
بالتفصیل تجھے بیان کرتا ہون۔ ہوش کے کان سے سنو حکایت
ایکدن راجہ لون نے کسی باغ مین بیٹھے بیٹھے خیال کیا کہ میرے
بڑے باپ راجہ ہری چند نے جگ راجسو کیا تھا مین بھی وہ جگ

حق تعالیٰ کی ہی حاصل یہ کہ عالم دنیا سے کسی شر کو دور کرین اگر کوئی غیر شخص بیگانہ
اعتراض کرے کہ ایسا نفس قدسی مرشد کی تعلیم کا محتاج اپنی اور حق کی معرفت مین کسو سبب سے
ہوتا ہی اسکا جواب یہ ہی کہ اس نفس کا کمال بعد حصول اسی مین ہی کہ تھوڑے اشارہ
مین مقصد کو پہونچتا ہی اور اس عالم محسوس کیطرف اسکا میلان مطلق نہین ہوتا
اور اس عالم کی لذات کا اسکو خیال نہین چنانچہ یہ حال اس کتاب کے پڑھنے
والے کو رامچندر کے سوانح سے ظاہر ہوگا اور یہ جبل تلبیل ور احتیاج ہدیت
کی لوازم بشری اور لوث مادہ ہیولے سے ہی بقول حافظ شیرازی کہ دنیا سرا
مین غفلت حافظ عجب نہین + جو میکدے گیا وہ عجب بیخبر ہوا ۱۲

کردن اُسکے تمام مصالح اور لوازم تصور کے عالم مین مہیا کیے اور
ایک بڑی آگ جلائی اور اُسکے سرانجام اور اتمام مین مشغول ہوا شام
تک اسی خیال مین رہا اور خیال کے آئینہ مین ایسا دیکھا کہ ایک سال
کے عرصہ مین اس کام سے فارغ ہوا اور برہمن لوگون کو خیرات اور
انعام دینے جو کچھ اُسکی ملکیت مین تھا بی بچے کے سوا سب
محتاجون کو بانٹ دیا اور اِس تصور سے باہر آیا اور جگ راجسو کے
خیال سے نچنت ہوا اس جگ کی خاصیت ہی کہ جو اسکو
ادا کرے دنیا مین بارہ سال بلا اور محنت مین گرفتار ہو جاتا ہے
چونکہ یہ عمل تصور مین کیا تھا بدن کا ننگا و نہ تھا بارہ برس اپنے
تصور مین کناس یعنی چنڈال رہا اور بازیگر کی حقیقت بھی مجھسے سنو
کہ مین اُس روز راجہ کے دربار مین حاضر تھا جس وقت کہ راجہ
نے اپنی سواری کا مقدمہ اور مہتر کی لڑکی سے ملنا اور بیاہ کرنا
آخر تک بیان کیا درباریون نے اُس سے دریافت کیا کہ یہ کیا تھا
جو راجہ نے دیکھا مین نے ایک ساعت مراقبہ کر حقیقت حال دریافت
کی اور کہا ای راجہ آپ نے دل مین جگ راجسو کیا تھا اسلیے بارہ
سال دل مین دُکھ اور محنت کو سہا یہ بازیگر بازیگر تھا اندر کا
فرستادہ تھا اور آیا اسلیے تھا کہ آپ کو اس بلا مین گرفتار کرے

ای رامچند (۱) دانائی اور نادانی ہر شخص کی سات مرتبے کی ہی اور اسکے دوہرے
چودہ مرتبون کو چودہ بھوم کاکتے ہین کہ مختصر انکا بیان کرتا ہون تاکہ
پہلے سات سے تو پرہیز کرے اور پچھلے سات پر عمل کرے
اور ساتون کی جڑ دل مین مضبوط ہوتی ہی اسکا ثمرہ نیکی اور
بدی سے ظہور مین آتا ہی (خواہ دانائی کے ہون یا نادانی کے ۱۲) مرتبہ اول مراتب نادانی سے ہستی (۲) موہوم ہی
کہ اسکا بیج جاگرت نام ہی دوسرا مرتبہ خودی اور انانیت اور اسکا
جاگرت نام ہی تیسرا مین وہ ہون کہ وہ کام کیا اور یہ کام کیا اور اسکا نام
مہا جاگرت ہی چوتھا وہ چیز ایسی اور ویسی ہی (جیسا کہ لاف و گزاف کے وقت ہوتا ہی ۱۲) اور حقیقت مین ایسی نہو
جسطرح دھوپ کا چلا چمکنی ریت کو پانی اور بھنگا ایک کو دو دیکھتا ہی (لیے کہ اول بیداری و خورد ... ۱۲)
اسکو جاگرت سپن کہتے ہین پنجم خواب دیکھا ہو جسکی خصوصیات بھول
جاوے اور اسکو سپن کہتے ہین ششم خواب کہ تفصیل اسکی یاد ہو اور
اسکا سپن جاگرت نام ہی (موتع خواب ۱۲) ہفتم خواب بیہوشی کچھ نہ دیکھے اور اسکا
سکھپت نام ہی (خواب بیداری ۱۲) اور نادانی کے سات مراتب سے اول آرزو ہمت اور
معرفت کی ہی اور اسکا افسوس کہ مین نادان کیون ہا اور کاملین کی صحبت

---

(۱) یعنی دانائی اور نادانی دونون کے سات سات مرتبے ہین کہ دونون کا مجموعہ چودہ مراتب ہوسکے ۱۲ (۲) یعنی شعور خفی اپنے وجود پر ہو جسکی یا صریح باطن مین نہو ۱۲ (۳) یہان تک غفلت اور نادانی کی سات قسم جسکی شرح کا اوپر وعدہ کیا تھا ختم ہوئین اب آئندہ سات قسم دانائی کی بیان کریگا ۱۲

اور بید اور شاستر کے مطالعے سے کیسلیے محروم رہا اس رتبہ کا نام سمجھتا ہی[1] دوم
سعی اور تلاش سلوک طریقت مین اور اُس آرزو کے مطابق عمل
کرنا اور اسکو بچارنا کہتے ہین سوم محسوسات کے میل جول سے
کنارہ کرنا جبکہ پہلے دو مرتبہ حاصل ہون[2] اور اُسکو تمان کہتے ہین
چہارم تمام محسوسات سے پرہیز اور خاطر کا اُنکی طرف نجانا جبکہ تین پہلے
مرتبہ حاصل ہون اور مشغولی بحق مدامی ہو اور اسکو سوائت
کہتے ہین پنجم مشغولی بحق اس درجہ تک پہونچے کہ اپنی فکر کو دوسری
طرف جبراً متوجہ کرے اور یہ سکت ہی[3] ششم یاد حق مین ایسا مستغرق
ہو کہ جب تک اُسے کوئی نہ جگائے نہ جاگے اور خود نہ جاگ سکے
اور اسکا نام پدار تھا بھاونی ہی ہفتم استغراق اُس مرتبہ کو
پہونچے کہ دوسرے کے جگانے سے بھی نہ جاگے۔ اور حضوری حق ا
ظاہر باطن کو اپنے قبضہ مین کرے اور یہ تری استھا ہی اور رتبہ آ

[1] رغبت اور خواہش محمود معنی سمجھتا کے ہین یہ الفاظ اگرچہ اصطلاح کے طور مقرر ہر علمائے آلہیات
کے بیان مین لیکن ناواقفون کی آگاہی کے لیے معنی الفاظ مذکورہ کے لکھے گئے ۱۲
[2] یعنی سمجھ کر ۱۲
[3] جو کہتے ہین کہ یاد حق مین ایسا مستغرق ہو کہ جب تک اُسے بیدار کرے بیدار
نہو سے دوسرے کا جگانا جسم کی جنبش سے خیال نہین کرنا چاہیے کہ ایسے شخص کو جسم
سے چندان تعلق نہین رہتا جیسا کہ ہمکو ہے دوسرے کے جگانے سے مراد یہ ہے کہ تا وقتیکہ کوئی عارف
اُسکا شغل باطن کے تصرف سے بیدار کرکے یعنی محسوسات کی طرف نہ کھینچے اور اس طرف کو متوجہ کرے ۱۲

جو دانائی کے مین مین حیات جیون[۱] مکت کے ساتھ جمع ہوتے مین اولاد انسانی
کمالات مین اسکے سوا اور کوئی مرتبہ باقی نہین الا مرنے
کے بعد کہ بدیہ مکت کا مرتبہ ملے ای رامچندر ساتوان مرتبہ دانائی
کا جس کسی کو نصیب ہے او ہستی مطلق مین فانی اور محو ہو گیا اور ہرگز
دنیا کے کام مین یعنی مصروف ہوتا اور جو کبھی رسم و عادت کے
سبب کام کرے تو وہ ایسا ہے کہ گویا خواب مین کر رہا ہے[۲] اور جو اس
مرتبے کو پہونچا خواہ اشراف ہو یا کمینہ یا حیوانات سے ہو دنیا کے باشندون مین
سب سے بزرگتر ہے۔ ای رامچند اودیا اور نادانی کا تعرف پھر سنو
راجہ[۳] لوگون نے جو عالم کہ چوتھی مرتبہ اگیان[۴] بھومکا یعنی جاگرت سپن مین

---

[۱] جیون مکت اُسے کہتے ہین کہ حیات عنصری کی حالت مین اصل صفا ہے اسلیے کہ جب کچھ
بھی ہیولے اور مادہ کا لگاؤ اُسکو ہوگا اور کچھ بھی باسنا یعنی خطرہ محسوسات رکھتا ہوگا بیشک
کسیقدر صفا سے محجوب ہوگا الا بعد وفات بدیہ مکت یعنی مرتبہ فنائے مطلق کا مستحق ہوگا
اور قابلیت بدیہ مکت کی یعنی فنائے مطلق کی جیون مکت مین حاصل ہوتی ہے فقط[؟]
خفیف نقصان اور حجاب خفیف باسنا کیوجہ سے لوث قلیل دہ اور ہیولے سے ہے
ایسا شخص بغرض حاجات بدنی مین مشغول ہوتا ہے اور جسمانی آلام سے اسکو انہین پاتا
اور تعلق جسمانی سے علیحدہ ہونے کی استعداد فی الحال حاصل کرتا ہے ۱۲ [۲] جسطرح
ہم عوام عالم معقول سے آنکھین بند کیے ہوئے ہین اور عالم محسوس مین بیدار اسکے
برعکس عارف اور کاملین اس عالم سے آنکھ بند کیے ہین اور اس عالم مین بیدار ہین ۱۲
[۳] راجہ لوگون یہی ہے کہ بانبگیر آیا اور اسمین تعرف کیا اور اسکی حکایت پہلے ذکر ہو چکی ۱۲

دیکھا تھا چاہا کہ دوبارہ دیکھے ایک مہم کے بہانہ سے وزیر کو ساتھ
لیکر باہر نکلا اور دکن کے پہاڑ مین گیا اور وہ زمین اسطرح دیکھی کہ گویا
پہلے سفر مین دیکھی تھی اور وہان پر مہترون کی جماعت ظاہر کر دی جسکی
حقیقت حال پوچھی بڑی توم تلاش سے خسر کا گھر پایا اور وہان
جاکر دیکھا کہ بوڑھی جوان عورتین رو رہی ہین اور اپنی ساس کو
پہچانا اُس سے پوچھا کہ کیون روتی ہو کہا میری ایک لڑکی تھی اُسنے ایک
نیک مزاج خاوند پایا ایک لڑکی دو لڑکے اُس سے ہوگئے
ایک مدت تک دونون باہم رہے سہے جب اس ملک مین کال
پڑا داماد زن بچہ لیکر یہان سے چلا گیا اب خبر انکی نہین ملتی کہ کہان
گئے اور کیا انکو پیش آیا راجہ نے اسکی بات سنکر چشم تر کے ساتھ
وزیر کی طرف نگاہ کی اور خوشدامن کو تسلی دی اور انعام بھی دیا اور
وہان سے واپس شہر مین آیا اور مہا بگار رکھا کہ اودیا کا بھی عجب
تصرف ہی سچ کو جھوٹھ اور جھوٹھ کو سچ کرتی ہی رامچند نے کہا ای برہمن مین

اگیان بھومکا کے معنی لغوی جہل یا نادانی ہی یہان بیدانتی یعنی صوفیہ ہند کے نزدیک ایک
اصطلاح مقرر ہی کہ اس حالت کی جسکی شرح کر رہا ہی اس سے تعبیر کرتے ہین ا چوتھا مرتبہ اگیان
بھومکا کا وہ ہی کہ ذکر ہو چکا ہی اور وہ یہ ہی کہ وہ جیو الیسا اور ویسا تصور کرے اور حقیقت نہو
جسطرح گرمی ریت سے ہوسکی آنکھ ریت کو پانی خیال کرتی ہی اور بہکا ایک کو دو دیکھتا ہی ۱۲

اس مقام پر حیران ہون اور میری حیرت ہرگز نہین جاتی کہ خواب کا
معاملہ کسطرح سچ ہوگیا اور راجہ لون نے چار گھڑی کے اندر بارہ سال
کسطرح دیکھے بسشٹ نے فرمایا کہ اودیا کی خاصیت یہی ہے اور اُسکا
کام ہے کہ ایسے تماشے دکھلاوے اور جوگا دھ برہمن کی حکایت تو سُنے تو
یہ بات خوب تمکو معلوم اور واضح ہوجائیگی اور یہ حکایت اپشم پرکرن مین آویگی

تمام ہوئی اوتپت پرکرن اور چوتھا استھت شروع ہوا

عالم ایک تصویر ہے جسکا نقاش کوئی نہین یعنی پیدا کرنے والا اُسکا کوئی
نہین اور یہ اشارہ توحید کے مسئلہ کی طرف ہے اسواسطے کہ آفرینش مقتضی
دوئی کی ہے نہ اُسکے رنگ ہے کہ پرم آتما نے رنگی سے نہین نکلا ہے نہ اُسکے
مکان ہے کہ پرم آتما کو دکھلا دیتا ہے اور پرم آتما کے مکان نہین اور
کوئی دیکھنے والا نہین کہ دل کے سوا کوئی شے نہین ہے کہ یہ دہی صورتین
دیکھے اور دل بھی آئینہ سوچ تم سمجھ لیں کہ عالم کا آئینہ ہے اور آتما دل کا
آئینہ جسطرح کوئی صورت اپنی آئینہ مین دیکھے اور اس آئینہ کو اپنی
صورت کے ساتھ دوسرے آئینہ مین دیکھے اور ان دو آئینہ مین

یعنی مہترانی سے شادی کرنا اور اولاد ہونا اور اکال پڑنا اور اُس گانون سے نکلنا
آخر حکایت تک جسمین بارہ سال گذر گئے ۱۲

فرق یہ ہے کہ چونکہ آئینہ نرمل ہے یعنی نہایت روشن اور لطیف تو کوئی تصرف
صورت مین نہین کرتا اور دل[حق ۱۲ مقدس] کے آئینے مین کسی قدر دھندھلاپن[یعنی میل] ہی
ہے اور آئینہ جو دھندھلا ہوا ہے اچھی طرح صورت کو نہین دکھلاتا ہے[اور صورت یہ ہین بلا واسطہ اسکا لطیف کا ملنا محال ہے ۱۲]
رامچند آئینہ کا اختیار صورت کی نمایش مین نہین ہے اسیطرح
حق عالم کے دکھلانے مین مختار نہین بلکہ یہ نمود آپ ہی آپ ہے
اور اُسکے ظہور وجود کے لوازم سے ہے اے رامچند یہ عالم جو آئینۂ
حق مین نظر آتا ہے نہ کارن ہے یعنی خالق اور نہ کارج یعنی مخلوق اور نہ ایسی چیز
ہے کہ دلبستگی اور تعلق خاطر کے لائق ہو پس اپنے دل کے آرام دینے کو
وہی ایک طلب کر کہ جسکا یہ سب ظہور ہے اور اُسکے سوا جو کچھ نظر آئے وہم
اور خیال ہے جسطرح ایک پتھر کا تختہ کہ اپنی ذات مین کوئی نقش نہین رکھتا بلکہ
ہاتھ اور قلم کے تصرف سے ہزارون نقش اُسمین ظاہر ہوتے ہین اس
مقدمہ مین شوکر پسر بھرگ رکھیشر کی حکایت سنو حکایت اے
رامچند مندر پہاڑ مین جہان رنگ برنگ کے پھول پھولتے ہین بھرگ
نامے رکھیشر عبادت اور ریاضت مین مشغول تھا اُسکے ایک لڑکا تھا شوکر نام

لہ یہی قول حکماء اشراقین یونانی کا ہے کہ نہایت تقدس اور تنزہ حق سے اس عالم صورت تک وسائط
کثیر درمیان ہین اور عقل اول برزخ ہے وجوب اور امکان کے بیچ مین اُسکا داہنی طرف وجوب
اور بائین طرف اُسکے امکان ہے عقل اول سے دسوین عقل تک مراتب کا تفاوت بہت ہے ۱۲ یہ اشارہ
مسئلہ حجاب کیجانب ہے جو اختلافی ہے جو متکلمین اور حکماء و صوفیہ کے درمیان ہے ۱۲

نہایت عقیل اور دانا اور حسن صورت اور ادب مین موصوف وہ ہمیشہ
باپ کی خدمت کیا کرتا اور نادانی اور غفلت کو چھوڑکر معرفت کے مرتبہ کو
نہین پہونچا تھا ایکبار بھرگ رکھیشر حواس کو قابو مین لاکر نردسکے
مقام (یعنی استغراق مشاہدہ) مین کلپ سمادھ بیٹھا تھا جس طرح
کوئی راجہ ہو کہ دشمنون کو مغلوب کرکے شان و شوکت کے مکان مین جلوس کرتا ہو
اس درمیان مین اندر کی ایک نجنینا عورت جسے الپسرا کہتے ہین نہایت
حسن و لطافت کے ساتھ عمدہ پوشاک پہنے اور طوبیٰ کے پھول کا ہار
گلے مین اور ہوا سے اسکی زلفین بکھری ہوئین جیسے آسمان پر چمکتی بجلی ہو
بن ٹھنکر چلی جاتی تھی یکایک شوکر کی نگاہ اسپر پڑی اور ہزار دل اسکا
فریفتہ ہو گیا اور عشق نے ایسا بیقرار اسے کر دیا کہ باپ کی خدمت سے
معذور رہا سنے صبری اور بیقراری کے مارے دل کے
سنکلپ یعنی خطرہ اور باطن کے تصرف سے اندر کی مجلس
مین حاضر ہوا اور اندر کو سلام کیا اور اندر نے بھی اسکی تعظیم اور توقیر
کی اندر کی مجلس کو بھی حسین عورتون نے بھر رکھا تھا کہ جسطرح
باغ کی لچکتی شاخ کو رنگا رنگ اور خوشبودار پھول بھرتے ہین شوکر اُسی
اپسرا کو وہان دیکھکر اور بھی مشتاق ہوا اور وہ بھی شوکر کو دیکھ عاشق
ہوگئی اور ایک دوسرے کے خواہان وصال ہوئے شوکر نے ہمت کو مصروف

تاریکی شدید پیدا کی جیسے مہادیو مہا پرلا کو پیدا کرے دیوتا ہر ایک اپنے
ٹھکانے گئے اور تخلیہ ہو گیا شوکر اپنی معشوقہ کے ساتھ درخت
طوبی کے سایہ مین بعیش و عشرت مشغول ہوا اور تین کروڑ پینتالیس
لاکھ اور ساٹھ ہزار سال اسی حال مین بسر کیے پھر اسکے دل مین آیا
کہ یہ سب کچھ جو مین پایا ریاضت اور عبادت کی بدولت ہے شاید
میری ریاضت کا عمل ختم ہوا ہے یہ خیال کیا تھا کہ موتا تھید ابدن
اسکا آسمان سے زمین پر گر پڑا اور لطیفہ بدن چاند کے آسمان مین
گیا اور برف بنکر ملک بنگالہ کی طرف برسا اور شالی یعنی دھان بنگیا
اور اس ملک مین ایک برہمن تھا اسنے یہ دھان کھائے تو آب منی
پیدا ہوا اور اس سے ایک فرزند تولد ہوا شوکر نام اور شوکر آب منی کو
کہتے ہین جب شوکر سن بلوغ کو پہونچا مرتاضین اور منیشرون کی صحبت
مین بیٹھا اور انکے اثر صحبت سے عبادت کی توفیق پائی اور اسمیر

ماہ مین چاہتا تھا کہ اس داستان کی تاویل کرون مگر جب اس داستان کے رموز و غوامض پر خیال جاتا تو یہی بہتر معلوم ہوتی ہے ورنہ نزلکیب مین ہمارے سمجھتا ہو کہ کیشاپ شوکر کا اور اسپرا سے اندر کا خطر سے گذرنا اور عاشق ہو جانا اور شوکر کا باپ کی خدمت سے باز رہنا اور اندر کی مجلس مین باطنی تصرف سے جانا اور زیادہ تاریکی پیدا کرنی اور ملایک کا دور کر دینا اور معشوقہ سے خلوت کرنی سبکی تاویل کیجائے ذہین لوگون پر خالی نا اشارات مخفی نہ رہینگے ایسے مطالب کا داستان کے پیرایہ مین ادا کرنا حکما ء ہند پر ختم ہے ۱۲

پہاڑ مین تیس کرور اور ساٹھ لاکھ برس محنت کی اور وہان ایک
ہرنی سے اُسکے لڑکا ہوا اور پرورش اُسکی کرنے لگا اُسکی تمنا تھی کہ
یہ لڑکا بڑا ہوا اور بڑی عمر پاوے اور گیانی اور دانشمند ہو لیکن بیٹے
کی تکمیل سے پیشتر باپ گذر گیا اور چند تنزل اور دکھ آخر کو ایک مرد
مرتاض کے گھر مین تعین پیری حاصل کیا جب بڑا ہوا تو ریاضت کرنے لگا
اسی درمیان مین بھرگ نے تین لاکھ ساٹھ ہزار سال کے مراقبہ سے افاقہ
مین آکر دیکھا کہ بدن اُسکے بیٹے شوکر مردہ کا سوکھکر کانٹا ہوگیا ہی مگر
عبادت اور ریاضت بھرگ کی برکت سے وہ جسم خاک نہین ہوا اور
بھرگ کے خوف سے جانورون نے نہین کھایا ہی بھرگ کے مراقبہ کی مدت کا
حساب دیوتاؤن کے ایام سے جنکا ایک دن ہمارے ایک سال برابر ہی
مترجم کیطرف سے ہے اصل کتاب کے متن مین نہین ہی ١٢
ٹھیک ہوتا ہی ورنہ شوکر کی صحبت اپسرا کے ساتھ تین کرور سینتالیس
لاکھ اور ساٹھ سال اور ریاضت اُسکی تیس کرور ساٹھ لاکھ بھرگ کی
مدت مراقبہ سے مطابق نہین ہوتی یا کہ صحبت اپسرا اور ریاضت شوکر
کے سنوات زمان کے بسط اور پھیلاؤ پر قیاس ہون تاکہ دونون
مدتین مطابق ہو جائین القصہ بھرگ نے جو یہ حال بیٹے کا دیکھا
تو کال یعنی روحانیت زمانہ پر غضب ناک ہو کر چاہتا تھا کہ قہر مین لاوے
بد دعا کرے کال نے اپنی اصلی صورت چھ سر اور سو بازو سے نکلکر

تلوار ہاتھ میں لی اور زرہ بدن مین پہنی بڑی فوج سے آن حاضر ہوا
دیکھا کہ بھرگ بڑے غیظ و غضب مین دریاے قیامت کے
موافق عالم کے ہلاک کرنے کے درپے ہوا ہی اور کہا ای بھرگ آپ
مرتاض برہمن ہین مین جو یہان آیا تو فقط آپ کے حفظ مرتبکی
خاطر یہ نہ جانتا کہ آپ کی نفرین کے ڈر سے مین آیا ہون آپکے خود
معلوم ہی کہ کوئی بد دعا اور حادثہ مجھپر اثر نہ کریگا اور بہت سے برہما
اور برہما کو چلچ گیا ہون کسنے مجھے نفرین کی جو تم کروگے آپ ایسا
تصور کرین کہ مین بھوکا ہون اور آپ میری غذا ہین اگر شاستر کی
راہ سے کرم بھوگ یعنی سزاے اعمال کو ملاحظہ کرو ہر طرف لاکھ غذا
اور لاکھ کھانے والے پڑے ہین کائنات تمام غذا ہی اور اعمال بد
کھانے والے کوئی شی عالم مین خواہ مزے کی قسم سے ہو یا الم کی
قسم سے مگر نتیجہ نیکی کا نیکی اور بدی کا بدی ہی اور آپ دانا بینا ہو کسواسطے
دیدہ و دانستہ نادان بنتے ہو اور خیال نہین کرتے کہ کس عمل سے تمہارے
بیٹے کے سامنے یہ معاملہ پیش آیا اور جو حقیقت کی نظر سے دیکھو حادثات
کے پیش آنے مین کردار ہو یا پاداش ہماری تمھاری تقصیر نہین نہ
اسمین کوئی تصرف ہی بلکہ یہ سب تقاضاے تنوعات وجود اور شیونات
الٰہی ہین جیسے دریا تو لہرین لیتا ہی اپنے محیط مین تنکے کو زعم ہی کہ کشاکش مجھے دی
حص ۱۲

حاصل کلام یہ ہی کہ ہر شی ایک مظہر ہی اللہ تعالی کی قدرت کاملہ کا اسکو
طعنہ دینا بعینہ حق تعالی کو طعنہ دینا ہی اور زمانہ کا بھرگ کو لعن طعن سے
باز رکھنا اس بنا پر ہی کہ جو حدیث مشہور مین آیا ہی کہ زمانے کو گالی دو
کہ زمانہ خدا ہی کال یعنی روحانیت وہر نے کہا کہ ای بھرگ مین تمھار
بیٹے کا ماجرا اب بیان کرتا ہون جسوقت آپ دریا سے مشاہدہ مین
مستغرق تھے بیٹا تمھارا اپسرا نے اندر کو جسکا ببسوجی نام ہی دیکھکر
عاشق ہو گیا اسکے پیچھے پیچھے اندر کے شہر مین پہونچا اور اسکی صحبت
مین رہا پھر وہ راجہ ملک اوجین کا ہو گیا اور تھوڑے اور تنزل جھیل کر
حال کے تنزلی مین ایک برہمن کا بیٹا بنا ہی باسدیو اسکا نام ہی تمھارے
دریا پر عبادت کر رہا ہی اور آٹھ سو برس گذرے کہ جنبش نہین کی
جی چاہے تو مراقبہ کرو اور اسے دیکھو اور اسکے حال سے مطلع ہو بھرگ
تھوڑی دیر مراقبہ مین بیٹھا اور بیٹا دیکھا اور اسکے تنزلات سے آگاہ ہوا
اور مراقبہ بعد کال سے کہا ای بزرگ ہم تمھارے بچے ہین اور ہماری عقل
تمھاری عقل کے آگے ایسی ہی کہ جیسے بچے کی عقل ہو اور عقل تمھاری ایسی ہی کہ
زمان ماضی حال و استقبال کی خبر کو کہتے ہو کال یہ گفتگو سنکر ہنس پڑا اور
بھرگ کا ہاتھ پکڑ وہان سے چلتا ہوا اور دونون تمھارے دریا کنارے آئے

زمانہ حکماے نزدیک ایک جوہر قائم بالذات ہی اور روحانی مقدس صفات ہی اور تغیرات اسکے اعراض ہین ۱۲

اور لڑکا دیکھا اور آہستہ مراقبہ سے افاقہ مین لا کے لڑکا اٹھا اور دونون کی
تعظیم تواضع کی اور کہا میری یہ حالت جو شاستر کے پڑھنے اور رات دن
کی عبادت سے نہین گئی تھی آپ کے دیدار سے دور ہوئی تمھاری نظر
مین آبحیات کی خاصیت ہے اور مین گستاخانہ دریافت کرتا ہون کہ آپ
دونون صاحب کون ہین اور کہان سے تشریف لائے بھرگ نے کہا
کہ تو اپنے مراقبہ اور مشاہدہ کی قوت سے دیکھ ہم کون ہین بالک تو
دو گھڑی مراقبہ مین گیا اور اپنے تنزلات سب یاد کیے اور جان گیا
کہ ان دونون مین سے ایک بھرگ اُسکا باپ ہے اور دوسرا
کال ہے اُسکے بعد باسدیو نے تبسم اور تعجب کیا اور کہا دل کے سنکلپ پر
وہمی نظر کا بھی عجب ظہور ہے کہ اتنے عالم اور مرتبے اور زمانے اور
مکانات اُسنے دکھلائے اب آپ کے دیدار پُر انوار فیض آثار سے
جو کچھ جاننا چاہیے تھا وہ مین نے جانا اور جو جو کچھ دیکھنا چاہیے وہ دیکھا
اور معلوم ہوا کہ عالم جو پہلے مین نے دیکھا وہ سب سنکلپ اور
تصرف دل سے تھا اور یہ عالم جو اب نظر آتا ہے اُسی قسم کا ہے اور
سب وہم و خیال ہے اور مین سمجھا کہ بغیر از چتین سروپ کے سب ہیچ ہے اے
والد بزرگوار اب مین آپ کے ساتھ چلتا ہون اور اپنے پہلے
جسم کو دیکھون بعد اُسکے مندر نیبار کو گئے اور شوکرن نے اپنے

مردہ بدن کو دیکھ باپ سے کہا کہ اس بدن کو آپ نے بڑے ناز و نعمت
سے پالا تھا اب دیکھیے کہ کیسا خشک پڑا ہی لیکن کیا آرام سے بلا خطرۂ
سنکلپ کے ہی کاش جیتے آدمی کا بھی یہ حال ہوتا کال بولا اب تو
اس بدن مین داخل ہو جیسے ایک بڑا راجہ اپنے آرامگاہ مین
داخل ہوتا ہی اور بدستور سابق اُستادی شیاطین کی کر تارہ اور
کہا ای بھرگ اور ای شوکر فی امان اللہ ہم رخصت ہوتے ہین
شوکر باسدیو کا جسم چھوڑ کر اپنے قدیم جسم مین در آیا بھرگ نے اپنے
آبخورے کا پانی سوکھے بدن پر چھڑکا وہ سوکھا بدن بدستور سابق تر و تازہ
اور خوشرنگ ہو گیا اور باپ بیٹے دونون اُسی پہاڑ مین رہنے
سہنے لگے ای رامچند بھرگ اور شوکر کی حکایت تجھسے مین نے کہی
اور حالات اور واقعات اُنکے ظاہر کیے اسواسطے کہ اس کام کی
حقیقت سے مطلع ہو کر اپنے حال کی اصلاح مین کوشش کرے
اور اپنی بہتری ہاتھ سے ندے ای رامچند جسنے اپنی بہبود مین فکر کو
درست کیا اور حقیقت واقعی کو سمجھ لیا اور لذت لوک پرلوک یعنی دنیا
و آخرت کی چھوڑ دی اور خطرات اُسکے برطرف ہو گئے اور اُسکے
دل کی چڑیا باسن کے جال سے چھوٹ گئی اور زلال اُسکی حقیقت کا
امکان کے گندے پن سے الگ ہو کر پاک صاف ہو گیا جسطرح گندلا

پانی نرملی کے ڈالنے سے صاف ہوجاتا ہے (اور نرملی ایک تخم ہے جسکو گھسکر پانی مین ڈالتے ہین کہ پانی صاف ہوجاوے) اور جو دل آرزو اور خواہش سے خالی ہوا اور غفلت کی قید سے نکلا جسطرح ایک جانور کہ پنجرہ کی بندی سے خلاص پاوے اور چودھوین رات کے چاند کے موافق نورانی ہوگیا اور ستوگن[1] کی صفت کہ اسکی اصل ہے ظاہر ہوئی عمدہ اور اعلےٰ درجہ کے دیوتا جیسے بشن و برہما و مہادیو اور اندر اُسکے التفات کے محتاج ہوجاتے ہین بلکہ وہ اسکے احوال پر عنایت کرتا ہے اور سب بندھے جھگڑے عالم اور اہل عالم نظم اور انتظام کی قید مین ہین اور فرصت انمین سے جاتی رہی اور تمام عالم کے احوال کو بلا خواہش اور بغیر آرزو کے دیکھتا ہے جسطرح کوئی بازار مین بیٹھے اور تماشا دیکھے اور جو سامنے سے گذرے اُسکی طرف رغبت اور توجہ نرکھے لیکن بچہ کو خوب پہچان کر اُسے محبت رکھتا ہے اور کسی طرح کا نقصان اُنسے نہین پاتا جیسے کوئی چور کو جانکر اُس سے صحبت رکھتا ہے اور چور اُسے آزار نہین پہونچا سکتا اے رامچند جو شخص دل کو اپنے قابو مین کر رکھے اور تھوڑے جبر سے خوش رکھ سکتا ہے

[1] ستوگن وہ ہے جسکو اصطلاح حکما مین نفس ملکی اور اہل اسلام کی شرع مین نفس مطمئنہ کہتے ہین ۱۲

[2] صفات کے یہی تعینات کہ برہما اور بشن اور مہادیو عالم کبیر مین مشہور ہین عالم صغیر مین نفس ملکی و بہیمی و سبعی سے تعبیر کیے جاتے ہین ۱۲

اور اگر اُسکو اُسی کے طور طریق پر چھوڑ دے دو عالم کی نعمتون سے اُسکا پیٹ نہین بھرتا اور مثل ایسے شخص کے ہی جو قید مین رہکر ہر غذا اور لباس پر قناعت کرے اور جو فارغ البال ہی وہ کسی چیز سے جو ملے راضی نہین بلکہ سات ولایت کی سلطنت سے بھی سیر نہین ہوتا اور ہمیشہ دوزخ کی طرح زیادتی کی خواہش رکھتا ہی

بیت کبھی تو سیر نہو مثل معدۂ دوزخ + مگر کہ رکھے خدا پاؤن نیرے دوزخ مین + جسنے دل کو تسخیر کرلیا ہر چند اُسکو کوئی آرزو نہو لیکن اگر احیاناً اُسکے دل مین آئے کہ یہ بڑا کام جو کوئی اُسپر قادر نہین مجھسے بن پڑے اُسکا دل بڑی طاقت سے انجام کو پہونچائے مثلاً ایک فقیر ہو کہ بڑا بادشاہ اُسکا معتقد اور مسخر ہوا اپنی ذات سے اُسکو کوئی غرض نہو مگر مصلحۃً کسی کام کا ارادہ کرے کہ اہل عالم اُسکے سرانجام سے عاجز ہون وہ عظیم الشان بادشاہ خود اپنے اوپر منت رکھ خدمت اُسکی بجالائے۔ اے رامچند دل کو عجب قدرت حاصل ہی جب وہ کہ بڑے امورات کی رہنمائی کرے کہ ولایت بدن کا بادشاہ ہی دانا وزیر خیر اندیش کہ سکتے ہین اور جب علم کے پڑھنے پر باعث ہو تو اُستاد مشفق اُسے جاننا چاہیے اور جب بدن کی پرورش کرے جو تکمیل روح کا منشا ہی باپ کے بجائے ہی اور جب نیچے تین

فنا کرے کہ آتما کے کام پورے ہون اور اصلی مطلب حاصل کرے تو فرزند
رضا جو کے بجاے ہی کہ اپنے باپ کے کام مین اپنے آپ کو تصدق
کرتا ہی اور جب اعتماد کے لائق ہو تو یار وفادار ہی اور جب معرفت کا
مزہ پانے کا سبب ہی تو معشوق عورت کے مشابہ ہی کہ باعث حصول
لذت ہی ای رامچند حواس اور قوے بکے دشمن اور زبردست
ہین انکی شرارت سے بے فکر مست ہونا اور رحمت کی ناو پر چڑھ دریاے
خطرات اور پریشان مشاغل سے دنیا کے اُتر جانا اور حقیقت کی یافت
سے آسودہ ہونا اور دام و بیال و گت کی طرح خدا تعالی سے غافل اور خلق
نام مین سے شیاطین بدکار کا ۱۲
خدا سے لڑائی جھگڑے پر تیار ہونا اور بھیم و بھیاس و دوہ کے موافق معرفت
نام مین سے شیاطین نیک کا ۱۲
الٰہی سے فیضیاب ہونا۔ دام و بیال و گت بدکار اور جاہل پریشان ونگار
شیاطین ہین اور بھیم و بھیاس اور دوہ گو اصل پیدایش مین شیطان ہین
الا دانائی اور معرفت کے مرتبہ کو پہونچے ہین اجمالا انکی حکایت یہ ہی
حکایت ملک پاتال یعنی نیچے کے طبقہ زمین مین جہان سب دولت اور نعمت
موجود ہی اور کثرت سے خوشرنگ پھول اور لطیف میوے ہین اسمین ایک
شیطان ہی سنبر[له] نام اور اُسنے اپنے خیال کے طلسم سے جو شیطانون کا خاصہ ہی اور
اُسکو مایا کہتے ہین ایک لشکر تیار کیا اور کئی بار اندر کی لڑائی کو بھیجا جیتے تو ان

له سین مہملہ مفتوح با نون ساکن اور باے موحدہ مفتوح با راے مہملہ ساکن ۱۲

نے قابو پاکر اُسکے لشکر کو وزیر و سرداروں سمیت قتل کر ڈالا سنبر نے دوسرا
لشکر بنا کے کھڑا کیا اور آپ لڑائی پر چڑھا اور ایک بڑی جمعیت کو
اندر کے لشکر سے مارا اور امراوتی شہر کو تاخت و تاراج کیا اندر
بھاگ سمیر پہاڑ میں چلا گیا پھر دیوتاؤں نے (نام شہر اندر کا) قزاقی اختیار کی اور شیطانوں کو
قتل کیا کرتے اسوجہ سے سنبر نے دق ہو کر تین ردیت اپنی مایا
سے اور پیدا کیے بڑے زبردست زور آور کہ اُنپر کوئی غالب نہو
(ردیت کے معنی شیطان ہیں) اور تین شیطانوں سے ایک کا نام
دام اور دوسرے کا بیال اور تیسرے کا نام گت رکھا اور انکو
اپنے لشکر کا سردار بنایا اور حکم دیا جو اُنکے سامنے آئے مار ڈالیں
اور قتل کے سوا دوسرا کام نہ رکھیں اور وے باسنا ہرگز نہ
رکھتے تھے جو محسوسات کے میل جول سے حاصل ہوتی ہیں اور
مارے جانے اور زخم اُٹھانے سے اُنکو کچھ پروا نہ تھی اور مرنے جینے
میں تفاوت نہ کرتے سنبر نے اُنکو ایک بڑے لشکر کے ساتھ پھر اندر پر بھیجا کو
اس دفعہ شیاطین ایسے غالب ہوئے کہ دیوتاؤں سے کوئی انکا مقابلہ
اور اُنکے سامنے ہتھیار اُٹھانے کا حوصلہ نہیں رکھتا تھا اور اسقدر
مارے گئے کہ حساب و شمار نہ تھا اور جہاں کہیں جاتے شیاطین انکا پیچھا
کر کے مارتے اور قید کر لاتے آخر الامر دیوتا لوگ برہما کے پاس فریادی گئے

اور حقیقت حال عرض کی برھمانے جواب دیا کہ تین دیت بڑے
زور آور ہین اور عالم کی خوبو اور باسنا کے تصرف سے خالی
ہین اور جو زور آور ہین اُنکو باسنا نہو ہرگز مغلوب نہین ہوتے تم لوگ
ایک ہزار سال تک صبر کرو اور جو تمھارا حال ہی اسمین رہکر
رہو اور جینے مرنے اور بھاگنے سے مانوس ہوکہ یہ جاننے لگین
کہ بدن شئی عزیز ہی اور اُسکی نگہداشت سب چاہتے ہین
اور جینا اچھا اور موت بُری اور بھاگنا حیات اور بقا کا سبب
ہی اور ایسا کرو کہ ہزار سال کے اندر یہ باتین اُنکو ملکہ ہو جائین
اور سیکھ جائین اور باسنا مین پھنسین ہرچند کوئی عالم کا بڑا مرد ہو
جب زنجیر مین بندھجاے تو اُسے مغلوب جانو جیسے کہ شیر زنجیر مین
بندھجاے یہی سبب ہی کہ ارباب معرفت تمام عالم سے بڑھکر
مردانہ ہوتے ہین اور باسنا کی صفت اُنمین نہین ہوتی جو نامردی
اور ہارنے کی چیز ہی اور جو ہزار سال تک شیاطین باسنا کے عادی
ہوجائینگے تمسے ہار جائینگے اسپر مطمئن ہوکر جو ہمنے کہا اسپر عمل کرو دیوتا لوگ
برھما کے فرمانے کے موافق لڑائی کا برتاؤ کرتے رہے اور ہزار
سال تک ہاتھ پانون مار آخر کو غالب آئے اور تینون دیت لشکر
سمیت مارڈالے - اے رامچندر تم دام بیال گت کی طرح باسنا کے

جال مین پھنے پر نہین تو مغلوب ہو گے۔ عالی ہمتون کو مغلوب ہونے سے عار و ننگ ہی رامچند نے سوال کیا کہ یہ تین دیہ کسطرح پیدا ہوے بسشٹ نے فرمایا کہ سب پرم آتما کے حرکت اور سنکلپ سے مثل ہمارے تمھارے پیدا ہوے نہ ہمارا خارج مین وجود ہی نہ انکا وہمی وجود مین ہمارے انکے تفاوت کچھ نہین یعنی تعینات اور تشخصات وجود کے معدوم مطلق ہین اور وجود حقیقی خاصہ پرم آتما کا ہی ای رامچند تمام عالم آتما مین مندرج اور لکھا ہوا ہی اور ظہور اسکا علم پرم آتما کے لوازم سے ہی اور آتما سے باہر کوئی شی نہین پس جسنے اپنے کو جزو دیکھا اپنی صورت وہمی مین بندھ گیا اور کہنے لگا کہ نہ میرے ملک ہی نہ مال اور افسوس کرنا کچھ نہین اسکی یہ مثل ہی کہ اپنے گھر مین خزانہ ہو اور نجانے اور فقیر کی حالت ہی کہ گلی در گلی پھرتا ہی اور جسنے اپنے کو کل جانا قید تمام کائنات سے خلاص ہوا بلکہ خود کل ہوا ای رامچند جسنے باطن کے نور سے اپنی کلیت سمجھ لی جتنے دیوتا ہین اسکی حفاظت کرتے ہین جیسے برہمانڈ کی قیامت آنے تلک کرتے ہین اور صاحب مقام کلیت کو مین آدمی سمجھتا ہون باقی کو حیوانات جانتا ہون ای رامچند جو حکمت یعنی معرفت کی طرف میلان رکھے اگر شاستر اور آسمانی کتب کے موافق سلوک کرے

تو مطلب کو پہونچتا ہی اور جو نیک اعمال کی ورزش بغیر اہل معرفت کے
سخن کو معرفت کا وسیلہ بنائے جسقدر سمجھے اسکا سمجھنا اُسکو مضرت
کرتا ہی چنانچہ راہ یعنی راس کا عین آبحیات کے پینے مین قطع کیا
(اور راہ ایک دیت کا نام ہی کہ دیوتاؤن مین چھپکر آبحیات کے
پینے مین شریک ہوا تھا چاند سورج نے اسپر مطلع ہوکر سبکو خبردار
کردیا اور راس کا سر قطع کیا ہرچند آبحیات مُردہ کو جلاتا ہی مگر چونکہ
اُسنے ادب اور روش سے نہین پیا سر اُسکا برباد گیا اور روش یہ
تھی کہ دیوتاؤن سے اجازت لیکر پانی پیتا) ای رامچند جو کوئی شاستر پڑھے
اور اُسکے بموجب عمل کرے اور معرفت کا خواستگار ہو اور رفتہ رفتہ
سلوک کرے اور اپنے کام مین اضطرابی نکرے تو ممکن نہین کہ مطلب کو
پہونچے معرفت جو مدت بعد ہاتھ آتی ہی اُسکا ثمرہ قوی ہی اور زوال
اُسکو نہین۔ ای رامچند دانا اگر چاہے کہ اپنی دانائی کا امتحان کرے
ایسے مقامات پر جائے جہان کوئی اُسکی عزت نکرے اور اس سبب سے
اپنے نفس مین تغیر نہ پاوے تو جان لے کہ دانا ہی اور دانا کے امتحانات سے
یہ ہی کہ دولتمند اور مالدار اُسکی طرف کم التفات کرین اور جو اہل دولت کے
نزدیک شان اور عزت حاصل کرے باوجودیکہ یہ عزت ذلت اور کُربت
سے کم نہین ہی اسکا نشان ہی کہ اُسمین نقصان باقی ہی اور

خدا تعالی کے نزدیک اُسکی عزت کی قدر نہین ای رامچندر عمدہ طریق
معرفت کے حصول کا نیک اعمال کی ورزش ہی اور کوئی چیز انسان کے
کمال مین شاستر کے پڑھنے کو نہین پہونچتی اُس سے بہتر نیک صحبت
اور خدمت سادھ سنگم کی ہی ای رامچند سادھ سنگم وہ ہی کہ شاستر کا اُسنے
کوئی عمل نہ کیا ہو اور بُرے صفات اُسکے جاتے رہے ہون ای مخدا
آہنکار کو جو مین نے عیب لگایا سو اس سبب سے کہ اپنی ذات کو بدن
ٹھہرا کر کہتا ہی کہ مین نے اچھا کپڑا پہنا اور اگر اہنکار کی حقیقت کو سمجھکر کہے
کہ من وما سے مراد برہما ہی تو آہنکار مین معرفت اور دانائی ہی رامچند
نے کہا کہ اہنکار کی حقیقت مفصل بیان کیجیے بسشٹ نے فرمایا کہ آہنکار
والے تین قسم کے ہین ایک وہ ہی کہ بدن کے میل جول سے اپنے کو
عین بدن جانتا ہی اور کہتا ہی کہ مین لانبا یا پست قد ہون دوسرا
یہ کہ مین کہتا ہے اور جیو آتما اُسکی مراد ہو اور جانتا ہی کہ مین لطیف
ہون اور بدن سے الگ ہون اور بدن سے مجھے کچھ تعلق نہین
تیسرا یہ کہ مین کہے اور برہم آتما مراد لے اور جانتا ہی کہ مین کل ہون اور
عین برہم ہون پہلی قسم ناقص ہی اور دوسری قسم کامل اور تیسری قسم
اکمل اور پہلی قسم کو عارف لوگ ظاہر بہ ظاہر برا جانتے ہین اور مکروہ سمجھتے ہین
اور نہین کہتے کہ میرا عصا اور میرا کوزہ اور میری نعلین ای رامچند سمیر نے

جب جانا کہ وام بہاکل کت باسنا کی شامت سے ہار گئے تو کہا تین
دیت اور بناؤن جو گیانی ہون اور شاستر جانتے ہون اور اہنکار
کے پابند نہون اپر کوئی غالب نہوگا یہ منصوبہ سوچکر تین اور دیت
بھیم بھاس وردہ اپنی مایا سے بنائے وے اپنی معرفت اور شجاعت سے
تمام دنیا کو وہم اور ترلپنا کا تماشا جانتے تھے اور ہمیشہ دیوتاؤن سے لڑتے
اور غالب آتے ایک مدت تک انکی ولایت کو زیر وزبر رکھا جب
کبھی ہنکار کی بو باس انکے دماغ مین آتی اور غیریت اور دوئی کا خطرہ انکے دل
مین گذرتا فوراً معرفت اور دانائی کے زور سے دور کر دیتے اور کسی سے
نہ انکی دوستی تھی نہ دشمنی اور اکثر دیوتاؤن کو نے سبب مارا اور جلا دیا تھے
کچھ انمین سے ناچار ہر طرف کو بھاگ گئے اور بشن کی پناہ لی جسطرح گنگا
ہماچل پہاڑ برف سے ہزار نہرین بنکر زمین پر آئین اور سمندر مین ملین
اور جس طرح بادل کے لشکر کو تیز ہوا بھگاتی ہے اور وہ پہاڑون مین پناہ
لیتے ہین بشن جو دیوتاؤن کا پشت پناہ تھا اسنے تینون دیت کو سدرشن چکر
کی آتش سے کہ بشن کا ہتیار ہے جلا دیا اور تینون کو انکی معرفت اور
دانائی کے باعث بہشت مین جگہ دی بسشٹ نے فرمایا کہ تین دیت
جاسے کتنے ہی شریر اور بدکار ہون مگر آہنکار اور باسنا جو انسے
جاتی رہی تھی گیانی ہوگئے اور نکمت پائی اے رامچند تو بھی باسنا دور کر اور

عارف پہنچا اور مکت سے مقام کا واصل ہوا اور عالم کے تفرقون کو جو
عقل کے زیر و زبر کرنے والے ہین فانی کر- ای رامچند رگنج معرفت کی
کُنجی کیا ہی تمام لذات اور آرزو کا بھول جانا اور بید شاستر کا پڑھنا اللہ
نازک طبیعتون کو شاستر کا پڑھنا اور ورقون کا گردانا موجب تکلیف
ہی اور کل شاستر کے مضمونون کا خلاصہ ایک سخن ہی وہ مجھسے سُنو
اور اُسپر عمل کرو جو شی کہ نفس اُسکو میٹھی اور مزہ دار جانے خواہ دنیا دارون
کو پسند ہو خواہ نہو اور خواہ مطابق شاستر کے ہو یا نہو اسکو زہر
قاتل اور آتش جلانے والی سمجھ اور اُسکے پاس نجا- ای رامچند
ہم نہین کہتے کہ دنیا اور لذات دنیا عارف محقق کے حق مین مضر ہین
یہ سب گفتگو تعلق اور دلبستگی کے دور کرنے کی ہی پس جب عارف
نے جان لیا کہ اسکے دل کو مطلوب حقیقی سے پورا آرام ملگیا پھر اتفاق
سے اگر کوئی نعمت اور لذت دنیا کی اُسکے سامنے آئے اور اُسکو
سمجھ بوجھ تصرف مین لائے تو یقین ہی کہ یہ فعل اُسکا حرص اور تعلق
خاطر کی راہ سے نہوگا اور ضرر اُسکو نہ پہونچا ئیگا ای رامچند جسکو
عنایت اور ہدایت الٰہی سے معرفت اور دانائی نصیب ہوئی
دل اور باسنا اور اہنکار اُس سے خود بخود جاتا رہیگا اور غافل کو یہ
چیزین بھاری زنجیر ہین ای رامچند عارف کا دل زنجنی ہی یعنی اُسکی بات

کچھ نہین کہا جا سکتا نہ آنند سروپ کا ادراک کو نہین رکھتا اور نہ غمناک کہ آتما سے ایک ہوگیا ہی نہ ساکن کہ اندر باہر کے سب کام اُسکے تعلق ہین نہ ہست کہ واقعی کوئی چیز نہین اور نہ نیست کہ معرفت اور رہائی اسپر موقوف ہی رامچند نے پوچھا ای برہمن کائنات ظاہر ہوئی اور حقیقت مین عین چدآتما ہی اُسکی نمود چدآتما مین کیونکر ہی اور چدآتما خود بھی نظر آتا ہی یا نہین بششٹ نے فرمایا کہ آکاش نہایت لطافت سے نظر نہین آتا چدآتما جو ہزارگونہ اُس سے لطیف تر ہی کسطرح نظر آسکے اور چونکہ کائنات تعین ہین غیر چدآتما کا ہی بس لا انتہا نقوش جو نظر آتے ہین کائنات کی صورت ہی کہ چدآتما کے آئینہ مین نظر آتی ہی اور چدآتما خود نظر نہین آتا جسطرح صورت آئینہ مین نظر آتی ہی اور آئینہ نظر نہین پڑتا اور نسبت نمود کائنات کے حق مین ایسی کہ نسبت نمود موج کی دریا مین کہ دریا سے پیدا ہوتی ہی اور دریا مین دکھلائی دیتی ہی ای رامچند نمود کائنات کی مع اسکے توابع اور لواحق کے حق مین نور حق سے ہی جسطرح صورت کی نمود آئینہ مین اُسی آئینہ روشنی اور صفائی سے ہی بس متوسط دانائی اور نادانی جانتا ہی کہ حق کو دیکھا ہی اور خطا کی بلکہ جو کچھ دیکھا وہ صورت کائنات ہی کہ حق مین نور حق سے دیکھا فقط

اے رامچندر ارشاد کا طریق یہ ہے کہ شاگرد سے اول ہی مرتبہ حقیقت کا
بیان کرنی لازم نہین ورنہ دوزخ کی راہ اُسکو دکھلانی ہے بلکہ پہلے
پہل شاستر کا پڑھنا اور معرفت اور معاملت کا سلوک اُسسے فرمانا
چاہیے سر حقیقت کا ارشاد کرنا لائق نہین ہے الّا جب کہ پوری آزمایش
ہو چکے ۔ رامچندر نے پوچھا استاد آپ کی باتون نے جو دودم کے
دریا کے موافق پاک اور لطیف ہے مجھے غفلت کی نیند سے بالکل
جگا دیا اور حقیقت کو مین نے خوب سمجھ لیا مگر کبھی کبھی میری انانی کا
چہرہ نادانی کے پردے مین ہو جاتا ہے سبب کیا ہے حالانکہ حق جو
پرکاش سروپ یعنی عین نور ہے ہمیشہ ظاہر ہے ۔ پھر کس لیے طالب کی
نظر سے کبھی چھپ جاتا ہے یہ حقیقت پھر میری خاطر نشین کیجیے بشسٹ
نے فرمایا کہ میری باتین اول سے آخر تک ایک ہین اور سخن وہی ہے
جو روز اول تمسے مین نے کہی جب تمھاری معرفت کمال کے درجے
کو پہونچیگی اور اسکو وسعت ہو جائیگی یہ حقیقت آپ ہی آپ
تمھارے اوپر کھل جائیگی تحقیق سخن یہ ہے کہ تین قسم کے اہنکار
جو پہلے ذکر ہو چکے وہ تینون اودیا مین داخل ہین یعنی جہل اور
نادانی مین اور پہلی قسم کو پچھلی قسم دور کرتی اور گویا اسکا
علاج ہے اول کو دوسری دوسری کو تیسری اور قسم سوم

جو کالمترین قسم ہی اُس سے یہ مراد ہی کہ جاننے مین عین برمہ ہون
یہ بات بھی جب کہ تم خوب سمجھو غیریت سے خبر دیتی ہی اسواسطے
کہ اس عبارت مین کہ مین برمہہ ہون دوئی لازم آتی ہی پس
اس حالت مین جذبۂ الٰہی چاہیے کہ اس تیسری اودیا کو بھی
برطرف کرے اور مین کو درمیان سے اُٹھا ڈالے فقط برم رہے
اور پھر عارف اور معرفت سے معروف کے سوا نشان باقی نہو الا
حق کو بجز حق کے نہ پہچانے اے رامچند قسم اول اور دوم کی
اودیا تمسے جاتی رہی ہی ہان تیسری قسم کی اودیا باقی ہی چونکہ اس
قسم مین بھی ایک اثر دوائی اور غفلت کا باقی ہی تو کبھی کبھی مطلوب
حقیقی تمسے آڑ مین ہوجاتا ہی اور جسوقت جذبۂ الٰہی جلوہ گر ہوا پھر پردہ
درمیان مین نہین رہتا اگر یہ کہین کہ اودیا کا اودیا سے علاج کسطرح
ہوسکے کہ دونون ایک قسم کی ہین اور ہر مرض کا علاج اُسکی
ضد سے ہوتا ہی تو اسکا جواب یہ ہی کہ ضد کا معالجہ ضد سے
ظاہری امراض مین ہوتا ہی اور یہ قاعدہ امراض باطن مین مقرر نہین ہی
اسکی بہت سی مثالین ہین مثلاً ہتیار کو ہتیار سے روکتے
ہین اور میلے کپڑے کو ریہ سے اور سانپ کے زہر کو
دوسرے زہر سے اور پانون کو جو کانٹا چبھا ہوا سے دوسرے

کانٹے سے نکالتے ہین اور الماس کو الماس سے تراشتے ہین ای
رامچندر جو سخن کہ ہم تجھسے کہتے ہین سر دست اسکو درست اعتقاد
سے قبول اور اُسپر عمل کرو دلیل اور حجت کے مقید نہو ورنہ
اپنے وقت کو ضائع کرنے مین یہ تیری سعی ہو کر یہ دلیل اور
مالہ الدلیل دونون تمھارے اوپر ظاہر ہونگے رامچندر نے پوچھا کہ
اودیا سے مراد نادانی محض ہو اور آتما گیان سروپ ہو یعنی عین
علم اور نادانی کا علم مین پیدا ہونا محل تعجب ہو فرمایئے کہ یہ نادانی
آتما کے اندر کس طرح آ پہنچی اودھی بسشٹ نے فرمایا کہ مجھسے یہ سوال
نکرو اور مین بھی اسکا جواب نہین دے سکتا آپ کو اسیقدر فکر
کرنی چاہیے کہ اودیا کسطرح دور ہوتی ہو اور مطلب اودیا کا
دور کرنا ہو۔ ای رامچند جسکو اودیا ہو اسے اُس فکر مین نہ پڑنا چاہیے کہ
اودیا کیا چیز ہو اور کسطرح پیدا ہوتی ہو اور کسطرح دور ہوتی ہو کہ یہ باتین کیا
بڑا وقت چاہتی ہین اور طالب صادق کا وقت اُس سے عزیز تر ہو کہ
ایسی باتون مین صرف کیا جاے بلکہ جو ذکر شغل کہ اُستاد سے سیکھا ہو اُسمین
مشغول ہو کہ ضروری ہو اور علاج اودیا دور کرنے کا یہی ہو
کچھ اور فکر اور تدبیر۔ ای رامچند جب آدمی کسی بھی چیز مین پھنسے تو اُسیوقت
اُسکی حقیقت پر اطلاع ناممکن ہو جسطرح کوئی خواب مین نہین جانتا کہ مین

خواب مین ہون یا جو کچھ دیکھتا ہون وہ خواب مین دیکھتا ہون اور اس
وہم کا علاج اسوقت کسی کے ہاتھ مین نہین ہے جسطرح خواب مین کسی کا
مقدور نہین کہ اپنے کو بیدار کرے پس او دیا کی حقیقت کو او دیا کے
دور ہونے پر تم سمجھو گے سر دست اپنا وقت تلف نکروای رامچندجیتن
سروپ یعنی حق تعالی عین دانائی ہے جب ایک بدن سے متعلق ہونا
چاہا اپنے تیئن اس ارادہ کی صورت سے مقید کیا اور جیو آتما نام
ہوا اور جب یہ قید کچھ زیادہ ہوئی اہنکار پیدا ہوا جب اور قید بڑھی
بدھ اُسکا نام ہوا اور بدھ کے سنکلپ سے من پیدا ہوا اور من کے
سنکلپ سے پانچ گیان اندری کہ سامعہ لامسہ باصرہ ذائقہ شامہ
ہین ظاہر ہوئے ہین اور حواس کے سنکلپ سے پانچ کرم اندری
کہ گویندہ اور گیرندہ اور روندہ اور عضو بول اور عضو براز ہین اور
ظاہر اور باطن کے اعضا پیدا ہوگئے اور اس مجموعہ کا نام بدن ہے
پس آتما نے ان قیود کو اپنے آپ سے پیدا کر اپنے تیئن مقید ایسے
کیا ہے جسطرح ریشم کا کیڑا ہو کر ریشم کے تار اپنے ہی لعاب سے
نکال خود اُسمین پھنستا ہے ای رامچندجیتن سروپ نے ان وہمی قیود کو
اپنے آپ سے نکال اپنے تیئن اُس جال جنجال مین الجھایا
ہے جسطرح بیج درخت کو اپنے آپ سے نکال کر خود اُس مین

ور آیا اور ڈالی پھول بتی مین تلوہ گرپڑی ہی راجچندر یہ دل جو غم کی
آگ مین جلا بھنا اور غصے کا اژدہا اُسے نگل گیا اور حرص کے دریا کی
لہرنے اُسے غرق کیا اور نہایت پریشانی سے اُسنے اپنے خالق کو بھلا دیا
اُسکو دل دل مین پھنسے ہاتھی کیطرح باہر نکال کہ تیرے کام آویگا اور
جسنے اس ناچاری کی حالت مین اُسپر رحم نہین کیا وہ ایک شیطان ہی
آدمی کی صورت کہ ذرہ اُسکو درد اور خبر نہین ہی۔ راجچندر نے
پوچھا کہ اصل کائنات کی دل ہی اس نسبت مین یکسان ہین
پھر ایک انہین سے برہما کسطرح ہو جاتا ہی بسشٹ نے فرمایا پہلی چیز جو
برمھ آتما سے پیدا ہوئی جیو آتما ہی اور برمھ آتما روح مطلق کا نام ہی
جیو آتما روح اور روح تھوڑی توجہ اور تصرف سے دل کی صورت
بنگیا اور پہلے پہل جو چیز دل سے پیدا ہوئی شبد ہی جسکو سامعہ
سنتی ہی اور آکاش کا مادہ وہی آواز ہی اور دل آواز اور آکاش کی
ترکیب سے سپرش ظاہر ہوئی کہ لامسہ اُسکو پاتی ہی اور ہوا کا وہی
مادہ ہی اور من اور آکاش سے تا در وپ پیدا ہوئی کہ باصرہ اُسکو پاتی
ہی اور آگ کا وہی مادہ ہی اور دل اور آکاش و ہوا و آگ سے رس ظاہر
ہوئی کہ ذائقہ اُسے پاتا ہی اور پانی کا مادہ وہی ہی اور دل آکاش ہوا
آگ پانی کے ملنے سے گندہ یعنی بو نے صورت پکڑی کہ شامہ اُسے

پانی ہی اور خاک کا وہی مادہ ہی اور شبد کے معنی آواز ہین اور سپرش
وہ چیز ہی جو چھوئی جاسے اور روپ جو چیز کہ دیکھی جاسے اور رس
جو چکھی جاسے اور گندھ جو سونگھی جاسے پس آکاش مین شبد ہی
اور ہوا مین شبد اور سپرش ہی اور آگ مین شبد سپرش اور روپ
اور پانی مین شبد سپرش روپ اور رس اور خاک مین شبد سپرش و
روپ و رس اور گندھ اور ان پانچون عناصر نے اپنے مادون سمیت
باہم خوب مل جل کر خاص مزاج پیدا کیا جو پتنگے کے مانند آگ مین نظر
آتا ہی اور اس پتنگے نے اہنکار و بدھ یعنی عقل اور حواس سے قوت پائی
جیسے بیل کہ بجنگی کے وقت بڑھ جاتا ہی (اور بیل ایک مشہور میوہ ہی)
اور انسان کے نیلوفر دل مین بھونرے کے مثل قرار پایا چونکہ برھما کا
نام اول ہی سے مَن مقرر ہوا اب بھی اُسکا نام دل ہی حالانکہ
بہت منزلین طی کر چکا اور دل بدن کی صورت تصور کر جسمانی تجلی کے
ساتھ نمودار ہوا جسطرح سونا جس قالب مین آسکے اُسی قالب کی
شکل نظر آتا ہی اور پہلا ظہور جو عقل علم اور ریاست سرداری اور
کامون کی رغبت اور حرفون پیشون کی طاقت سے آراستہ ہوا اسے
برھما نام پایا جب اُسکی پیدایش کامل ہوئی تو اس فکر مین ہوا
کہ مین کسواسطے پیدا کیا گیا اور کشف باطن سے جانا کہ پہلے برھما کی

کیا کیا تھا اور اُنکی صفات کیا تھین اُنکی پیروی کی اور تمام دنیا کو
مناسب تفصیل اور ترتیب کے ساتھ بطون سے ظہور مین لایا
اور اسلیے کہ عالم کا انتظام اور مصالح کی تکمیل اور اصلاح مفاسد اور
نفوس اعلے ادنےٰ کی تربیت کے لیے چار آسمانی کتابین اہل جہانکو
پہونچائین اور قرار دیا کہ اُسکی اولاد احفاد کے علما چھتیس کتاب
سمرت کی جنمین روزانہ عبادات اور احکام اور چھ شاستر جنمین
عقائد اور اصول دین کے اور اٹھارہ پران جن مین حکایات
رموز و کنایہ کی اور صحیح واقعات عالم ہون اور تمام فائدہ بخش
کتابین تالیف کرین اس سے ظاہر ہوا کہ اتنی ترکیب اور ترتیب سے
جو مذکور ہوئین دل صورت اور معنی برہما کا ہی اور عالم اسکے سنکلپ سے
ظاہر ہوتا ہی اور سنکلپ کے فنا ہونے سے وہ بھی فنا ہو جاتا ہی جسطرح
تیل کے ہو چکنے سے چراغ کی روشنی جاتی رہے اے رامچند
دانائی اور فہمید کی نشانی یہ ہی کہ جسمانی لذات مین جو عوام کا
جال ہی آپ نہ پھنسین اور جو تمھارے پاس نہو اسکا ارمان نہو
اور نہ آزردگی ہو اور جو ملے اُسپر خوش ہو بشرطیکہ تعلق اُس سے
نہو اے رامچند دنیا کے اسباب دانا کے شغل کو مانع مزاحم نہین کہ
اُس سے آلودہ نہین ہوتا ہی جسطرح نیلوفر کی پتی کہ پانی مین ہی کر

اور اُس سے میل نہین کھاتی اے رامچند عالم کا دریا یا سنسار کے پانی سے
پُر ہی جو دانائی کی ناؤ پر سوار ہوا صحیح سلامت اس دریا سے گذر گیا
نہین تو ڈوب گیا اے رامچند دانا اور آفتاب ایک ہین کہ دونون
ہمیشہ راستہ چلتے اور سفر کرتے ہین اور توشہ بغیر نہین ٹھہرتے اور جو
راستہ مین کوئی نعمت ملے تو اُسکی طرف نہین بھٹکتے رامچند یہ بین
سنکر بہت خوش ہوا اور دل نے آرام پایا اور اپنی خاطر جمع سے ستایا
رامچند نے کہا کہ پیشتر آپ نے فرمایا ہی کہ برہما بشن کی ناف سے پیدا ہوا
پھر کہا کہ آکاس سے پیدا ہوا اور آگا سج اُسکا نام ہوا اب آپ فرماتے
ہین کہ دل سے پیدا ہوا یہ اختلاف کس سبب سے ہی بسشٹ نے کہا
کہ ہمنے برہما اور تمام مخلوقات کے باب مین جو بیان کیا مقرری امر
نہین ہی حقیقت حال یہ ہی کہ برہما اور مخلوقات کی پیدائش مکرر ہوئی
اور ہوتی ہی تو لازم نہین کہ ایک ہی طور سے ہو ہر دفعہ کہ نئی دنیا پیدا
ہوئی عالم کی ترتیب وضع اور ترکیب مین بھی اختلاف ظاہر ہوا جیسا کہ
کبھی عالم کی آفرینش مہادیو سے ہوئی اور کبھی برہما سے کبھی بشن سے
اور کبھی برہما کے نو لڑکون سے جو رکھیشر تھے اور برہما کبھی تو نیلوفر کے
پھول سے ظاہر ہوا کبھی پانی سے اور کبھی برہمانڈ سے جو مرغ کے انڈے کی شکل
ہی اور پہلے مخلوقات عنصری سے کبھی آکاش کبھی ہوا کبھی آگ اور کبھی خاک

اور ہر بند مین ایک وقت درخت ہی درخت تھے اور ایک چہار مین ایسے
خالی نہ تھی اور کبھی آدمی سے بھری تھی اور کبھی تمام پہاڑ تھے اور کبھی تمام
مین تمام زمین سونے کی تھی حاصل کلام اصل عالم قدیم ہر
دور اور جگ متواتر آتے ہین اور دنیا مین کوئی شی نہین جسے
اول مخلوقات کہہ سکین اسواسطے کہ ہر مخلوق اوضاع و اوار کی
تکرار سے بکرر ظہور مین آتے ہین اور ہمیشہ پرلے ہین جو چہوٹی قیامت ہے
ضرور نہین کہ تمام اشیا بعینہ موجود ہون اور مہا پرلے یعنی بڑی قیامت
متواتر مین یہ معاملہ ہے کہ آگے سے ہوتا آیا ہے کہ ہر ایک چیز ہر وقت مین جیسے
پہلے دور مین تھی ویسا ہی بعینہ ظاہر ہوگی ایسے واشور برہمن کی حکایت مشہور
حکایت مگد کے ملک مین ایک بیابان ہے جسمین سایہ دار درخت اور
خوشبودار چرندہ بیابان بہت ہین وہان ایک برہمن تھا واشور نام سولہ کا
بیٹا رہتا تھا جو مشہور رکھیشر تھا باپ بیٹے نے جگون اس
بیابان مین عبادت کی اتفاقاً باپ مرگیا واشور باپ کے مرجانے
سے بہت رویا پیٹا اور حد سے زیادہ بیقرار ہوا اسی درمیان ایک
عورت دیبیون سے اسکے پاس آئی جسکو بن دیوتا کہتے ہین اور
جنگل مین رہتی ہے اور جنگل کے ہر ایک قطعہ کی حفاظت انہین سے
ایک ایک کے سپرد ہے اور نظر نہین آتین اور کبھی دکھلائی دیجاتی ہین

اور اپنے کو ظاہر کر باتین کرنے لگی کہ آپ پنڈت ہین اور دانا دنیا کی
ناپایداری کی کیفیت سے کسواسطے نے خبر ہین جسطرح کوئی جاہل
کہ حقیقت کار سے آگاہ نہو گریہ وزاری کرے نہین جانتے کہ دنیا مین
جو آیا چند روز دنیا مین رہکر دوسرے عالم کو چلا جاتا ہی جیسے سورج
نکلا اور مغرب مین تھوڑے وقت بعد جا چھپا وانسورنے بیٹی کی
بات سنکر کسی قدر تسلی پائی اور ماتم اور غم سے نکلا باپ کی تجہیز
وتکفین کرنے لگا پھر بدستور قدیم عبادت اور ریاضت اور طہارت
مین بسر کرنا اچھے اعمال اور صفائے عبادت سے اُسکی طبیعت پر
لطافت اور پاکیزگی غالب ہوئی اور کہا کہ روے زمین نجاست کے
سبب میرے بیٹھنے کے لائق نہین ہی ایسا ہو کہ درختون کی لچکیلی
ڈالیون پر چڑیا کی طرح بیٹھا رہون اور اس نیت سے آگ کی پوجا
شروع کی اور اپنے گوشت کے تکہ تکہ کرنا اور آگ مین ڈالنا ایک عرصہ
بعد آگ کی روحانیت صورت مجسم پکڑ کر اُسکے سامنے آئی اور بولی اس
ریاضت اور مشقت سے تیرا کیا مطلب ہی بیان کر کہ تیرے لیے وہ
موجود کرون وہ بولا مین چاہتا ہون کہ درخت کی نازک ڈالیون پر
بیٹھا عبادت کیا کرون آگ کی روحانیت نے اُڑنے کی قوت جو کہ
چڑیون کو ہوتی ہی اُسے بخشی بعد ازان وانسور درخت کلان جو اوسکے

پہاڑون پر تھے اپنا مکان قرار دیکر وہان جا بیٹھا اور انواع اقسام
کی ریاضت اور عبادت دل کے سنکلپ سے بلا غرض نفع مطلب کی
اور اُن اعمال پسندیدہ کی برکت سے آپ ہی آپ سنے مرشد اور
اُستاد کے معرفت کے درجے کو پہونچ گیا اور یاطن اُسکا نورانی ہوا
اب بن دیوتا جو تیرا باپ کے واقعہ مین نصیحت اور ماتم پرسی کو
آئی تھی پھر آئی اچھی صورت تحفہ پوشاک سے جو پھول کی پتی کے
موافق نازک اور لطیف تھی ظاہر ہوئی وانشور نے پوچھا تو کون ہے
اور کیا تیرا مطلب ہے بن دیوتا نے جواب دیا کہ میرا جو مطلب ہے تم
ایسے بزرگونسے حاصل ہوسکتا ہے اور اس بیابان کی جبکا یہ ذریعت
حضور کی نشست سے رونق پر ہے مین بن دیوتا ہون اس بیابان کی حفاظت
میرے ذمہ ہے ایک دن بسنت کے موسم مین کر کام دیو کی پوجا کا وقت ہے
تینون لوک کی عورتین نندن بن مین جمع ہوئی تھین اور سبکی گود مین
لڑکے تھے اور میرے لڑکا نتھا غیرت کی آگ سے مین جلی اسلیے
مین تمھارے پاس آئی ہون آپ جو قدرت طوبی رکھتے ہین ایک
لڑکا مجھے عنایت فرمائیے اور جو یہ آرزو میری پوری نہو آگ جلاکر
اُسمین جل مرونگی وانشور بن دیوتا کی بات سنکر مہربان ہوا اور ایک
پھول اُسکے ہاتھ دیا اور کہا مہینے بھر مین لڑکا تیرے پیدا ہوجبکہ لڑکا

نامس یعنی غصہ سے تو نے حاصل کیا ہی ویدین عارف ہوگا بن دیوتا
نے ایک بیٹے مین ایک لڑکا جنا پرورش اور تربیت اُسکی کرنے لگی
جب بارہ سال کا ہوا تو واشسور کے سامنے لائی اور کہا یہ لڑکا
مجھسے اور تمسے پیدا ہوا اس مدت مین تمام علوم مین نے
اُسے سکھلا دئے اب تمھاری باری ہی واشسور بولا کہ یہ میرا لڑکا
ہی میرے پاس اسے چھوڑ جا اور رخصت ہو مین اسکی تربیت
کرونگا بن دیوتا لڑکا کو چھوڑ چلی گئی واشسور مدت تک اسکو تعلیم کرتا رہا
علم بید و بیدانت مین اُسکو کامل کر دیا بسشٹ نے فرمایا کہ ایک شب
میرا گذر اُس جنگل مین ہوا اور اُس درخت کے قریب پہونچا جہان
واشسور تھا اور گفتگو جو لڑکے سے کر رہا تھا وہ مین نے سنی وہ کہہ رہا
تھا کہ ایک نمکین بات اور نئی داستان عالم کی حقیقت مین تجھسے کہتا ہون
ہوش کے کان سے سُنو حکایت دنیا مین ایک راجہ ہی سونہ نام
جو تینون لوک مین نامور ہی دنیا کے راجہ لوگ اُسکے حکم کو جواہرات
کیطرح سر پر رکھتے ہین اور کوئی راجہ قوت ہمت اور شجاعت مین
اُسکا ہمسر نہین ہو سکتا اُسکی شکوہ اندر و شنبھ مہادیو کے حوصلہ
مین نہین سماتی اور شان اُسکی بڑے بادشاہون کے ہوش اُڑاتی ہی روح
اُسکی تین بدن سے تعلق رکھتی ہی اعلا اوسط ادنی اور وہ آکاش مین

ظاہر ہوتا ہی اور وہین رہتا ہی اور وہین چھپ جاتا ہی اور اُسنے آکاش مین
شہر آباد کیا ہی کہ اُسکے چودہ کوچہ ہین اور ہر کوچے مین موتیون کی لامین
پڑی ہین اور اُسکے ایک کوچے مین سات بڑے حوض اور
سات شہر مین جنگل اور باغ اور پہاڑ بہشت ہین کہ دولتمند
اور بادشاہون کے عیش کا مقام ہی اور راجہ کی درگاہ مین
دو مشعل روشن کرتے ہین ایک گرم دوسری سرد اور شہر کے
تمام گھر ہلتے ہین بعضے اوپر بعضے نیچے اور بعضے درمیان اور ہر گھر مین
سفید لکڑی لگائی اور لکڑیان مٹی گارے سے بین رکھی ہین اور ہر گھر مین
پانچ چراغ روشن اور ہر ایک گھر مین نو دروازے اور کھڑکیان
بیشمار اور ہر ایک کا ایک چوکیدار مقرر ہی کہ گیان کی روشنی
سے معلوم ہوتا ہی راجہ چوکیدارون کے ساتھ اُن گھرون مین سیر
کرتا ہی اور جس گھر مین سیر کرتے کرتے تھک جاتا ہی اُسے چھوڑ جاتا ہی
اور کبھی چاہتا ہی کہ نا تیار گھر بین یہ ارادہ کیا اور گھر بن گیا واشور
کے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ راجہ سونہ اور اُسکے شہر کی جو کیفیت
آپ نے بیان کی اُسکی حقیقت واضح تر فرمائیے واشور نے کہا
کہ اول چیز جو چدآکاش مین آپ ہی آپ نمودار ہوئی اور متصوفہ
اُسکو سنکلپ کہتے ہین راجہ سونہ وہی ہی اور اُسکا ظہور مادہ ظہور

عالم کا ہے اور اُسکی فنا سے سب عالم فنا ہوجاتا ہی۔ بشن مہادیو اور
اندر اُس آفتاب کے ذرّے ہین اور تھوڑے ارادہ مین کہ مین برہما
ہن جاؤن وہ برہما ہو جاتا ہی اور شہر برہمانڈ ہی اور تین بدن اسکے
کے ایک ستوگن دوسرا رجوگن تیسرا تموگن مشہور ہی۔ ستوگن صفت
بقا ہی کہ اُسکا مظہر خاص بشن ہی اور رجوگن صفت ایجادی ہی جسکا
مظہر برہما ہی اور تموگن صفت افنائی ہی کہ اُسکا مظہر مہادیو ہی شہر
کے چودہ محلہ کوچے چودہ لوک ہین یعنی چودہ ملک نیچے کے سات لوک
کے نام مہاتل اتل تیل سُتل تلاتل رساتل اور پاتال ہین اور
بیچ کے ایک لوک کو بھولوک کہتے ہین اور اوپر کے چھ لوک جن چھ
لوک سُرلوک مہالوک جن لوک تپر لوک سُرلوک ہین اور زمین کی لائین
جو اوپر نیچے کی گئیین اور دریا اور نہرین کہ چودہ لوک مین جاری ہین اور
سات حوض سات سمندر ہین اور بیابان باغات پہاڑ جنکو بادشاہون کا
عیش باغ بتایا کیلاس شمیر وغیرہ ہین اور دو مشعل کیا مین ایک
چاند دوسرا سورج اور سہتے گھر اہل جہان کے ابدان ہین اوپر
نیچے تمام دیوتا اور آدمی اور حیوانات ہین اور سفید لکڑی مٹی ہین
استخوان گوشت مین لگے ہین اور ہر گھر کے پانچ چراغ پانچون حواس
ہین اور نو دروازہ دو سوراخ آنکھ کے اور دو سوراخ کان کے

اور دو سوراخ ناک سے اور منہ اور پیشاب اور پاخانہ کی راہ سے
ہین اور ہر ایک گھر کا چوکیدار اہنکار ہی اور ارادہ بغیر ملنے گھر مین
آنے کا ارادہ تعلق حاصل کرنے کا نئے بدن سے ساتھ ہی ای
صاحبزادہ یہ شہر بنایا سنکلپ کا جو درست فکر کے ساتھ سنکلپ کو
دور کرے تمام شہر خراب اور نیست نابود ہو جاسے ای لڑکے
لاکھ برس زمین یا سرگ لوک مین یا پاتال مین تو عبادت اور ریاضت
کرے جب تلک سنکلپ کی آنکھ تیرے اندر باقی ہی خلاصی
تجھے نصیب نہو گی بیٹے نے پوچھا کہ سنکلپ کس طرح پیدا ہوتا ہی
اور کسطرح زیادہ ہوتا ہی اور کس تدبیر سے فانی ہوتا ہی واشور نے
کہا کہ تھوڑی نگاہ چیتن سروپ کی سنکلپ کا بیج ہی اور جب وہ
بیج ہرا ہوا چیت اسکا نام ہوا اور جب بڑا اور سخت ہوا یہ سنکلپ
وہی ہی اور سنکلپ خود بخود ہوتا ہی اور خود بڑا ہوتا ہی اور خود بخود
جاتا رہتا ہی بسشٹ نے فرمایا باپ بیٹے کی باتین سنکر مین بہت خوش
ہوا اور اُنکے پاس گیا میری تواضع تعظیم کی اور رہنے کو جگہہ دی
تمام رات صحبت رہی صبح کے وقت اُنسے رخصت ہو کر اشنان کیلیے
گنگا پر گیا ای رامچند اہل دنیا مین دو کمال ذاتی مشہور ہین ایک
لڑنا یعنی کہ جسطرح کے کام اور صنعت کا ارادہ کرے وہ تھوڑی

توجنین پورا ہوجاتا اور دوسرا اکرتا ہو دان کہ اُس سے کوئی کام
نہوسکے ان دو کمال سے جو تمھین پسند ہو مبارک ہی اگر تم کرتا
ہادستے ہو تو سمجھا جائیگا کہ تم عین حق ہنوگے جسنے عالم کو پیدا کیا اور
جواکرتا ہوستے ہو تو معلوم ہوگا کہ تمکو ذات مقدس الٰہی مین کامل
فنا ہوئی ہی اور ہر حال مین تم نو ریاک ہو کہ اہل عالم کی عقل کو تمھاری
صفت کے ادراک مین ہرگز راہ نہین ہی کمال اول مرتبۂ الوہیت ہی
اور دوسرا کمال مرتبہ حقیقت ذات صرف کا ہی اے رامچند جسنے روح کے
وصال کا مزہ پایا ہی دنیا بھر کا مزہ اُسکے سامنے بے مزہ اور ناپسند ہی
جسطرح کہ ایک شخص خوبصورت رمز شناس ظریف عورت کے ساتھ صحبت
رکھتا ہی یقین ہی کہ بھونڈی صورت بے شعور عورت کی صحبت اسکی
طبیعت کو مکروہ معلوم ہوگی اے رامچند عقل سے بہرہ اُسی کو ہی کہ
جسطرف کو نگاہ کرے پانچ عنصر کی پیدایش کے سوا اور کچھ نہ دیکھے اور
سب طبیعت خاصیت مین یکسان ہین طبیعت صحیح او فطرت سلیم اُسے
آگاہ کرتی ہی کہ کب تلک ان مکروہ اور بے مزہ چیزون مین لت پت
اور مبتلا رہیگا کوئی نئی چیز نہین کہ عقلمند کو اُس سے لذت حاصل ہو
اور موقع نعمت اور لذت اُٹھانے کا ملے اے رامچند کچھ بٹیا برست کا
جو مرا تھہکر اضافہ مین آیا اُسنے یکہ اشلوک پڑھا جسکا یہ مضمون ہی کہ شلوک

کہان جاؤن کیا کرون کونسی چیز لون اور کونسی چیز چھوڑون کل عالم
اندر باہر مجھسے مملو ہی پھر کیا مانگون کہ تحصیل حاصل ہی اور سب
میری حقیقت کو لازم ہی اور کس سے نفرت کرون اور رہا گون اور
اپنی حقیقت سے کیونکر باہر آؤن بسشٹ نے فرمایا کہ ای رامچند
تیری یہ گفتگو نفرت طبع تھی نہ کہ وحشت و نفرت کی راہ سے کہ
عارف ہمیشہ خوشوقت رہتا ہی اور شگفتگی اسکی طبیعت کو لازم
ہی شادی و دن غم کی رات اُسے یکسان ہی جیسے سونے کا
نیلوفر رات دن کھلا رہتا ہی اور معمولی نیلوفر رات کو بند ہو جاتا ہی

تمام ہوئی آٹھویں پرکرن و پانچویں اشیم پرکرن شروع ہوئی

مایا یعنی آفرینش عالم کی خواہش کہ باعث اُسکے ظہور کی ہی دو صفت
رجوگن و تموگن کے ساتھ کائنات کو پیدا کرتی ہی اور کائنات کا ایک ایک
ذرہ اُسکے ساتھ قائم ہی جیسے گھر ستونوں سے قائم ہوا اور یہ سبب
اودیا ہی یعنی اثر غفلت کا کہ عارف کو اُس سے گذرنا اور اسکو چھوڑنا
چاہیے اب رامچند آپکو بھی چاہیے کہ جو مال متاع دنیا کا آپ کے
پاس ہی اُسکے چھوڑنے میں زحمت برداشت نکرو کہ تمہارا غیر نہیں ہی
اور جو کچھ نہیں ہی اُسکی تلاش میں کوشش نکرو کہ وہ تجھسے الگ
نہیں اور تیرے ساتھ ہی سارے رامچند معرفت کی دولت و طریق سے

ہاتھہ آتی ہی ایک مشہور ہی کہ جو مرشد کے ارشاد اور شاستر کے پڑھنے
اور نیک اعمال کے کرنے سے ملتی ہی اور دوسری محض عنایت آلہی
سے کہ بے تلاش اور تردد کسیکو نصیب ہو جس طرح ایک میوہ
کہ آسمان سے گر پڑے اور بے مانگے ہاتھہ آئے اور اس طریقہ مین
ایک حکایت تجھسے بیان کرتا ہون ہوش کے ساتھہ سنو حکایت
ای رامچند راجہ جنک بدیہ نگر کا بسنت کی فصل مین باغ کی سیر کو
گیا تھا نوکر چاکرون کو چھوڑ آپ سبزہ اور پھولون کے دیکھنے مین
مشغول ہوا اتفاق سے ایک گروہ کامل عارفون کا باغ کے ایک
گوشے مین بیٹھا باہم گفتگو کر رہا تھا اُنکی باتون کو سُنا اور اُنکو
نہ دیکھا ایک کہتا تھا کہ مرد خوبصورت عورت سے تعلق خاطر کرتا ہی اور
اُسکے وصال مین سعی اور آخرکار اُسکے وصال سے کامیاب
ہوتا ہی اُس معشوقہ کی صحبت کی لذت ایک ذرہ ہی اُس سرور کا جسکا
مین طالب ہون دوسرا سدھ بولا کہ بینش اور بینا اور دیدہ شدہ
ان تینون کو مع انکی باسنا سمیت چھوڑ پر کاش اور روشنی کا جو کہ
اُنسے پہلے ہین اور سبکی اصل ہی مین طالب ہون تیسرے سدھ نے
کہا کہ جو شی ہستی اور نیستی کے درمیان ہی اور دونون جگہہ ظاہر ہی اور
نور زمین آسمان اور تمام کائنات ہی مجھے اُسکی طلب ہی چوتھے سدھ نے

کہا کہ سکاری جسکے ساتھ ہُو ملا ہوا ہی اور ہکاری کہ اسکا پرلا سرا ہی اور اُسکو اجپا گایتری کہتے ہین وہ ذات لطیف جو اس اسم اعظم کو
(نام و اوراد ۱۲)
دیوتا آدمی اور حیوانات مین لب و زبان بغیر ہلائے ہمیشہ جپتا ہی اور سنتا ہی مین اُسکی تلاش مین ہون اور سانس کی آمد و رفت سے سوہن ظاہر ہوتا ہی یعنی وہ مین ہون یعنی حق مین ہون اور یہ ذکر ہمیشہ سوتے جاگتے بے اختیار ہر جاندار سے جاری ہی جو اس ذکر کو سنے اور سمجھے عارف ہی اور جو نہ سُنے اُسکا نہ سننا مانع اس ذکر کا نہین ہی چونکہ ابتدا اور حال مین حق پوشیدہ ہی اور سالک ظاہر پچھلا نفس جو پوشیدہ ہی وہ حق کیطرف اشارہ ہی اور اوپر کا نفس جو ظاہر ہی سالک سے مراد ہی اور ہمیشہ کے شغل اور کثرت تکرار سے یہ تکرار پلٹ جاتی ہی ہنسو حاصل ہوتا ہی اور حق ظاہر اور سالک پوشیدہ ہو جاتا ہی اسلیے اس شغل کو ہنس منتر بھی کہتے ہین پانچوین سید ھ نے کہا کہ دل خلوت خانہ خاص اللہ تعالی کا ہی جو شخص اس گھر کے مالک کو بھول جاتا ہی اور دیوتاؤن کی طرف رجوع ہو اُسکی مثل یہ ہی کہ کوستبھ من گھر مین اُسکے ہو اور کوڑی کی تلاش مین سرگردان پھرے چھٹے سید ھ نے کہا کہ دنیا کا مال متاع حاصل کرنا مشقت اور دولت اُسکا محفوظ رکھنا تفرقہ اور محنت اور ہلاکا

جاتا رہنا افسوس اور حسرت کا موجب ہی جو اپنے دل کو اسطرح جلاتے
والے آدمی نہین گدھا ہی ساتوان سیڑھ بولا کہ جو اس کی تمنا مین
سانپ ہین انمین سے جو سر نکالین اُسکو کچلنا چاہیے اور جو شخص اس
قدرت کا ہو وہ پورا مرد ہی اور باقی سب حیوانات ہین راجہ جنک
اور وشیون کی یہ باتین سُن بیہوش ہوگیا اور کانپا اور باغ سے باہر
آیا اور ہمراہیون کو رخصت کر محل سرا مین داخل ہوا اور
گھر کے کونے مین بیٹھ گریہ اور زاری کے ساتھ کہتا تھا کہ بڑا افسوس
ہی کہ عالم کے حوادث مین ایسا مین سرگردان ہون جیسے راستے
کے پتھر آدمیون کی ٹھوکرون سے جنبش مین آتے ہین اس لاانتہا
زمانے مین عمر میری معلوم ہی کہ کسقدر ہی اور اس عرصے مین اگر
مطلب میرے ہاتھ نہ آئے تو میرے اوپر زوف ہی پادشاہت
اور سرداری مین جی لگانا کوئی فائدہ نہین دیتا اسمین جو باقی اور
ثابت ہوا اور نقصان اسمین ہو مفقود ہی جو بہت بڑے ہین
جیسے برھا اور رُدھر وغیرہ یہ سب فنا ہو جائینگے آدمی کو بچپن مین
نادانی پریشان کرتی ہی اور جوانی مین عورتین اور بوڑھاپے
مین اولاد پھر مین نہین جانتا کہ راحت اور خوشی کا وقت کونسا
ہی جو کچھ ہی اور نظر آتا ہی انجام کو نیست ہو جائیگا جسکو نیک کی صورت دیکھو

ہمیشہ

اُسمین بُرائی کا اثر پوشیدہ ہی پھر کس چیز مین دل لگانا چاہیے ایسا شخص جسکی آنکھ کھولنے سے تمام دنیا ادنے سے لیکر اعلے تک ایک لحظہ مین موجود اور آنکھ بند کرنے سے اُسکے قیامت قائم ہو فنا ہوجاتا ہی یعنی برھما پھر ہم کس شمار قطار مین ہین دل جواودیا اور نادانی کے درخت کی جڑ ہی ایک چھپا چور ہی کہ عمر کے نقد ہی کو چراتا ہی اب مین جاگا اور مین نے جانا کہ یہ چور تا گردن مارنے کے قابل ہی اگر تدبیر کے ساتھ تقدیر موافق ہی تو اُسکو قتل کرتا ہون راجہ جنک یہ باتین کہکر خاموش ہوا اور اُسکی یہ حالت ہوئی کہ اگلی پچھلی کوئی بات اُسکو یاد نہین آتی تھی اے رامچندر راجہ جنک نے معرفت کی راہ آپ ہی آپ بلے مشقت اور ریاضت کے پائی اور آپ سے پائی نہ کہ دوسرے سے حقیقت مین معرفت کی دولت عقل کی صفائی اور باطن کے نور سے ملتی ہی دوسری شرطین مثل تربیت مرشد اور ریاضت اور جوگ اور دھیان کے سب حیلہ اور بہانے ہین یہی فہم کی تیزی درکار ہی اور بس اکثر دنیا دار حصول دنیا کے لیے تدبیر اور تلاش کیا کرتے ہین کاش اُسکی آدھی کوشش عقل کی افزونی مین کرین کہ عقل کی کمی غم اور الم کے لیے بیج اور رنج و محنت کا خزانہ ہی اور روشن عقل سے ہر مطلب عظیم کو پہونچ سکتے ہین اور جسکی عقل کامل ہی اُسمین حرص و ہوا کا عیب

نہین ہوتا جیسے زرہ پوشخص کہ اُسپر کوئی سلاح اثر نہین کرتا ای رامچند
جو شخص مرتبہ بلند چاہتا ہو اُسے لازم ہو کہ اپنی عقل کو تیز اور روشن
کرے جیسے کاشتکار چاہتا ہو کہ زمین سے حاصلات خوب سے
اور وہ زمین کو نہایت درجہ کماتا ہو ای رامچند خاطر کا اسطرف تعلق
ہو کہ اسکو لیجیے لینے کے لائق ہو اور اُسکو چھوڑ دیجیے کہ چھوڑنے کے
قابل ہو عین گرفتاری ہو جسکی قسمت مین برھما کا دیدار بدا ہو اُسکے
سامنے یہ سب چیزین یکسان ہین اور ہمیشہ حق اسکی نظر مین جلوہ گر
ہو امید اور خوف اور گرفتاری اور آزادی سے علحدہ ہو سب کے
ساتھ ہنسی خوشی رہتا ہو اور جانتا ہو کہ مین روح لطیف ابدی
ہون کہ کسی سے مخالفت اور بیگانگی نہین ہو۔ ای رامچند عارف
آدمی کھڑے ہونے مین اور بیٹھنے اور راہ چلنے اور سونے اور جاگنے
مین سب وقت برھم کو دیکھتا ہو اور سمجھتا ہو کہ عالم فقط وہم ہو ای رامچند
دل اپنی ذات کا شعور اور ادراک نہین رکھتا اور عقل کے واسطہ سے
تعلق محسوسات سے رکھتا ہو اور مزے اُڑاتا ہو جسطرح لومڑی آپ شکار
نہین کرتی اور شیر کے مارے شکار سے اپنے لیے قوت حاصل کرتی ہو
ای رامچند ہمیشہ اس فکر مین ہو کہ مین آکاش کا محیط ہون اور محسوسات
سے نہین ہون اور اہنکار کو چھوڑ اور نچنت بیٹھ رامچند نے کہا ای بزرگ

آہنکار سے بدن قائم ہی جسطرح درخت جڑ سے جب آہنکار کو
چھوڑوں اور اُسکے دو طریق ہین ایک تصور اور خیال جس طرح
کوئی توہم کرے کہ بی بی بچے خویش آشنا اور معاش کے اسباب کو
جب ترک کرون تو زندگی محال ہی جب اس وہم کو دور کیا آہنکار
برطرف ہوئی اس آہنکار کے دور کرنے سے بدن بحال رہتا ہی
دوسرے واقع مین جیسا کہ جیون مکت کے حصول کے بعد ارادہ
کرے کہ بدیہہ مکت کے مرتبے کو پہونچے اور آہنکار مطلق نرہے
اس صورت مین بدن بھی نرہیگا اور یہ عین مطلب ہی بسشٹ نے
فرمایا ای رامچند آہنکار کی چار صورت ہین اول یہ کہ مین مان باپ سے
پیدا ہوا ہون اور اتنا بڑا ہوا ہون دوم یہ کہنا کہ مین لطیف ہون اور
بال سے بھی باریک ہون اور فنا ہونے والا نہین ہون تیسرے
کائنات سب مین ہون اور کوئی شئ اسکی میرے سوا نہین چہارم
مین اور کائنات سب شون یعنی خالی ہین۔ پہلی قسم غفلت اور
نادانی کی بنیاد ہی اور تین قسم آخر مکت کے لوازم سے ہین ای
رامچند تمام کائنات شون یعنی ہیچ ہین اگر کہین عالم کو شون کسطرح
کہ سکتے ہین کہ یہ مذہب شون بادیونکا ہی اور شون بادی ایک
بدمذہب گروہ ہی جو کہتے ہین کہ خارج مین نہ حق کا وجود ہی اور نہ عالم کا

اُسکا یہ جواب ہی کہ یہ الفاظ جو اہل مذہب اپنی اصطلاح مین طرح طرح کے معنی سے لاتے ہین جیسے شئون پرکرت مایا برمھ نِگیان شیو پرکھ ایشان آتما ہم اپنی گفتگو مین ان سب سے مراد حق لیتے ہین شئون اسلیے ہم کہتے ہین کہ آکار اُسکے نہین یعنی شکل اور رنگ اُسکے نہین اور پرکرت اسلیے کہتے ہین کہ حواس سے نہین پایا جاتا اور مایا اسلیے کہ بہروپیے کی صفت اُسمین ہی اپنے آپ کو لاکھ صورت مین ظاہر کرتا ہی اور برمھ اسلیے کہ جو نظر آتا ہی عقلی اور وہمی اور خیالی صورت سے مقید ہوتا ہی اور حق اس سے بزرگتر اور برتر ہی اور نگیان اسلیے کہ گیان سروپ ہی یعنی عین دانائی اور شیو اسلیے کہ آنند سروپ ہی یعنی عین سرور و خوشی اور پرکھ اسلیے کہ پورن یعنی سب جگہہ پر ہی اور ایشان اسلیے کہ لطیف ہی اور لطیف کثیف سبکا محیط ہی اور حاصل جواب یہ ہی کہ ہر چند شئون کا لفظ اس گروہ کا اصطلاحی ہی کہ اُنکے مذہب مین اہل حقیقت کی اصطلاح ٹھیک نہین لیکن ہماری مراد اس لفظ سے دوسرے معنی ہین جیسے لفظ پرکرت اور مایا اور برمھ و نگیان و شیو و پرکھ و آتما یہ سب الفاظ اور اصطلاح مین دوسرے معنون کے لیے بولے جاتے ہین اور ہمارے نزدیک سب خدا کے نام ہین لیکن مختلف اعتبارات سے جیسے کہ پہلے مفصل ذکر اُنکا ہوچکا اور اس جواب مین اسکا اشارہ ہی کہ اہل مذہب مین اگرچہ بظاہر ایک کی

جداگانہ اصطلاح ہی اور ایک دوسرے کے برخلاف باتین اپنی کتابون
مین لائے ہین مگر حقیقت مین انکی باتین ایک ہین اور سب حق پر
اور صواب پر ہین اور راہین انکی اگرچہ بظاہر مختلف ہون مگر سبکی
منزل ایک ہی اور بعضے محققون نے فرمایا ہی کہ معرفت آلہی مین
بہت سے مذہب ہین اور سب مذاہب کا مجموعہ میرا مذہب ہی رباعی

کافر مجھے اسیلیے ہو کہتے ہر بار | تا آنکہ مجھے رنج ہو یہ ہی بیکار
ہفتاد و دو ملت ہین بکر مذہب ہین | پستی و بلندی ہی مجھے سب ہموار

اور یہی ہین کلام کے معنی بسشٹ نے فرمایا کہ ایک جماعت بھید کی قائل ہی
یعنی حق جدا ہی اور عالم جدا ہی یہ نیاٸیکان کا مذہب ہی اور ایک گروہ ابھید کا
اعتقاد رکھتے ہین یعنی ایک وجہ سے حق اور عالم ایک ہین اور ایک
وجہ سے جدا اور یہ مذہب پاتنجلیان کا ہی اور تینون مذہب کا
حاصل ایک ہی اور سب ایک ہی معنی کی طرف جھکتے اور رجوع کرتے
ہین جسطرح لہرون کی صورت ہر جگہہ علیحدہ ہی اور سب دریا مین جا ملتی
ہین اور اصل سب کی دریا ہی بسشٹ نے فرمایا اے رامچند اس تحقیقات سے
ظاہر ہوا کہ تجھے عالم سے جدا رہنا چاہیے اور عالم کے ساتھ ایک
پس عالم کے کام ظاہر مین کرو اور باطن مین آلودہ اس سے نہو
اور ظاہر مین بتقاضای رسمی نسبتون کے کہو کہ یہ میرا بیٹیا اور وہ میرا

بھائی ہی اور حقیقت مین مت جان کہ بیٹے بھائی تیرے ہین بلکہ عین
اس مسئلہ مین ایک حکایت مین تمسے کہتا ہون حکایت جنبودیپ
مین مندر نام ایک پہاڑ ہی جسمین سے لعل اور یاقوت نکلتے ہین
ایک رکھیشر ویرکھ بتا نامے دہان عبادت کیا کرتا اور اُسکے
دو بیٹے تھے ایک پن دوسرا پاون پن عمر مین بڑا تھا اور کمالات و
فضائل مین معرفت کے مقام کو پہونچا ہوا اور پاون کا مرتبہ متوسط تھا
کسیقدر خواب غفلت سے جاگا تھا مگر اپنے کمال کو نہین پہونچا انکے
باپ نے اپنے اختیار سے تعلق جسمانی کو چھوڑ دیا جب کہ ضعف پیری نے
اُسپر غلبہ کیا جسطرح پلہ دار اپنا بوجھا گرا دیتا ہی روح اُسکی صفائی
اور لطافت کے ساتھ آکاش پر گئی بیٹے باپ کے گذر جانے سے
مغموم ہوے خصوص چھوٹا بیٹا جو گیانی نہ تھا زیادہ تر غم اور ماتم مین
گرفتار ہوا بڑے بھائی نے تجہیز و تکفین کر کے اپنے چھوٹے بھائی کو
تسلی دیکر کہا کہ تیرا رنج اگر اسواسطے ہی کہ باپ کے حال پر تجھے رحم آتا ہی
تو یہ بیجا ہی اسواسطے کہ باپ نے مکت اور نجات پائی اور حق سے
جاملا اور جو باپ کی نسبت سے تو روتا ہی بیٹا ہی تو اسقدر باپ تیرے
مرے ہین کہ جنکے شمار نہین کس کس کا تو ماتم کریگا کتنی ہی بار انواع
مختلف کی فرزندی مین تو متعین ہوا ہی اور سب تیری نسبت پدری

اور مادری مین برابر ہین۔ ایک پر نوحہ کرنا اور دوسرے پر نہ کرنا
مہمل بات ہی اگر تو حقیقت مین نگاہ کرے تو لطیف آتما ہی ماباپ سے
تجھے نسبت نہین اور یہ سب بدن کے تعلق ہین باون بڑے
بھائی کی نصیحت اور ارشاد سے معرفت کے مرتبے کو پہونچا البستے نے
فرمایا ای رامچند تمام ظاہری نسبتین بدن سے تعلق رکھتی ہین اور
آتما کو کسی سے تعلق نہین ہی پچھلے کی حسرت اور آیندہ کی امید سے
یہ تمام غم اور آلام بڑھتے ہین اور جو انسے آنکھ بند کرلو تو کچھ بھی نہین
جسطرح لکڑی سے آگ بڑھتی اور بھڑکتی ہی اور جو لکڑی نہو تو جلد
ٹھنڈی اور راکھ ہو جاتی ہی ای رامچند اپنے دل کو وسعت دے
اور دل کی وسعت مین وہ لذت ہی کہ تینون لوک کا راجہ ہونا اور
خزانہ کا معمور ہونا اُس سے کچھ نسبت نہین رکھتا تنگ مکان
کشادہ دل کے ساتھ کشادہ ہی اور تنگدل کے ساتھ وسیع جہان ہو تو
وہ بھی تنگ ہی ای رامچند دل جو تعلقات جسمانی سے خالی ہو ایک
حوض ہی کہ ٹھنڈی ہوا مین پانی اُسکا صاف اور لطیف ہو جاتا ہی اور
تعلق کا بھرا دل اگر بالفرض دریا ہو اُسکے پانی کو گویا سہیل ستارہ سب پی گیا
ہی ای رامچند پورے چاند اور دودھ کے دریا اور دولتمند ونکی صورت کو وہ روشنی
نہین ہی جو عارف کے دل کو ہی ای رامچند جسطرح چاند کی خوبی کو بادل

چھپا لیتا ہی اور سفید کپڑے کو آلودہ ہاتھ میلا کرتا ہی اسیطرح خواہش
اور آرزو روشن دل کو دھندھلا اور سیاہ کرتی ہی - ای رامچند
اپنے دل کو راجہ بل کیطرح پاک اور روشن کر اور نجات کے مقام کو
پہونچ جا رامچند نے کہا کہ راجہ بل کی حکایت بیان کیجیے بسشت نے
فرمایا حکایت پاتال کے ملک مین قوم دیت سے بروجن بیٹا پرہلاد
کے ایک لڑکا تھا بل نام دس کرور سال اُسنے راجائی کی اور تینون
لوک کی نعمتون کی لذت حاصل کی اور اتنی مدت دراز کی تنعم نعمتون
سے ملول ہوکر کہنے لگا افسوس کہ جو وقت کھانے پینے اور پوشاک
پہننے اور عورات کے ساتھ صحبت رکھنے مین صرف ہو خصوص پنڈت
اور دانا لوگون کو کوئی کام ضرورت بغیر نہین چاہیین اسلیے سوچا کہ
ایسا بھی کوئی شغل دنیا مین ہی کہ اُسکے سبب اِن بیفائدہ شغلون سے
فرصت ملے بڑی فکر کے بعد اُسکو یاد آئی کہ ایکبار مین نے باپ سے
پوچھا تھا کہ وہ چیز کیا ہی جو دنیا کی لذت اور امیدون کو پورا کرے
باپ نے کہا کہ دنیا مین ایک وسیع ملک ہی کہ زمین اور آسمان اور
پہاڑ دریا شہر اور بیابان تیرتھ اور عبادتگاہ نہین رکھتا اُس ملک مین
ایک راجہ ہی کہ تمام عالم پر پوری قدرت رکھتا ہی اور سب کائنات پر محیط ہی اور
اُسکا ایک وزیر ہی جو اُسکے تمام کو انجام دیتا ہی اور جس کام کو کوئی نکر سکے وہ کرتا ہی

اور عجب یہ ہی کہ وہ وزیر کچھ نہین جانتا اور نہ کوئی کام اپنے واسطے کرتا ہی
اور جو کچھ کرتا ہی راجہ کے لیے کرتا ہی مین نے پوچھا کہ وہ ملک کہان ہی اور
کسطرح ہاتھہ آئے اور کون شخص ہی جو اُس ملک کو قابو مین لایا
اُس ملک کا راجہ کون ہی اور ہمنے تینون لوک کو تسخیر کیا ہی کسواسطے
ہم اُس ملک کو نہ لین اور وزیر وہ کون ہی باپ نے جواب دیا وہ ملک
علت کا ملک ہی اور اُس ملک کا راجہ جیو آتما ہی اور وزیر اُسکا دل اور
جیو آتما جب اُس ملک کا مالک ہوا کمال کے سب مراتب حاصل کیے اور
سب غم و الم سے نجات پائی اور دل جو اُسکا وزیر ہی کوئی دیو دیت
اور آدمی لشکر اور سپاہ کے ساتھہ اُسپر غالب نہین آسکتا مگر حکمت سے
اور تدبیر اُسکی تین ہین نادان کے لیے یہ تدبیر ہی کہ اپنی اوقات کو
چار حصہ کرے دو حصہ دنیا کے کاروبار مین صرف کرے اور ایک حصہ
شاستر کے پڑھنے مین اور ایک حصہ اُستاد کی خدمت کے لیے مقرر
کرے اور متوسط چار حصون مین سے دو حصہ اُستاد کی خدمت کو
اور ایک حصہ شاستر کے پڑھنے کے لیے اور ایک حصہ دنیا کے کام کو دے
اور دانا چار حصون مین سے دو حصہ شاستر پڑھنے کے لیے اور ایک حصہ
اُستاد کی خدمت کو اور ایک حصہ حقائق اور معارف الٰہی کے لیے مقرر کرے
اور دل کو ہاتھہ مین لانے سے دو چیز حاصل ہوتی ہین ایک اُن عادات کا

ترک جنسے مالوف ہوا ہی دوم مشاہدہ پرم آتما کا لہذا دونون یہ سبب یعنی ایک دوسرے کے موقوف علیہ ہین جسنے مالوفات کو ترک کیا پرم آتما کے مشاہدہ کو پہنچ گیا اور جو پرم آتما کے مشاہدہ کو پہونچا اُسنے مالوفات کو چھوڑ دیا ای فرزند مکت کا ملک قبضہ مین لانا عارف اور دانا لوگونکی خدمت کرنی ہی اور تصوف کی کتابون کا پڑھنا اور بید و شاستر کا اور اُسکے احکام پر عمل کرنا اور لذات و مالوفات کا چھوڑ دینا اور باطن کا شغل جاری رکھنا یہ تمام مراتب مشاہدہ اور معرفت خاص کو پہونچاتا ہی راجہ بل نے جو بسبب باپ کی یاد کی اُسکا دل دنیا کی لذتون سے سرد ہو گیا اور چین آرام اُسکو ملا اور کہا شکراچارج اُستاد اپنے سے بھی یہ بات دریافت کرون اسواسطے مراقبہ کرکے شکراچارج کو حاضر کیا اور اُسکا استقبال اور اسکی تواضع کی اور جواہرات اور پھول اُسپر نچھاور کیے اور کہا ای اُستاد میری طاقت نہین ہی کہ آپ سے کچھ پوچھون لیکن جب آپکے سوا کوئی اُستاد نہین ہی اور آپکی مہربانی اپنے حق مین نہایت دیکھتا ہون تو کیا چارہ ہی شکراچارج نے جواب دیا کہ مجھے اسوقت اندر لوک جانا ضرور ہی اسقدر فرصت نہین کہ اس مقدمہ کا جواب تفصیلوار تمھاری خاطر نشان کرون ایک مختصر بات فائدہ بخش تمسے کہتا ہون اگر تمھاری سمجھ درست ہوگی تو سمجھ لوگے اور اگر ایسی

سمجھے نہین ہہ تو جسقدر مین کہونگا سمجھوگے اور وہ سخن یہ ہی کہ دنیا مین چیتن
سروپ کے سوا کچھ نہین ہی اور چیتن سے سروپ ظاہر ہوا اور اُسکی
بقا سے باقی ہی اور اسکے دوام سے دائمی ہی مین اور تم اور تمام
عالم بجز چیتن سروپ کے دوسری چیز نہین سخن یہی ہی اور بس
اب مین جاتا ہون اور سات رکھ عارف میرے منتظر ہین مریچ اتر
انگرس پلیت پلہ کرت اور بسشٹ اور وہان مجھے چند روز ٹھہرنا پڑیگا
شکر اچارج تو یہ بات کہکر چلا گیا اور بل کو اُسکے کلام سے تسکین کامل
حاصل ہوگئی اور کہا استاد نے جو کچھ کہا سچ ہی اور اُسکے دل مین
صفائی اور روشنی ور آئی جسطرح چراغ کو بلا مزاحمت ہوا کے اور آسمانکو
سردرت کی ہوا مین بعد اسکے بل بالاخانہ مین جو بلور کا بنایا تھا
عبادت مین مشغول ہوا خادم لوگ نزدیکی اُسکے جو وہان جاتے سبکو مراقبہ
سے ہوشیار نہ کرتے حتی کہ خود بخود بیدار ہوا اور دنیا سے آزاد اور بے تعلق
ہوکر پھر بدستور راجائی کے کاروبار مین مشغول ہوا بسشٹ نے فرمایا
ای رامچند تو بھی موافق بل کے اپنے دل کو دنیا کے کاروبار سے الگ کر
راجائی کا کاروبار کرتا رہ اور شاستر کے احکام سے کوئی حکم معطل تر کر
اور کسی شی سے آلودہ نہو ای رامچند پہلا دادا بل کا بیسر ن کشپ کا
راجہ اور سردار دیتون کا تھا اسیطرح خود بخود معرفت کے مرتبہ کو

پہونچا یہ بھی حکایت سنو حکایت پہلاد نے جب خیال کیا کہ میرے
باپ چچا اور بھتیجے کل قبیلہ میرے کوہ پہاڑوں کے موافق زبردست
تھے اور قوت بازو سے پہاڑوں کو چاہتے تو جڑ سے اکھیڑ ڈالتے بشن نے
مار ڈالا انہیں سے کوئی غالب نہ آیا اب جو مین تنہا رہگیا کہ انسے زور
مین کمتر ہون کسطرح بشن کو مغلوب کرسکتا ہون میری مصلحت اسی
مین ہی کہ بشن کی خدمت کے سوا اور کوئی کام نکرون اور ایسا ہو
کہ مین عین بشن ہو جاؤن اور بشن کو اپنا یار و یاور بناؤن اس
نیت سے بشن کی عبادت اُسنے شروع کی دیتونکے لشکر نے جب
دیکھا کہ انکا بادشاہ بشن کی عبادت مین مشغول ہوا سب کے سب
منیٰ لغت چھوڑ بشن پرست ہو گئے یہ خبر جو دیوتاؤنکو پہونچی سب نے
کہا کہ ہرگاہ دیتون نے بشن کی پرستش اختیار کی تو شاید شدہ شدہ
بشن انکی جانب دیکھے یہ سب جمع ہو کر بشن کے پاس گئے اور
عرض کی شیاطین کو بشن کی عبادت سے کیا مطلب ہی جیسے کوئی پھول
بے فصل پھولے بدی کا احتمال ہی بشن نے جواب دیا کہ پہلاد
اگر بشنو ہو جاے تو بہت بہتر ہی جسطرح نیک اگر بد ہو جاے تو
بہت برا ہی یہ آخری بدن پہلاد کا ہی اسکے بعد وہ دوسرے بدن سے
تعلق نرکھیگا اور بدیہہ مکت ہو جائیگا بشن نے یہ بات کہہ دیوتاؤن کو

رخصت کیا کہ آکاش کو جاؤ اور آپ وہ کے سمندر مین چھپ گیا اور
بہلاد نے عبادت اور ریاضت نہایت درجہ کی اور ابھی معرفت کے
درجہ کو نہ پہونچا تھا کہ بشن دیوتا اون سمیت اسکی عبادت گاہ مین گیا
بہلاد بشن کو دیکھ تعظیم کے لیے سروقد اٹھ کھڑا ہوا اور ثنا و صفت
کہی کہ آپ خانۂ تاریک جہالت کے چراغ ہین اور تمام نفائس
زمین و آسمان کے مخزن یعنی برہما آپ کی ناف سے برآمد ہوے
ہین بشن نے فرمایا کہ جو تو چاہتا ہی مجھسے طلب کر بہلاد بولا آپ جہان
و جہانیان کے مراد بخشنے والے ہین جو مقصد کہ بہتر اور بزرگتر اس سے
ہو مجھے عنایت ہو بشن نے فرمایا کہ تجھے وہ علم نصیب ہو کہ باعث
مکت کا ہوا اور اثر نادانی اور غفلت کا تیرے اندر باقی نرہے بشن
یہ بات کہہ دوسرے عالم مین گیا بعد ازان بہلاد عالم تصور مین پڑا
کہ مین بدن اور جوڑ توڑ اور اندرئین نہین ہون اور جو کچھ کہ حواس انکا
ادراک کرے وہ بھی مین نہین ہون بلکہ محض آتما اور چیتین
سروپ و سرب بیاپک ہون اور میرے نور سے چاند سورج اور سب
ستارہ روشن ہین مین بہت بڑا تھا تعجب ہی کہ اپنے تئین مین نے
چھوٹا جانتا تھا اب یقین کے نور سے مین نے جان لیا کہ سب مین ہی
ہون میرا سجدہ میرے واسطے ہی ہین کہ تم ہون اور تم مین ہون

سب کو نمسکار یعنی تعظیم ہی بہلاد یہ سخن کہکر خاموش ہوا اور زیر کلب
سمادھہ مین مستغرق ہوا اور پانچ ہزار سال تک ایک مراقبہ کیا
اس عرصہ مین مفسدین اور نادان پوتون نے ملک کو حکومت سے
خالی پاکر نامناسب کام بہت کیے بشن یہ ماجرا دیکھکر پھر بہلاد کے
پاس آیا اُسے مراقبہ سے افاقہ مین لاکر کہا کہ ابھی بدن چھوڑنے کا
وقت نہین ہی تو نے بدن کو ضعیف کسواسطے کیا ہی چاہیے کہ
جیون مکت کی تورا جائی کرے اور احوال عالم سے خبردار رہے
اور چار ارب تیئیس کرور سال سلطنت تو کرے پھر تو بدنکو چھوڑیگا
اور بدیہ مکت ہوگا بشن یہ بات کہہ بہلاد کو تخت نشین کر چلا گیا
رامچندر نے بسشٹ سے پوچھا بہلاد کو ہرگاہ ایسا استغراق ہوگیا
تھا پھر کسواسطے ہوش آیا بسشٹ نے فرمایا کہ بہلاد اپنے گیان
بھومکا کے چھٹے مرتبہ مین تھا اس مرتبہ مین باسنا ایک بھونے بیج کے
موافق عارف مین رہتا ہی اور جب تک باسنا اُسمین باقی ہی ہوش
مین آنا اُسکا استغراق سے ممکن ہی اگر کیسے گیان بھومکا کے
ساتوین مرتبہ مین بھی بدن اپنے حال پر رہتا ہی اسواسطے بدیہ مکت
کو آٹھوان مرتبہ مراتب ہفتگانہ دانائی سے خارج شمار کیا ہی اور جب تک
بدن رہتا ہی باسنا بھی کسیقدر رہتا ہی جیسے کہ سابق مذکور ہوا اور باسنا

سبب ہی اسکا جواب ہی کہ جو مذکور ہوا ہی کہ ساتوین مرتبہ مین عارف کا
ہوش مین آنا استغراق سے ممکن نہین ہی اُس سے مراد یہ ہی کہ اس
مرتبہ مین نہ عارف آپ سے افاقہ مین آسکتا ہی اور نہ دوسرے کے
افاقہ دینے سے اگر حق تعالے اپنی حکمت کاملہ کے تقاضا سے اُسے
ہوش مین لاکر اہل روزگار کے کاروبار مین مشغول کرے یا مرشد
صاحب قدرت جو قائم مقام حق کا ہی اُسے ہوش مین لائے تو
ممکن ہی اور اس صورت مین احتمال ہی کہ پہلا دساتوین مرتبہ
گیان بھومکا مین صاحب مقام ہوا ہو اُسکا ہوش مین لانا بشن
کی طرف سے ہی نہ دوسرے کی طرف سے بشن اکمل مہوات آلہی سے ہی اور
قدیم تر سب موجودات سے بسشٹ نے فرمایا کہ تمام عالم مایا کا بنایا ہوا ہی
غفلت اور نادانی اور توہم افزا و نتیجہ مایا کا ہی اُسکا دور ہونا فقط دل
کے قابو مین لانے سے ہی اس باب مین ایک دوسری حکایت مجھسے
سنو حکایت کوسلا ملک یعنی ولایت اودھ مین ایک برہمن گادھ نامے
بڑا دانا پنڈت تھا عبادت کی نیت سے بیابان مین گیا اور پانی کے
اندر آٹھ مہینے تلک ریاضت کی ایک دن بشن نے وہان جاکر کہا کہ
ای برہمن پانی سے باہر آ اور جو تو چاہتا ہی ہمسے مانگ برہمن نے
بشن کو نمشکار کی اور کہا مین چاہتا ہون کہ اپنی مایا مجھے دکھلایئے

کہ جس سے یہ لانہایت ظہورات پیدا ہوے ہین بششٹ نے فرمایا کہ
اپنی مایا تجھے دکھلاؤنگا اور یہ وعدہ اُس سے کرکے چلے گئے
پھر ایکدن برہمن اشنان کر رہا تھا پانی مین غوطہ مارا اپنے کو
دیکھا کہ بیمار ہو کر مرگیا ہے اور ماں بی بی اور کنبے قبیلہ نے اسکی تجہیز
تکفین کرکے جلادیا پھر دیکھا کہ ہیون ملک مین جاکر ایک مہترانی کے
رحم مین حمل ہو گیا اور بعد مدت کے لڑکا کالا بھجنگ پیدا ہوا ماں
باپ نے اُسکا نام کُن رکھا اور پرورش کرنے لگے جب ۱۶ سال کا ہوا
بیاہ کردیا اور اُسکے ہاتھ ایک خوبصورت عورت آئی اور اُس سے لڑکے
بالے پیدا ہوے پھر عبادت کی طرف رُخ کیا بی بی بچون سمیت
گھر سے نکل جنگل مین گیا اور وہان سکونت اختیار کی چند روز
بعد اُسکی عورت اور بال بچے سب مرگئے برہمن تنہا وہان سے
نکلا اور دوسرے ملک مین گیا دیکھا کہ اُس ملک کا راجہ لاولد مرگیا ہے
وزیرو وکلا نے موتیونکی مالا ایک ہاتھی کی سونڈ مین دی اور قرار دیا
کہ یہ ہاتھی جسکے گلے مین مالا ڈالدے اُسیکو راجہ بناوین اتفاقاً ہاتھی نے
وہ مالا اس مسافر مہتر کے گلے مین ڈالدی سب نے اُسی کو راجہ بنایا
اور راجہ کول نام رکھا کول نے آٹھ سال راج کا انتظام کیا ایکدن
سیدھے سُبھاؤ گھر سے باہر نکلا تھا کہ ایک مہتر وہان آنکلا جس سے

اپنا یت اُسکی تھی اُسنے دیکھکر پہچان لیا اور کہا اے کچ اب تلک
تو کہان تھا اور کسطرح بسر کی اور تعجب کرتا تھا کہ اُسنے رفتہ وارکو
مین نے آٹھ سال بعد دیکھا سب نے اُسکی باتین سنکر جان لیا کہ یہ راجہ
ذات کا چنڈال ہی سب اُمرا وزرا حیران ہوے کہ ہمنے اس راجہ کے
ساتھ کھانا کھایا اور اسکی صحبت مین رہے ہم سب چنڈال ہوگئے
افسوس اب ہم کیا تدبیر کرین کہ اس پاپ سے پاک ہون اور یہ
دھبا دور ہو اس باب مین پنڈتون کی طرف رجوع کی پنڈتون نے کہا
کہ بڑی آگ روشن کروا اور اپنے تئین جلاؤ سب پنڈتون کے حکم سے
جل مرے راجہ نے کہا کہ ہرگاہ یہ لوگ میرے سبب اس بلا مین گرفتار ہوے
مروت کے خلاف ہی کہ مین جلنے سے بچ رہون اور آپ بھی آگ مین گر پڑا
عین اُس آتش مین دیکھا کہ پانی کے اندر آیا اور اشنان کرتا ہی اور یہ وہی
پانی ہی جسمین پہلے اشنان کیے تھے کپڑے جو کنارے پر رکھے تھے ویسے ہوی
رکھے ہین بعد ازان پانی سے نکلکر حساب کیا جیسے کہ وہ گھر سے نکلکر
نہانے مین مشغول ہوا تھا ابتک چار گھڑی گذری تھین اور جو عمر کہ
سترائی اور راجائی مین گذری سو برس کے قریب ہوا در تحقیق جانا کہ یہ
کام مایا کا ہی اور بھرم ہی کہ اسکے دیکھنے کی التجا بشن سے کی تھی گادھ
یہ واقعہ دیکھکر پھر جنگل کو گیا اور عبادت مین مشغول ہوا ایکدن ایک

برہمن اسکے جھونپڑے مین آکر مہمان ہوا جسکی مہمانداری اسنے کی اور
جنگل کے میوے اُسکے سامنے لاکر رکھے مہمان نے رات وہان کاٹی
اور حکایات غریب نقل کین گاؤدھ نے اس سے پوچھا کہ تو دُبلا اور
ناتوان کیون ہی کہا ان ایام مین ایک عجیب واقعہ مین نے دیکھا ہی کیبیر
کیبیر کے ملک مین ایک مہینے سفر کیا وہان سنا کہ ایک چنڈال
اس ملک مین راجہ ہوا تھا تمام اشراف اور امرا جو صحبت اور
میل جول کھانے پینے مین اُسکے شریک تھے جب حقیقت حال سے
مطلع ہوے سب کے سب جل مرے ہین اس حقیقت کو سُنکر دلگیر ہوا
کہ اسقدر بیگناہ برہمن اس واقعہ مین جل گئے مین ڈرا کہ ایسا نہو اس
ماجرا کے سننے سے مین بھی تقصیر مین اور گناہ مین پکڑا جاؤن
پراگ کو گیا اور چند مہینے عبادت اور ریاضت مین مصروف ہوا
یہ زردی اور لاغری جو دیکھتے ہو اُسی عبادت کی نشانی ہی گاودھ نے
یہ سُنکر جانا کہ یہ سب میری حکایت ہی اور کہا یہ واقعہ وہم و خیال کے
عالم مین دیکھا تھا نفس الامر مین اسکا وقوع کیا معنی ان حالات کی
تحقیقات کی خاطر اول ہون کے ملک مین گیا اور اپنا گھر دیکھا اور اپنے
چنڈال ہونیکی حقیقت سے مطلع ہوا اور اپنی نسبت اُس قوم کے ساتھ تحقیق کی
پھر کیبیر ملک مین گیا اور اپنی راجائی کی کیفیت سُنکر علم الیقین سے جانا کہ یہ سب آثار

قدرت الٰہی کے ہین کہ وہم سے ظہور مین آئے تھے پھر اپنے دیس کو
واپس آیا اور عبادت مین مشغول ہوا اور ڈیڑھ سال تک ہر روز
تھوڑا تھوڑا پانی پیا کرتا اور بیس اس درمیان بششٹ پھر آیا اور کہا ہمارا
مایا تو نے دیکھی اب تو کیا چاہتا ہی گادھ نے پوچھا کہ اس عالم کو جو وہم
و خیال کے اندر [illegible] دیکھا آیا اسطرح سچ ہوا بششٹ نے جواب دیا کہ
اب جو تو دیکھتا ہی وہ بھی وہم کے اندر دیکھتا ہی تمام عناصر اور فرق تمام
عناصر جو وہم مین نمودار ہوتے ہین نادان کا قول ہی کہ مین ہین [illegible] اور
یہ دوسرا ہی اور وہ دوسرا ہی اور اس وہم مین ڈوب جاتا ہی اور دانا کا
قول ہی کہ سب وہم آیا اور باقی حق ہی اور یہ قوت یہ وہم کی بڑی تیرے
باطن کے پانوں سے نہین نکلتی جب تک کمال معرفت کا نہین ہو جاتا
تیا ہے کہ سب کام سے اپنے آپ کو بچت کر کے ایک پہاڑ مین تو جا کے اور
خالص خدا کے لیئے تو عبادت کرے بششٹ نصیحت فرما کر چلا گیا اور
برہمن پہاڑ مین گیا اور ریاضت اور عبادت کرتا رہا حتی کہ مرتبہ
عرفان کو پہونچا بششٹ نے فرمایا اے رام چند حق کی مایا نے بڑی
بڑی غفلتین لوگون پر غالب کی ہین جیسے کہ گادھ برہمن کو چند اوقات غفلت
کی بلا مین پھنسایا تھا اسواسطے نادان اپنے تئین دوری کی محنت مین ڈالتا
ہی اور دانا کو یہ مرض لاحق نہین ہوتا یہ بیمار اپنا علاج اگر کرنا چاہے تو لازم ہی

کلا پنے دل کو قابو مین کرے اور دل کا قابو مین لانا دل کا خوش رہنا ہی اُسکے
ساتھ جو سر دست اُسکے سامنے ہی اور گذشتہ اور آیندہ کی فکر مین ہونا
اور باسنا اور سنکلپ کی یاد نہ کرنا کہ لحظہ بھر مین لاکھ خطرے پیش آتے
ہین اور خطرات کا علاج اسکے سوا نہین ہی کہ جو خطرہ آئے اُسی دم
دور کرے اور نہ مہلت دے کہ دوسری بار آوے اور زور پکڑے
جب تو ہمیشہ یہ علاج کرے وہ بیماری تجھسے جاتی رہیگی اور ہستی
حقیقی اور سرور دائمی ملیگا اور تمام صفات محمودہ کے ساتھ تو موصوف
ہو جائیگا اے رامچند بات کہنے چپ رہنے جانے اور کھڑے ہونے پکڑنے
اور چھوڑنے دیکھنے اور کرنے اور آنکھ بند کرنے مین کسی وقت حضور
حق سے غافل ہو اور عالم کے تفرقون پر نگاہ مت کر اور اُسکی نگاہ
حقیقت کو حاصل کر اور آرام چین سے بیٹھ اے رامچند پہچان کی
لذت سے جب تو آشنا ہوگا دنیا کی جو اعلے درجہ کی لذات ہین ہیز
بلکہ زہر کے موافق معلوم ہونگی اے رامچند دل سانپ کی مثال ہی
اور دنیا کی خواہش ہوا ہی اور لذات و شہوات دودھ کی مانند اور
ہوا اور دودھ دونون سانپ کی غذا ہین جو شخص یہ غذائین دل کے
سانپ کے لیے تیار کرتا ہی اُسکو موٹا تازہ کرتا ہی اے رامچند اسنے
دلکو مثل دالک کھینچنے کے عاجز کر اور عقل کامل سے اپنے تئین غفلت کے

دریا سے نکالا رام چند نے پوچھا کہ اُدالک نے کسطرح اپنے دل کو مغلوب
کیا تھا بششٹ نے فرمایا حکایت کوکن کے ملک مین ایک بڑا پہاڑ
ہی کہ زمین اُسکی سفید مثل کافور ہی اور رنگ برنگ کے پھول اُس
زمین مین کھلے ہوے تھے ۔ اُدالک وہان عبادت کیا کرتا اور بسنا
اُسکا بالکل نہین گیا تھا لیکن بسبب اُسکی ریاضت اور شستر کی
تعمیل اور خورش کی نگاہداشت سے معرفت کی طلب اُسکے دل مین
قرار پکڑ چکی تھی اور ہمیشہ اپنے نفس سے لڑائی لڑتا تھا کبھی محسوسات
کی ہوا اُسے نہ آرام کرتی اور کبھی اپنے باطن پر نگاہ کر کے تھوڑی تسلی
پاتا تھا جب دیکھا کہ قدیم گھر مین اُسکا دل آرام سے نہین رہتا اُسی
پہاڑ مین دوسری جگہ جہان آدم زاد کا گذر نہ تھا اپنے بیٹھنے کے
لیے پسند کی اور عبادت مین مشغول ہوا اور اپنے نفس سے کہا کہ ای
بیوقوف کس لیے دانائی کے شہرستان کو چھوڑتا اور نادانی کے جنگل کو جاتا
ہی جسطرح کوئی احمق طوبیٰ کے درختونکا باغ چھوڑ کر زہر اور تھوہر کے
جنگل مین جاتا ہی۔ ای نفس محسوسات مین ملوث اور ہرن کیطرح اچھی
آواز مین گرفتار نہو ورنہ تو مارا جائیگا اور ہاتھی کی مثال مادہ کے
مساس مین مبتلا نہو ورنہ تو باندھا جائیگا و پروانہ کیطرح شمع کا پابند ہو
ورنہ تو جل جائیگا اور مچھلی کیطرح گوشت کے مزہ پر نجا ورنہ تو شکار ہو جائیگا ای

کالی بتر کی طرح اچھی خوشبو کی طرف میلان نہ کر نہین تو قید ہو جائیگا ای
نفس حیوانات مین سے ہر ایک لذت حسّی کا گرفتار ہوا ہی تو جو سب
لذتون مین گرفتار اور الجھا ہوا ہی کیونکر خلاصی پائیگا ای نفس
ہرگاہ پرم آتما تجھ مین نہین سماتا تو کس کام آویگا مین نے تمام بدن
مین سر سے ناخن تک تلاش کی وہ چیز کہ اس درمیان مین نا یعنی
مین کہہ سکے نہین ہی پس مجھے فکر کرنی چاہیے کہ مین کا کہنے والا کون ہی
ادالک یہ باتین کہکے مراقبہ مین گیا اور تین قسم کی پرانایام یعنی حبس
نفس عمل مین لایا اول عمل ریچک یعنی داکہا ہوا سے خالی کرنا اور اسکا
طریق یہ ہی کہ پرانون کو جو جگہ دل ہی اُس رگ کی راہ سے کہ
سکھمنا اُسکا نام ہی دل سے اوپر کی طرف کھینچتے ہین اور اس سبب سے
دوسری چار ہوا کہ آدان ستان سمان آور ایان اُنکے نام ہین اُن
رگون کی راہ سے جو سکھمنا سے ملی ہوئی ہین اُسی سکھمنا ہوکر اوپر
کیطرف کھینچی جاتی ہین اور ان ہواؤن کو آہستہ آہستہ دماغ تک پہونچاتے
ہین دوسرا عمل کُنبھک اور کُنبھک کوزہ کو کہتے ہین اور وہ یہ ہی کہ اوپر
کیطرف ہوا کھینچی ہوئی کو ام الدماغ مین جمع کرے اور نگاہ رکھے اور چونکہ
یہ عمل بہت گرمی دیتا ہی اور گرمی آتش کا اثر ہی احتمال ہی کہ اس عمل کی
حرارت سے بدن کو نقصان پہونچے اور ضعف اور نقصان پہونچنے سے

اور یہ بات مانع مطلب ہی کہ بدن سب کاموں مین روح کی سواری ہی
جب تک سواری نہو راستہ چلنا دشوار ہی پس عامل کو چاہیے کہ
اس عمل مین بدن سے جدا اور ہوشیار رہے اور اس نقصان کو
تصور مین باسنا اور آہنکار اور دیگر صفات ذمیمہ پڑ ڈالے کہ یہ سب
جل جائین اور بدن صحیح سلامت رہے تیسرا عمل ریچک ہی یعنے
دماغ کا ہوا سے خالی کرنا اور اس سے یہ مراد ہی کہ اوپر کھینچی ہوئی
ہوائین آہستہ آہستہ چھوڑنی جس جگہ سے کہ حبس کی تھین اور ان
ہواؤن کا پھر اُسی جگہ پہونچانا کہ جہان سے اوپر کیطرف کھینچی تھین
اور یہ پہلے عمل سے مشکل تر ہی کہ یہ ہوائین چھوڑنے کے وقت اپنے
مکان طبیعی کیطرف میل کرتی ہین اور بزور چاہتی ہین کہ وہان
پہونچین اور نزدیک ہوتا ہی کہ سر رشتہ ضبط کا عامل کے ہاتھ سے
جاتا رہے اور چونکہ اس عمل کا اثر اخیر کو بہ ودت ہی چاہیے کہ سر کے کانسہ کو
جو آبحیات کا معدن ہی تصور کرے اور کنبھک کے عمل سے جو آگ نمودار
ہوئی اُسکے دھوین کو قرار دے کہ ابر ہوکر آبحیات برسا رہا ہی اور جب
یہ تصور کامل ہوجاے تو دماغ آبحیات سے لبریز ہوجاتا ہی اور سکھمنا کی
راہ سے اور تمام رگون مین اور اعضا و جوارح مین پہونچتا ہی اور
جلی ہوئی باسنا پھر جی اٹھتی ہی لیکن بصورت نعم البدل کے یعنی صفات

ذمیمہ کے بجائے کہ وہ جل گئے ہین صفات حمیدہ ظاہر ہوتے ہین اور
باطن کے جیسے چہرہ کی شگفتگی اور ملائم شیرین کلام محبت اور رضا
اور تسلیم ظہور مین آتے ہین اور اس عمل کے خواص سے یہ ہے
کہ عامل اسکے ساتھ ملک الموت کا معاملہ نہین رہتا بلکہ موت حیات
اُسکے اختیار مین آتی ہے القصہ ادالک نے یہ تینون اعمال سہولت سے
انجام کو پہونچائے کہ ہٹھ جوگ نہ کی یعنی سینہ زوری اور سخت کوشش
سے ان اعمال مین درنہ آیا اور اُسکے جسم کو مضرت نہوئی اور اس
جوگ کی بدولت اُسکے دل نے آرام پایا اور خوشی کو دریا اور آٹھ سدھ کا
مالک بنگیا اور آٹھ سدھ حسین صورتون کے ساتھ اُسکے پاس حاضر آئین
اور اُس سے کہا کہ ہمارے لوک مین آؤ اور چار ارب تینتیس کرور سال
طرح طرح کی نعمتون سے مزے اُڑاؤ اُدالک نے جواب دیا کہ میرا
تم سبکو سلام جاؤ کہ تم سے مجھے کام نہین اور پھر مراقبہ مین مشغول
ہوا کبھی ایکدن اور کبھی ایک مہینہ اور کبھی ایک سال بعد مراقبہ
سے سر اُٹھاتا پھر اُسکے جی مین آیا کہ بدیہہ گفتہ ہوا سیلیے ہونٹھون کو
بند کرا اور اوپر تلے کے دانتون کو ایک دوسرے سے علحدہ کر زبان کے
سرے کو تالو مین چپکایا اور کتھک کے عمل سے حبس نفس کر بدنی تعلق
کو چھوڑدیا اور آسودہ ہوا اور سرور محض بنگیا بسشٹ نے فرمایا

ای رامچندر تو بھی اداالک کی طرح شاستر کے پڑھنے اور اُستاد کی امداد اور
فکر درست سے معرفت کے مرتبہ کو پہونچکر سرور محض نجار رامچندر نے
پوچھا دو شخص جو عارف ہون ایک دنیا کا کام کرے اور دوسرا نہین
کرتا ان دونون سے کون بہتر ہی بشسٹ نے فرمایا جسکا دل آرام سے
ہوا اسکو دنیا دی کام کرنا نہ کرنا برابر ہی اُسکا کام کرتا ایک تو لے تو قاص
کے موافق ہی کہ ناچتا ہی اور رقص کے قاعدون سے واقف نہین
عارف کام کرنے والا اسیطرح دنیا کا کام کرتا ہی اور اُس سے خبر
نہین رکھتا اور جسکا دل نے آرام ہی اگر دنیا چھوڑ گوشہ مین مراقبہ
کرے اُسکا مراقبہ مست رقاص کیمانند ہی کہ جو ناچنا ہی اور قواعد سے
اُسکے خبر نہین۔ غافل مراقبہ اسیطرح مراقبہ کرتا ہی اور قاعدہ سے
نہین کرتا اور قاعدہ یہ ہی کہ دل اُسکا پریشان تھا ای رامچندر جس کیکا
دل پریشان ہو گو کچھ کام نہ کرے گویا سب کام کرتا ہی لکان اور محنت
کام کرنے کی اُسے معلوم ہوتی ہی جسطرح کوئی خواب دیکھے کہ وہ کنوئین مین
گر پڑا حالانکہ کوئی کام نہین کرتا کنوئین مین گرنے کی تکلیف اُٹھاتا ہی
عارف کا گھر بے تعلقی کے باعث بیابان ہی اور غافل کے لیے بیابان
اسباب کا بھرا گھر ہی زمین اور آسمان اور دریا پہاڑ جو کچھ عالم مین ہین اگر
دل کا اُنسے تعلق ہی تو گویا یہ سب دل کے بوجھ سے باہر پڑے ہوے

اور جو دل انسے نے تعلق ہی سب اُسکے خیال مین معدوم ہین جو شخص
دل کو قابو مین لایا ہی خواہ آج مکت اور نجات پاسے خواہ
جگون بعد اُسکو مضرت نہین ہی جسطرح سونا کیچڑ مین پڑا ہوا اُسکو
کیچ نقصان نہین پہونچاتی اس بارہ مین ایک حکایت تجسے کہتا ہون
حکایت ای رامچند کیلاس پہاڑ کے نیچے ایک گروہ قوم کرات کا
بود و باش رکھتا ہی اُنکے راجہ کا نام رگھ تھا اور وہ سیاست ملک کے سبب مجرم
کو سزا دیا کرتا ایکدن اس فکر مین پڑا کہ ان لوگونکی ایذا دہی کا ہر چند ایک وقت
حساب ہوگا چونکہ میرے ہاتھ سے ہوتی ہی تو میرے باطن کو کدورت
ہوتی ہی اور اس بات کا جسوقت دھیان کرتا ہون تکلیف ہوتی ہی
جسطرح ہاتھی کہ شیر کے ناخن کا تصور کرے اور تکلیف پالے اس درمیان مین
مانڈت رکھیشر اُسکے گھر آیا راجہ نے اُسکی تواضع تعظیم کی اور اُس سے
بیان کیا کہ دنیاوی کام میرے دل کو پریشان کرتے ہین آپ بزرگ اور
اُستاد ہین ایسی توجہ فرمائیے کہ میری یہ پریشانی رفع ہو مانڈت نے
کہا کہ تم عاقل ہو پریشانی اپنی آپ ہی دور کرو اور یہ فکر اپنا وظیفہ
کرو کہ مین کون ہون اور جہان کیا ہی اس فکر سے تمھاری گرہ کھل
جائیگی یہ کہکر وہ چلا گیا راجہ نے اس فکر کے برابر کرنے سے جانا کہ برہما
اور اندر اور جم اور تمام کائنات مین ایک حقیقت موجود ہی جیسے جواہرات کے

مالامین ایک ڈورا ہوا اور اس فکر کی بدولت وہ گیانی اور عارف
ہو گیا ای رامچندر راجہ رگھ نے اپنی ہی کوشش اور تلاش سے معرفت
پائی اور خلق کی دید سے سویا اور دید حق سے بیدار ہوا اور راج کا
کاروبار شاستر اور شمرت کے موافق بلا تعلق خاطر کرتا نہ کسی کے ساتھ
لطف اور ترحم اور نہ کسی کے ساتھ قہر اور غضب اُس راجہ کے عہد مین
ملک کابل کا ایک راجہ تھا ہرکھ نام اور دونون راجہ یار تھے ایک دفعہ
کابل مین کال پڑا رعیت حیران و پریشان ہوئی ہرکھ رعیت کی خرابی
اور آوارگی نہ دیکھ سکا اور جنگل مین گیا اور عبادت کرنے لگا
اور ایک ہزار سال ریاضت کی اور سوکھی تپی درختونکی کھاتا اسواسطے
ہرما ؤ نام پایا اور ہرما ؤ لغت مین سوکھی تپی کھانے والے کو کہتے ہین ہم اور
اس ریاضت کے طفیل معرفت کے مرتبہ کو پہونچا جب چاہتا تھوڑی توجہ
مین آکاس اور پاتال چلا جاتا اور اس حالت مین راجہ رگھ اُسکی ملاقات کو
آیا ہرما ؤ نے اُسکی تواضع تعظیم کی اور کہا جتنی آپنے بعنایت آلہی معرفت
کی دولت پائی مین نے بھی پائی آپ فرمایئے کہ اب خاطر جمع سے دنیا کا کام
کرتے ہو یا نہین رگھ نے جواب دیا کہ جو شخص معرفت کے درجہ کو پہونچا اُسکو
لاکھ کام ہون اُسکی حضوری کو مانع نہین بسشٹ نے فرمایا ای رامچندر
جسطرح یہ دو راجہ معرفت پاکر راجائی کرتے تھے تو بھی عارف ہوکر

سراج کے کام کاج کیا کراس باب مین ایک اور حکایت بیان کرتا ہون
حکایت دکن کے ملک مین ایک پہاڑ ہی جوکہ اتر بیسر برہما کا مسکن تھا
وہان دو عابد مرتاض رہتے تھے ہر ایک کا ایک ایک بیٹا تھا ایک کا
نام بیاس دوسرے کا نام بلاس اور ان دونون لڑکون مین باہم کمال
الفت اور محبت تھی ہر ایک باپکے مرنے پر گوشہ علحدہ اختیار کر
عبادت مین مشغول ہوا اور سالہا سال اس طور پر گذرے ایک دن
دونون بھائی ملے بلاس نے بیاس سے کہا بھائی سلامت رہیے اس مدت
جو مجھسے تم علحدہ رہے کیسی گذری اور تمھاری عبادت کے باغ مین
پھل آیا یا نہین بیاس نے کہا کہ دیدار تمھارا سلامتی اور عافیت ہی
لیکن انجانی جانی گئی اور ہستی عالم کی حقیقت نہین ملی اور نفس نے
آرام نہین پایا عافیت کہان ہی تمام عالم کا میل جول بسوچکا کی بیماری ہی
اور اس بیماری کا علاج پرم آتما کی شناخت ہی جبتک کسی نے اپنی بیماری کا
علاج نہین پایا اُسے آرام اور قرار کہان اے رامچند دونون یار ایک
دوسرے کی صحبت سے معرفت کو پہونچے اور نیک صحبت کے بہت
ثمر ہین رامچند نے پوچھا نیک صحبت کون سی ہی اور بُری صحبت
کون سی بسشٹ نے فرمایا کہ تنہا روح کی صحبت جسمین جسمانی لوازم بدنی
نہون صحبت نیک ہی اور صحبت بدن اور اشغال حسی اور جسمانی کے ساتھ

نہایت

صحبت بد ہی اے رامچند ہم سب اور بشن روحی تعلق مین شریک ہین
ہم بدن کی صحبت اور میل جول سے پستی کی حالت مین رہگئے اور
بشن نے تعلقی کی وجہ سے تینون لوک کا مالک ہو گیا جو کوئی نادانی
سے تعلقات مین بندھ جاتا گیا وہ جہان کہین تھوڑا سامان دنیا
کا دیکھتا ہی جھٹ اُسپر گر پڑتا ہی جیسے گدھ جہان مردار گوشت کا ٹکڑا
دیکھا اور اُسپر گرا اے رامچند جو شخص عارف اور گیانی ہوگیا اُسکو
وسارنا کے اقسام دل اور دماغ مین اور دونون برہ اور ناک کے سرے
اور آنکھ کی تپلی مین اور من آکاش مین اور آتما مین اور جہان کہین
جاے میسر ہین اور دھارنا آٹھون اعمال جوگ مین سے ایک عمل ہی کہ
انکو اشٹ انگ کہتے ہین اور یہ تصور کا جمانا ایک خاص چیز پر ہی اور
آٹھ اعمال جوگ کے یہ ہین اول جم دوسرا نیم تیسرا آسن چوتھا پرانایام
پانچوان پرتیاہار چھٹا دھارنا ساتوان دھیان آٹھوان سمادھ ان
اعمال کے مراتب کی تحقیق نہایت تفصیل کے ساتھ جوگ شاستر مین
مذکور ہی اور مجمل یہ ہی کہ جم چھوڑنا چیزونکا ہی جو لائق چھوڑنے کے ہین
اور نیم لینا اُن چیزونکا ہی جو قابل لینے کے ہین تیسرا آسن بیٹھک
نشستون کی خاص مقررہ طور پر اور پرانایام حبس نفس کا نام ہی اور
پرتیاہار حواس ظاہری و باطنی کا ضبط ہی اور دھارنا ایک چیز

خاص پر توجہ کا جمانا اور دھیان توجہ کی استقامت ہی اور سمادھ کسی
چیز مین محو ہو جانا جسکی طرف متوجہ ہوا ہی اور سمادھ کی دو قسم ہی
ایک سنکلپ سمادھ یعنی انا الحق دوم نربکلپ سمادھ جہان شغل
اور شاغل کی گنجایش نہین ہی رامچندر نے کہا عارف بظاہر مشغول کسی
کام مین معلوم ہو لیکن دل اُسکا سمیر پہار کیطرح جنبش سے خالی ہی رامچندر نے
پوچھا کہ دل کی جنبش کس چیز سے برطرف ہوتی ہی بسشٹ نے فرمایا حرکت
جو طبیعی دل کی ہی اُسکا جاتا رہنا دشوار ہی اور محنت طلب ہی اور وہ دو
طریقہ پر منحصر ہی ایک جوگ کا طریقہ اور وہ یہ ہی کہ دلکی توجہات کو اُن
چیزون سے روکے جسکی طرف دل جاتا ہی اور محققین نے کہا ہی کہ دلکی حرکت
حرکت پران بائے سے وابستہ ہی اگر جوگ کی قوت سے پران بائے کو
قید کرے دل بھی حرکت سے باز رہتا ہی رامچندر نے پوچھا کہ پران بائے
سارے بدن مین جاتی ہی اور ہمیشہ حرکت مین ہی اسکا قید کرنا مشکل
ہی اُسکے قید کرنے کا طریقہ فرمائیے بسشٹ نے فرمایا کہ جس ترتیب سے
بزرگون نے اور کاملون نے عمل کیا ہی کوئی عمل کرے تو آسان ہی
اور عمل کی ترکیب یہ ہی کہ اول یافت کا اور دریافت کا عشق اُسکے
باطن مین پیدا ہو دوم جوگ کا طریق جوگ شاستر سے سیکھے اور
اُسکو اُستاد عامل اور کامل ارشاد فرمائے تیسرے سوم اور عادات سے

ور گذرے جو تجھے ہمیشہ شغل برابر کرتا رہے طریق دوسرا گیان اور
گیان کا خلاصہ یہ ہی کہ سمجھ لے جتنی دنیا نظر آتی ہی اور عقل اور وہم
اور خیال میں آتی ہی وجود خارجی اسکو نہیں ہی اور پرم آتما کے سوا
اور کوئی چیز موجود نہیں ہی ای رامچند جب اس بات کو تو نے خوب سمجھ لیا
ولکی جنبش سے خلاصی پائی اور کمال درجہ مطلب کو پہونچا اس بات
مین ملھب رکھیشر کی حکایت تجھسے کہتا ہون حکایت ملھب رکھیشر
ایک پہاڑ مین عبادت کیا کرتا جب اُسکا مطلب ظاہر کی عبادت سے
نہ نکلا تو جوگ کے طریقہ مین آیا اور دوسرا گوشہ اُس پہاڑ مین اپنی
مشغولی کے لیے پسند کیا اور جوگ کا سامان مہیا کر مراقبہ مین بیٹھا
اور تین سو برس تک اپنے سے اور کائنات سے بیخبر ہوا گویا ایک
صورت پتھر کی تراشی ہوئی تھی ایکبار مینہ بہت برسا اور ہر طرف سے
مٹی کیچڑ اُسپر جمع ہو گئی اور اُسکے بدن کو ڈھک لیا جب تین سو برس
گذر گئے اور افاقہ ہوا بدن کو خاک مین چھوڑا اُسیوقت دوسرے
بدنسے تعلق حاصل کیا اور جیون مکت پائی اور سو برس گندھرپ اور
ساٹھ لاکھ چالیس ہزار برس اندر رہا اور چار ارب بتیس کرور سال
مہادیو کا چیلہ رہا اور اُنکی خدمت کیا کرتا اُسکے بعد اُسے پہلے بدن کی یاد
آئی جو خاک مین چھوڑ آیا تھا اور ایک شاگرد آفتاب کی امداد سے اُسکو

خاک سے نکالا اور اُس بدنکو پہلے کی نسبت خوبصورت دیکھکر حال کا
بدن چھوڑ اُسمین آگیا اور عبادت اور ریاضت مین مشغول ہوا ایک
دن اُسنے کہا کہ ای یار دوستو اور ای خوشی و ناخوشی اور ای شادی اور
غم اور ای عبادت اور نیک اعمال تم سبکو سلام جاؤ کہ مین جاتا ہون
اور بدیہہ مکت ہوتا ہون رامچند نے پوچھا کہ اگر موحدین اور جیون مکت
کے لوگ صاحب تصرف ظاہر نہین اور آکاس و پاتال جانے کی قدرت
نہین رکھتے اور رجال الغیب کی باتین نہین سنتے تو یہ کیا بات ہے
بسشٹ نے فرمایا کہ عارف لوگ تعلق خاطر ان چیزونسے نہین رکھتے
اور نہین چاہتے کہ کوئی تصرف کرین اور اگر انکو تعلق اُنکے ساتھ ہو
عارف نہین ہین کشف وکرامات اور تصرفات اعمال کا نتیجہ ہے اور بعضے
انمین سے ابتدائی سلوک سے سخت محنت کرتے ہین لہذا اس قسم کے
تصرفات بعضے اوقات انسے ظہور مین آجاتے ہین رامچند نے
پوچھا کہ جوگیشرون نے بڑی عمر کسواسطے پائی بسشٹ نے فرمایا کہ موت
اور فنا دل اور پران بائے کی جنبش سے ہے چونکہ رکھیشرون نے دل اور
پران بائے کو قید مین رکھا ہے اور ہلنے نہین دیتے تو موت کا سبب
انمین موجود نہین ہوتا موت اُنکے اختیار مین ہے رامچند نے پوچھا کہ
آپ نے مکرر فرمایا کہ جیون مکت نفس کے برطرف کرنے سے ہے اور جب

نفس بے طرف ہوا صفات نیک جو اسکے لوازم سے ہین کس چیز سے
قائم رہتے ہین بششٹ نے فرمایا کہ نفس کا بے طرف ہونا دو طریق سے
ہی ایک سروپ دوم اروپ جب کہ صاحب جیون مکت جیسے صفت
رجوگن اور تموگن کی بے طرف ہوتی ہی جو بڑے فضائل کے سبب ہین
تو کہہ سکتے ہین کہ اُسکا نفس بے طرف ہوا ورنہ حقیقت مین سروپ
نفس کا بے طرف نہین ہوتا اور ستوگن جو صفات نیک کی موجب ہی
اور کمالات انسانی کی مدار علیہ ہی عارف مین بکمال رہتی ہی اور صاحب
بدیہہ مکت کا نفس اروپ ہی اور بدن کے ساتھ فنا ہوتا ہی اور یہ جو عرف
و عادت مین کہتے ہین کہ عارف کا نفس مردہ ہی سخن ظاہری ہی تحقیق
نہین جب تک آدمی زندہ ہی عارف ہو یا غافل نفس ممکن نہین کہ مرجاے

تمام ہوا پرکرن اور چھٹے پرکرن کا شروع ہوا یعنی پرلان پرکرن کا

ای رام چند ایسا ہو جا کہ تجھے یہ نہ کہین کہ یہان ہی اور وہان نہین ہی اور
اِس سمت ہی اور اُس سمت نہین ہی اور اسوقت مین تو ہی اور اُسوقت
مین تو نہین ہی ای رام چند اپنی ذات سے مسرور ہو نہ دوسرے کے
سرور سے اور اپنے آپ کو پاکر خاموش بیٹھ اور بات مگر کہ سخن انتہا
جو اُسکے بیان کا ہی اور جان کہ عیان ہی جو بیان کی حاجت نہین
ہو اپنے باطن مین نظر کر اور آتش دانائی مین شکوک اور اوہام کو

تینون لوک کے جلا ہوا جانے ہی رامچند سخن بیدانت کا اُس شخص کے دلمین اثر
کرتا ہی جسکا اعتقاد درست ہو بیدانت اور اُستاد پر جس سے سنتا ہی اور معتقد
طالب حقائق کا پیاسا ہوتا ہی اور جو سخن سنتا ہی اُسے جلد یاد کر لیتا ہی جسطرح
دکھی کھیتی پانی کو فورًا کھینچ لیتی ہی ای رامچند اگر دیا جو مشہور الفاظ
بیدانت کے ہی تین صفت ستوگن جوگن تموگن کے اعتبار سے دس قسم ہی اول یہ کہ
تینون صفت برابر ہون اور اس قسم کا نام پرکرت ہی اور رہتی پرکرت کی
صفت کے ساتھ کسی چیز کی مصدر نہین ہوتی دوسری قسم ستوگن
وہ صفت باقی پر غالب ہو اور دونون اخیر صفت یکسان ہون
یہ قسم عارف دیوتاؤن کی پیدایش کی مادہ ہی جیسے بشن مہادیو
برھما اور مثل اُنکے جو ہون تیسری قسم یہ کہ ستوگن رجوگن اور تموگن پر
غالب ہو اور رجوگن تموگن پر اور اس قسم سے منتشر اور کامل
نوع انسانی کے پیدا ہوئے مثل بسشٹ و بشوامتر اور جو امثال اُنکے
ہون چوتھی قسم یہ ہی کہ ستوگن جوگن و تموگن پر غالب ہو اور تموگن
رجوگن پر اور اس قسم سے ناگ پیدا اور جو کہ دیوتا کی ایک قسم سے ہین جود
ہوئے جیسے باسک سنگہ ناگ جیسے کیپ وغیرہ قسم پانچوین رجوگن ستوگن
اور تموگن پر غالب ہو اور یہ دونون برابر ہون اور یہ قسم چھتریون کی
آفرینش کے سبب ہین جیسے رامچند و جنک اور امثال اُنکے چھٹی قسم یہ ہی کہ

رجوگن ستوگن اور تموگن پر غالب ہوا ور ستوگن تموگن پر اس قسم سے
برہمن لوگ پیدا ہوے جیسے بالمیک و بیاس اور امثال اُنکے ساتوین
قسم یہ کہ رجوگن ستوگن اور تموگن پر غالب ہوا اور تموگن ستوگن پر
یہ قسم باعث خلقت شودر کشت مثل دھرم بیادہ وغیرہ کی ہوئی
آٹھوین قسم یہ کہ تموگن ستوگن اور رجوگن پر غالب ہوا اور یہ دونون
برابر ہون اور اس قسم سے نباتات جمادات پیدا ہوے جیسے جلو تنے تمبر
امثال اُنکے جوہون قسم نہم تموگن ستوگن اور رجوگن پر غالب ہے و ستوگن
رجوگن پر اس قسم سے حیوانات پیدا ہوے جیسے گاے گھوڑا اور
امثال اُنکے قسم دہم یہ کہ تموگن ستوگن اور رجوگن پر غالب ہے اور رجوگن
ستوگن پر اس قسم سے تمام حیوانات پیدا ہوے جیسے شیر بھیڑیا اور
امثال اُنکے رامچندر نے پوچھا کہ سبب تنزل ایسے سروپ کا جمادات
مین کیونکر معلوم ہوتا ہی کہ کوئی چیز نہین جانتا ہوا ور نہ کوئی کام کرتا
ہی بسشٹ نے فرمایا کہ جاننا اور کام کرنا دل کی حرکت پر موقوف
ہی اور جمادات مین دل حرکت نہین کرتا اسلیے ان صفات کا مظہر نہین
ہوتا رامچندر نے پوچھا جمادات مین دل حرکت نہین کرتا تو جمادات نسبت
دیگر مخلوقات کے نزدیک ترکت سے ہون بسشٹ نے فرمایا چنین سروپ جمادات
مین کور نگی اندھی جاہل ہونے کی پوشاک پہنتی ہی اور حکمت وہ ہی کہ

دلکی حرکت دانستہ برطرف کرے اور دل کا جنبش کرنا جماوات مین اسکی
دانست مین نہین ہی۔ رامچندر نے کہا ہرگاہ چیتن سروپ جماوات مین
موجود ہی اور کوئی کام اور شغل کہ تفرقہ کا باعث ہو موجود نہین ہے
نادانستگی مانع مکت کی کیون ہی بسشٹ نے فرمایا کہ جماوات باسنا سے
خالی نہین اور مکت باسنا کے دور کرنے پر موقوف ہی اور باسنا کا دور
کرنا فکر کرنے پر اور کسب کرنے پر ہی اور یہ دونون چیز جماوات مین
نہین ہی رامچندر نے کہا کہ کرم جوگ جو آپ نے بیان فرمایا دل کو اُسنے
قرار اور آرام بخشا اور باسنا کو بالکل دور کیا چاہتا ہون کہ کرم جوگ کا
بیان دوبارہ فرمایئے اور پران بائے کے قید کرنے کا طریق بھی دوسری
دفعہ واضح کیجیے بسشٹ نے فرمایا کہ جوگ کے معنی جگت ہین یعنی طریق
دونون قسم کے جوگ کا طریق گذرنے کا دریاے عالم سے اور وسیلہ
معرفت الٰہی کا ہی یعنی طالبون کو گیان جوگ کا طریق سہل معلوم ہوتا ہی
اور کرم جوگ دشوار اور بعضون کو اسکے برعکس اسلیے اُستادون نے
دونون طریق بتائے ہین تاکہ جو طریق جس کسی کے حال کے مناسب ہو
اُسکو بطریق مذکور ارشاد کرین چونکہ گیان جوگ کا طریق تیرے
دلنشین ہو گیا اور تیری خواہش ہی کہ کرم جوگ کا طریق بھی تو خوب
سمجھے اس باب مین ایک حکایت نقل کرتا ہون ہوش کے ساتھ سنو

حکایت

حکایت ایک روز اندر کی مجلس مین مین بیٹھا ہوا تھا اور نارد وبسشٹ
بھی تھے ایک تقریب سے ذکر اُس گروہ کا چلا جنکی عمر زیادہ ہوئین
شاتانت رکھیشر نے کہا کہ سمیر پہاڑ کے اوپر جو سونے کا پہاڑ ہی پورب
اوتر کے درمیان ایک مکان بلند ہی کہ جسمین درخت بکثرت اور رنگ
برنگ کے پھول اُسمین ہین اور درختونکی ڈالیان پھول ومیوے سب
لعل ویاقوت ہی اور درخت طوبی وہین ہی اور اُس نشستگاہ مین ایک
کواہی بھسنڈ اُسکا نام ہی جتنی بڑی عمر اُسکی ہی اور کسیکی نہین اور کبھی
اُسکو دُکھ بیماری نہین ہوتا گذشتہ اور آیندہ سب حال اُسے معلوم ہی اور
معرفت کے مرتبے کو پہونچا ہوا ہی اور دل اُسکا آرمیدہ ہی مجھے شاتانت
کی نقل سے شوق پیدا ہوا کہ بھسنڈ کو دیکھنا چاہیے جلد مین وہانسے نکلا
اور ایک ساعت مین سمیر پہاڑ پر گیا اور درخت طوبی کے نیچے پہونچا اور
کاگ بھسنڈ کو مین نے دیکھا کہ کرم جوگ کے عمل سے پران بائے کو قید کیے
بیٹھا ہی اور اقسام اقسام کے جانور جو اُس درخت پر تھے مجھے دیکھکر متوجہ
میری طرف ہوے الا کاگ بھسنڈ کہ جسطور پر بیٹھا تھا بیٹھا رہا اور وہ ہر چند
واقف تھا کہ مین اُسکے دیکھنے کو آیا ہون لیکن جو شغل اُسے تھا وہ نہین چھوڑا
جب فراغت اُس سے پائی تو میری طرف دیکھا اور کہا ای بسشٹ خیر وعافیت
ہی اور میری تواضع وتکریم کی اور طوبی کا پتا میرے بیٹھنے کے لیے اوپر سے

ڈالا یا جب مین بیٹھا ہاتھ پھیلائے دونون ہتھیلی اُسکے ہاتھ کی پھولون سے
بھر گئیں اور وہ پھول میری طرف گرائے اور کہا اگرچہ مین جانتا ہون
جس کام کے لیے تم آئے ہو مگر چاہتا ہون کہ تمھاری باتین سنون
جو آبحیات کے موافق ہین کہو کسطرح آئے تعجب ہو کہ بڑی عمر والونکے
ذکر خیر کی تقریب سے میری یاد ہوئی۔ مین نے کہا کہ کہو تم کس طرح
پیدا ہوئے اور کسطرح معرفت کو پہونچے اور تمھاری عمر کس قدر ہے اور
پچھلے واقعات سے کیا کیا یاد ہے اور یہ مقام تمکو کسنے دیا کاگ
بھسنڈ میرے سوالات کو سن محظوظ ہوا اور لگا جواب دینے کہ جن
دیبیون نے مہادیو کی خدمت کی اُنمین آٹھ عورت افسر تھین جنکا بیان
بھگتی اُپر جیا شد عارا کیا الَسا اشلا اور سب پرندونپر سوار تھین مرکب اُنکا
کا ایک کوا تھا چنڈ اُسکا نام۔ ایکدن سب دیبیون نے آسمان پر جشن کیا اور
برہما کی خدمتیونسے بھی چند عورات آئی تھین اور سواری مین انکی ایک قسم کی
مادہ ہنس تھین چنڈ میرا باپ تھا اُسنے سب سے جفتی کیا کر حاملہ کر دیا چنانچہ
ہر ایک نے تین تین بچے جنے اکیس کوے ہم پیدا ہوئے اور ہم سب بھائی ہمراہ
اپنی ماؤنکے دیبیونکی خدمت کرتے تھے اور وہ بھان ہماری خدمت سے
راضی ہوکر ہمارے حق مین دعا کرتی تھین اُنکی دعا کی برکت سے ہم سب نے
جیون مکت پائی ایکدن میرے دل مین آیا کہ ایک علٰحدہ گوشہ میری ماؤنکی

خاطر ہوا اس ارادہ سے السا اپنے باپ کے آقا کے پاس مین حاضر ہوا اور
یہ ارادہ ظاہر کیا میرے باپ اور السا نے یہ مکان میرے واسطے
مقرر فرمایا اُس وقت سے مین یہان رہتا ہون بسشٹ نے فرمایا کہ
مین نے پوچھا کہ اکیس بھائیون مین سے آپ تنہا یہان رہتے ہین
اسکا سبب کیا ہی کہا اور بھائیون نے جگ اور کلپ یہان بسر کیے
انجام کار اپنے اختیار سے بدن کو چھوڑ بیدہ مکت ہو گئے مین نے
پوچھا کہ ہر کلپ کے آخر ایک قیامت قائم ہوتی ہی اور طوفان پانی
آگ اور ہوا کا ظہور مین آتا ہی اور بارہ سورج ایک دفعہ نکلتے ہین تم
ان تہلکاؤن مین کسطرح زندہ رہے بھسنڈ بولا کہ جب سورج نکلے اور
طوفان آگ کا آیا برن دیوتا جو پانی کی روحانیت ہی اسکا تصور کر کے
اُس سے مین ایک ہو جاتا ہون اور جب ہوا کا طوفان آیا گریان سدرہ
کو حاضر کر کے اپنے تئین ایسا بھاری کرتا ہون کہ ہوا مجھے ایک سر مو
جنبش نہین دے سکتی اور طوفان آب کے وقت روحانیت ہوا
کی صورت بنجاتا ہون اور آکاش مین برہمانڈ کے باہر جگہ حاصل
کرتا ہون پھر جب برہما خلقت کو تازہ کرتا ہی مین اپنی جگہ چلا آتا ہون
اور میرے دل کے سنکلپ اور ارادے سے یہ درخت پھر اپنی اصلی
حالت پر آ جاتا ہی بسشٹ نے فرمایا کہ مین نے پوچھا کہ دوطوگ جو کہ

جیون مکت ہوتے ہین تمھاری سی قوت اور قدرت کسواسطے نہین رکھتے کہا تفاوت حکمت الٰہی کی تقدیر کے تقاضا سے ہو کہ بند و نہین طرح طرح کی صورتون سے جلوہ گر ہوا ہو پھر بین نے کہا کہ اس عمر دراز مین عجائبات واقعات سے کچھ یاد ہون مجھسے بیان کرو بھسنڈ نے کہا کہ ایکبار اس عالم کو مین نے ایسا دیکھا کہ بالکل پہاڑ اور درخت ہی تھے دوسری مخلوقات کا نام و نشان نہ تھا اور دوسری مرتبہ کیا دیکھتا ہون کہ پندرہ ہزار برس تک نہ پہاڑ تھا نہ درخت سب سفید خاک تھی۔ اور ایک وقت بالکل پہاڑ ہی پہاڑ تھے اور بس اور کبھی بالکل درخت ہی درخت تھے اور ایکبار دیکھا بندھ پہاڑ نے تمام عالم کو گھیر لیا ہو اور سورج کی آمد رفت کا راستہ بند ہو گیا اور اگست یعنی سہیل ستارا ابھی پیدا نہوا تھا اور حکایت بندھ اور اگست کی اسطرح پر ہو کہ ایکدن نارد پیسر بر ہما نے بندھ کے حضور مین سمیر پہاڑ کی تعریف کی اور کہا سمیر اسقدر اونچا اور بڑا ہو کہ آفتاب جو روزمرہ پورب پچھم تک سیر کرتا ہو اُسکی بڑائی کا احاطہ نہین کیا بندھ نے غصہ ہو کر کہا سمیر کی طاقت کیا ہو کہ میرے مقابل بلندی مین ہو سکے اور اپنے تئین اسقدر بڑا بنا لیا کہ سمیر اور سورج کی راہ بند ہو گئی اور مدت دراز تک عالم کا حال ایسا تھا کہ ہر طرف آفتاب چمکتا ہمیشہ دن تھا اور دوسری طرف رات اور عالم کے کام جو رات دن کے تلے اوپر کرنے پر

موقوف ہین بند ہو گئے تھے کہ اگست یعنی ستارہ سہیل پیدا ہوا اور بندھیاچل
اور داتا اور عارف ہو گیا اور بندھیاچل اُسکی شاگردی سے منسوب
ہوا سب دیوتا اگست کی خدمت مین حاضر ہوئے اور التماس کی
بندھیاچل کو نصیحت فرمائیے کہ اپنی اصلی حالت پر چلے اگست اُسکے پاس
گیا اور وہ تواضع کے سبب پست ہو گیا اگست نے کہا اسیطرح رہو جب تک
مین واپس آؤن بندھیاچل ویسا ہی پست ہے بسشٹ نے کہا کہ ایکبار مجھے یاد
ہی کہ برہمن کو شراب حلال تھی اور کمینون کو حرام اور ایک ایسا وقت
تھا کہ عورت غیر سے صحبت رکھتی اور اُسے بہت برتا کہتے (اور پت برتا
شوہر پرست کو کہتے ہین) اور مین یہ بھی جانتا ہون کہ بشن اور اندر
اور سورج اور چاند کبھی وجود مین آئے ایکبار ہرنا کچھ دیت کرہ زمین کو
اصلی مقام سے اٹھا کر دوسری جگہ لیگیا اس سبب سے بشن نے سور کی
صورت مین تنزل کر کے اُسے قتل کیا اور زمین کو اُسکی جگہ پہنچایا اور راجہ
ہرن میری ملک مین راجہ ہوئے ہین اور ہرن وہ راجہ ہی کہ تیس کروڑ اور ستر
لاکھ اور آٹھ ہزار سال راجائی کرے اور ایک وقت سنکھاسر دیت نے
بیدون کو سمندر مین چھپایا تھا اسلیے بشن نے مچھلی بنکر اُسے مار ڈالا اور سمندر
سے بیدونکو نکالا اور سنکھاسر کی استخوان سے سنکھ پیدا کیا اور ایکبار بشن اور
دیوتاؤن نے مندر پہاڑ کو اُسکی جگہ سے اکھیڑ کر سمندر مین ڈالدیا اور سمندر کو زیر و زبر کر کے

آبحیات وغیرہ اسمین سے نکالا اور وہ وقت مجھے یاد ہے کہ گرڑ بیٹا کسب کا
انڈے سے نکلا اور ابھی اسکے پر نہین جمے تھے اور ابتداے خلقت سات
دریا اور تمہاری امثال کی یاد ہے اے بسشٹ جیسے کہ بھردواج بلست اتر
نارد ضریح سنت کمار بھرگ مہادیو سوام کارتک گنیش پاربتی سرستی اور
لچھمین اور آٹھ بار تمہاری پیدایش مجھے یاد ہے اور اس آٹھوین
پیدایش مین کہ برھما کے لڑکے ہوے میرے اور تمہارے درمیان ملاقات
ہوئی اور تم ایکبار آکاس سے پیدا ہوے اور ایکبار آتش سے اور ایکبار پانی سے
اور ایکبار پہاڑ سے اور پانچ مرتبہ زمین سمندر مین ڈوبی ہے اور ہربار بشن نے
کچھوے کی صورت بنکر زمین کو پانی سے نکالا ہے اور بارہ دفعہ دیوتاؤن نے
سمندر کو زیر و زبر کیا ہے اور چھ بار پرسرام کا تنزل مجھے یاد ہے اور کتنے ہی
کلجگ دیکھے ہین کہ انکا شمار و قطار نہین اور ایک سو تنزل بودھ اوتار کے جانتا
ہون ہربار کہ یہ تنزل ہوا ہے بیدونکو غائب کر دیا اور بیدونکے عمل کو منسوخ
کیا اور یہ تنزلات دیتونکے گمراہ کرنیکے لیے تھے اور مہادیو نے تین بار ترپرت
کو قتل کیا اور جگ دچھ اپنے خسر کو برہم کیا اور حکایت جگ دچھ کی
اسطرح پر ہے کہ دچھ ستی زوجہ مہادیو کے باپ نے جگ کیا تھا جسمین سب
دیوتاؤنکی دعوت کی مگر مہادیو کو نہین بلایا ستی نے کہا کہ میرے شوہر
کو تم کسواسطے نہین بلاتے باپ نے کہا کہ اسکی وضع مکروہ ہے آدمیون کے

سرون کی مالا گلے مین ڈالے ہے اور سانپون کو اپنے بدن پر لپیٹا ہے وہ اس لائق نہین کہ اسکو اس جشن مین بلاوٴن ستی مارے شرم اور ننگ کے جلگئی مہا دیو یہ خبر سنکر جاکے جلسہ پر آموجود ہوا اور جگ کو برہم کر دیا بھسنڈ بولا کہ دس بار مہادیو نے اندر کو مار کر سلطنت کا مرتبہ اس سے چھین لیا اور آٹھ دفعہ کی جنگ بشن کی جو بابا شرویت کے ساتھ ہوئی مجھے یاد ہے اور بہت دفعہ بیدین تبدیل ہوئین اور انکے اعمال الٹ پلٹ گئے اور فنون بیدون کے جو علم قرأت اور علم خواص ادعیہ اور خواص حروف اور علم بیاکرن یعنی صرف نحو و علم عروض و علم نجوم ہین تبدیل و تغیر ہوگئے اور یہ بھی یاد ہے کہ بالمیک نے بارہ دفعہ کتاب رامائن جسکے معنی جوگ بسشٹ ہین ایک لاکھ اشلوک مین تصنیف کی جسمین بیان حقائق اور معارف الٰہی ہے اسیطرح بیاس نے سات بار کتاب مہابھارت تالیف کی حاصل کلام یہ کہ ہر بار قیامت قائم ہوئی کتابین بھی اور مخلوقات کیطرح معدوم ہوگئین اور دوسری پیدایش مین جو مصنف یا شاگرد انکے پیدا ہوئے اُن کتابونکو حافظہ قوی اور فطرت عالی سے انکے الفاظ و معانی یاد کرکے جیسے تھے ویسے ہی تحریر مین لائے یا بمقتضائے حرکات اور اوضاع آسمان ایسی کتابین جو پہلے مضامین پر مشتمل تھین از سر نو تصنیف کین بیدون اس بات کے کہ حالات گذشتہ سے آگاہ ہون بھسنڈ بولا یہ بھی مجھے یاد ہے کہ گیارہ دفعہ

بشن گھر مین راجہ دسرتھ کے جنم لیکر رامچند ہوا اور ستولہ دفعہ بیدبو کے
گھر مین جنم لیکر کشن ہو ا بسشٹ نے فرمایا کہ تمھاری طول عمر کا سبب کیا ہی بھسنڈ نے
کہا مین جانتا ہون جو تمنے پوچھا تم اسکو بہتر مجھسے جانتے ہو لیکن بزرگ او
استادونکا قاعدہ یہ ہی کہ اپنا جانا ہوا امتحانًا شاگردوسے پوچھتے ہین
اور مجھے خود آپکے حکم کا قبول کرنا لازم ہی اسواسطے بیان کرتا ہون
کہ جو کوئی تین باسنا نرکھے اور باسنا کے ڈورے مین عیب داموتی
نہ پروئے یعنی بُرے صفات اُسمین نہون اور معرفت کا آبحیات پیئے
اور توحید کا قائل ہو اُسکے نزدیک موت نہین آتی الا اُسکے اختیار سے
مین نے اُن اشغال سے جو خدا تک پہونچاتے ہین پران جپنا کو اختیار کیا ہی
اُسی کا اثر ہی کہ میری اسقدر عمر ہوئی مین نے پوچھا کہ پران جپنا کیا چیز ہی
بھسنڈ نے کہا کہ بدن مین دو باؤ یعنی ہوا عمدہ ہی ایک پران باد دوم اپان باؤ کہ
چاند کے مثل سرد ہی اول غذا کو پکاتی ہی دوسری شایستہ غذا بدن کے تمام
اجزا کو پہونچاتی ہی اور ناشایستہ کو دور کرتی ہی اور طریق شغل یہ ہی کہ پران
باؤ جو بارہ انگل ناک کے سوراخ سے باہر نکلتی ہی اُسکو چھوڑنا نہین چاہیے
کہ اندر کی طرف لوٹ جاوے اور اسکو کنبھک کہتے ہین اور اپان باؤ کہ بارہ انگشت
اپنے اصلی مکان سے نیچے کی طرف جاتی ہی اُسکو اوپر کھینچکر پران باؤ سے
ملا دینا چاہیے او جو چار انگشت پران باؤ کے مکان سے اوپر کھینچ لے

نہایت مرتبہ جوگ کا ہی اور اُسے بھی کُنبھک کہتے ہین اور یہی لازم ہی کہ
عامل اِس شغل مین تصور کرے جس کسی نے ان ہواؤن کے لیے مکان
معین اور حرکت مضبوط مقرر کی ہی مین اُسکو طلب کرتا ہون بھسنڈ
نے کہا کہ مین اِس شغل کی بدولت خدا کو پہونچا اور گذشتہ اور
آیندہ کو یاد نہین کرتا اور پسند ناپسند خوش اور ناخوش میرے نزدیک
برابر ہوگیا ہی اور اسی سبب سے مین ہمیشہ زندہ رہتا ہون بسشٹ نے
فرمایا کہ مین نے اُس سے کہا کہ جو کچھ کنہ بیدانت کی اور حقیقت معرفت
کی تھی وہ آپ نے بیان کردی اب مین جاتا ہون اور اُس سے
رخصت ہو آکاش کو گیا اور وہ ایک جوجن میری مشایعت کرکے
اُلٹا پھر گیا ایکبار اور بھسنڈ کو مین نے ست جگ کی ابتدا مین دیکھا اور
ایکبار اس جگ تریتا مین کہ جسمین تو ہو دیکھا ہی ای رامچند جسطرح طریق
معرفت اور ضبط پران بائے وایان بیان کیا ہی اور بھسنڈ نے اُسپر عمل
کیا دیوپوجا بھی ایک طریق ہی اور اسکو مجھے مہادیو نے تعلیم کیا ہی وہ
تمسے بیان کرتا ہون حکایت ای رامچند ایکبار مین کیلاس پہاڑ کے اندر
عبادت کرتا تھا علمی کتابین اور خوشرنگ پھول میرے سامنے رکھے تھے
اور چار گھڑی رات ساون مہینے کی بائیسوین تاریخ سے گذری تھی
کہ دور سے ایک روشنی نمودار ہوئی مجھے القا ہوا کہ مہادیو تشریف لاتے ہین

دفعتہً مہادیو پاربتی کے شانہ پر ہاتھ رکھے ہوے آ گئے اور تھوڑے خادم
انکا آگے کا راستہ دیوا ور دیت سے خالی کرتے آتے تھے اپنے شاگردونکو
مراقبہ سے ہوشیار کیا اور آپ پانی اور پھول لیکر اُنکے استقبال کو
دوڑا اور اُنکے پاؤن پر پانی اور پھول ڈالے اور نہایت تواضع
و تعظیم سے مہادیو اور پاربتی کو لپنے جھونپڑے مین لایا۔ ایک
ساعت بیٹھکر مجھسے پوچھا کہ اس پہاڑ مین خیر و عافیت سے ہو اور
عبادت نے تفرقہ حاصل ہی اور دل خدا کے ساتھ آرام پائے ہوے ہی
اور کوئی خوف اور وہم تو نہین ہی اُسکے جواب مین مینے عرض کی جو
کوئی آپکی یاد کا عادی ہی اُسے تفرقہ اور ہراس نہین ہوتا اور کون مطلب ہے
کہ وہ حاصل نہین ہوتا بلکہ شہر اور مقامات مین سبسے بہتر وہی ہی جہان مین
آپکی یاد کرتا ہون جبتک مقام آپنے اپنی تشریف آوری سے روشن
کیا ہی گستاخانہ پوچھتا ہون کہ دیو پوجا کی حقیقت کیا ہی جسکے ساتھ تمام
کمالات اور سعادات وابستہ ہین فرمایا کہ بشن برہما و مہادیو اور دیگر
اجسام وارواح کو دیو نہ جانو دیو وہ ہی جسکی ابتدا اور انتہا نہو اور صورت
شکل کو نہ قبول کرے اور کسیکا ساختہ پرداختہ نہین ہو اور وہ ہستی محض
ہی کہ آنند سروپ اور گیان سروپ ہی اُسکی پوجا اور عبادت کیجیے اور صورت کی
پرستش کی تلقین جو ہر ایک کو کرتے ہین اُسکا یہ مطلب ہی کہ چونکہ اہل ظاہر عالم حقیقت

اُسکو اپنے سے نزدیک جانتے ہیں اور معنی کو بہت دور۔ اُستاد لوگ اور
کاملین پہلی مرتبہ ایک صورت کو اُنکی نظر کے ساتھہ کرتے ہین کہ پریشان
خاطر کو جمع کرے بعد ازان آہستہ آہستہ اُسکی توجہ صورت سے پھیر کر
مطلوب حقیقی سے آشنا کرتے ہین جسطرح ایک منزل کے تھکے ہوے کو
جسکے ذہن مین منزل دور ہی بتلاتے ہین کہ تیری منزل کوس ایک ہی
تاکہ تصور نزدیکی کا مسافت منزل کو آسان کرے اے بسشٹ
پانی پھول چانول چندن عود چراغ یہ سب لوازم دنیاوی صورتونکی
پوجا کے ہین۔ اور حقیقی دیو کی عبادت کے لوازم اور ہی ہین۔ پانی
اُسکا علم ہی اور پھول اُسکی توحید اور چانول اُسکی قوت حلال اور
چندن اُسکے باطن کی صفائی ہی اور عود اُسکی حرارت عشق اور چراغ
اُسکا روشنی دل کی ہی جو اس دیو کی صورت سمجھا ہو یا نون ثابت کرے
اُسکی صورت تمام کائنات ہی اور سر اُسکا انتہا آکاش کی اور پانون
اُسکے منتہی پاتال کی اور ہاتھہ اُسکے جہات ستہ اور تمام آنکھین اور کان
اُسکی آنکھہ کان ہین اور دانا اُسی دیو کی عبادت کرتا ہی اور عبادت اُسکی
یہ ہی کہ دیکھنے سننے سونگھنے چکھنے اور مساس کرنے جاگنے سونے
سانس لینے مین اُسکو حاضر دیکھے یعنی جانے کہ دیکھنے والا سننے والا
سونگھنے والا چکھنے والا مساس کرنے والا جاگتا سوتا سانس لینے والا وہی ہی

ایک دم کی یاد مین اُسکی اِتنا فائدے ہین اگر پورا ایک دن تو اُسکی یاد کرے
تو عارف ہوتا ہے اور مکت کے مقام کو پہونچتا ہے جوگ یہی ہے اور یہی
پوجا ہے اور اُسکی بہترین عبادت یہ ہے کہ اُسکو اپنے اندر تو دیکھے اور
اپنا عین جانے اور شادی غم اور رنج راحت اور دولتمندی ناداری مین
اُسکو موجود جانکر تو ایک حال پر رہے اُسکو کسی کام اور حال مین تو فراموش
نکرے ای بسشٹ اُستاد کا ارشاد جب شاگردون کے دلنشین ہوگیا معرفت الٰہی
خود بخود آتی ہے اور معرفت نہ اُستاد سے ہے نہ بے اُستاد اور نہ شاستر سے ہے نہ بے
شاستر ای بسشٹ دیو پوجا کی حقیقت تمسے ہمنے بیان کی اب تمہارا خدا حافظ
مین جاتا ہون بسشٹ نے فرمایا ای رامچند جو طریقہ کہ مہادیو نے مجھسے ارشاد
فرمایا اُسی کے مطابق مین ابتک عبادت کرتا ہون اور اپنے سب کاروبار کو رسم
و عادت کے موافق انجام دیتا ہون اور کسی چیز سے مجھے تعلق نہین رامچند
بولا کہ آپکی توجہ ظاہری اور باطنی سے جو چیزین جاننے کے قابل تھین سب
جینے جان لین اور میرے دلکو آرام ملا مگر تمہاری باتین آبحیات کے
مانند شیرین اور لطیف ہین اور سننے والے کو پیاس زیادہ ہوتی ہے
چاہتا ہون کہ دوبارہ کہو اور دوبارہ سنون بسشٹ نے فرمایا کہ جو لذت شاگرد
کو اُسکے کلام سننے سے حاصل ہوتی ہے اُس سے سیری نہین ہوتی اور
دوسرے لحظہ مین کہ نزد دوسرے کلام کے سننے کی ہوتی ہے اُسکا اعتبار نہین اور

آرزو بڑی خراب صفت اور دور کرنے کے قابل ہی اور لذت آرام وم
بھر کا ارادہ کے چاہتے ہین لائق یہ ہی کہ تو اس قسم کی لذت سے درگذرے ای
رامچند دل دانا بے آرزو ہونا چاہیے اور جب تلک کوئی پوری تہذیب
اخلاق کی نہین کرتا اُسکا دل سراسر آرزو ہوتا ہی اور آدمی بعد تہذیب
اخلاق کے چیز دیگر اور حقیقت دیگر ہو جاتا ہی جیسے تانبا اکسیر سے کندن
ہو جاتا ہی رامچند نے کہا ای اُستاد اب کوئی ایسا مطلب جس سے خاطر کو
تعلق ہو نام کو باقی نہین رہا اور انتظار اور تفرقہ درمیان نہین اس
قسم کا سوال جو آپ سے کرتا ہون محض تفریح خاطر کے لیے ہی بسشٹ نے فرمایا
ای رامچند جسطرح ارجن نے کشن کے ارشاد سے چشم حقیقت بین حاصل کی
تو بھی دنیا سے بے تعلق ہو رامچند نے پوچھا کہ ارجن اور کشن کب آئینگے
اور کشن اسکو کسطرح کا ارشاد کریگا بسشٹ نے فرمایا کہ جم یعنی ملک الموت
کبھی جان لینے سے ملول ہو کر ریاضت مین مشغول ہوتا ہی اس وقت
مین کوئی جاندار نہین مرتا اور زمین آدمی اور جانوروں سے
بھر جاتی اور بوجھل ہو جاتی ہی حکمت الٰہی کے موافق دیوتا لوگ آ
کر عالم کو ہلاک اور زمین کو ہلکا کرتے ہین اور اس دنیا مین ہزاروں دفعہ
جم گذر گئے ہین اور یہ جم ہمارے زمانے کا جو سورج کا بیٹا ہی ایک وقت ملول
ہو کر ریاضت مین مشغول ہوگا اور زمین آدمی اور جانوروں کی کثرت

اور اپنے زیادہ بوجھ سے کشن کے سامنے فریاد کریگی اسواسطے کشن و مصور ہین
نزول کرکے کشتنی جو ہونگے انکو قتل کریگا ایک تو بسدیو کے گھر مین
بصورت کشن دوم ارجن کیصورت پانڈ کے گھر مین ظاہر ہوگا اور جب ظاہر
ہونگے واقعہ مہابھارت اور دوسرے واقعات اور سانحات جو کرورون
آدمی اور جانور کے مارے جانے کے باعث ہونگے پیش آئینگے اور ارجن
غنیم کی صف مین نظر کر دیکھیگا کہ سب اسکے عزیز و اقارب ہونگے کشن سے کہتا ہی
کہ مین انکو کسطرح قتل کرون کشن اسکو ارشاد کرتا ہی کہ یہ صورتین اور یہ
اجسام جو کہ تو دیکھتا ہی وہم محض ہی خلاصہ انکا روح ہی اور روح ازلی ابدی
ہی اور اسکو کسی سے نسبت اور قرابت نہین ہی مرنا اور ہلاک ہونا ان وہمی
صورتون پر واقع ہوتا ہی نہ روح پر اور یہ قتل نہین ہی الا رفع حجاب
من و تو کا اے ارجن تو نے اب چھتری کی قوم مین جنم لیا ہی جو تقاضا اس منزل کا
ہو عمل مین لانا چاہیے بہتر یہ ہی کہ لڑائی کے میدان مین تو منہ نہ موڑے اے
ارجن جوگ کے طریق مین استقامت کر اور ساتھیونکو چھوڑ ظاہر من کی عبادت
مین مشغول ہو اور جوگ مین استقامت کا نشان یہی ہی کہ نیک اور بد کو یکسان
جانے اور ساتھیون کے چھوڑنے سے یہ مراد ہی کہ حواس کی فرمانبرداری
چھوڑ دے جو کہ ہمراہیان روح ہین اور ثمرات اور نتایج اعمال
سے نظر کو اٹھا لینا رضاے الٰہی مین کہ اعمال کے ہمراہی اور

لازم ہین اور خلاصہ اعمال اخلاص ہی کہ عمل کو بے غرض اور بے مطلب
ہوکیا کرے اور جب اسطرح کی کثرت اور مداومت تو کریگا تو عین برمہہ
ہوجائیگا اور روے زمین کے لیے زینت پہونچائیگا اور جو شخص سنیاس
جوگ اور گیان کی راہ مین کامل ہوتا ہی مکت اور نجات پاتا ہی او ۔
شرح گیتا اور اس کتاب کی شرح مین لکھا ہی کہ ارجن نے پوچھا کہ ساتھیونکا
چھوڑنا کیا معنی ہین اور عبادت مین اخلاص کیا ہی اور سنیاس جوگ کسطرح
ہی اور گیان جوگ کیا چیز ہی کشن نے فرمایا کہ ساتھیونکا چھوڑنا اقسام
سنکلپ کا چھوڑنا ہی اور اخلاص عبادت مین یہ ہی کہ مین اور عالم اور
عالم کے کام کاج اور عبادت میری سب حق ہی اور حق سے جدا
نہین اور سنیاس جوگ یہ ہی کہ تمام ریاضات سخت بے غرض اور بے مطلب
کرتا رہے اور ثواب اسکا نچاہے اور نتیجہ کی خواہش نہ کرے اور گیان جوگ
یہ ہی کہ اپنے تئین برمہہ کی ذات مین تو فانی کرے ای ارجن میری دو ہستی مین
ایک مطلق دوم مقید مطلق یگانہ و انا اور اننت ہی یعنی اسکا اول آخر
نہین اول ہر اول کا ہی اور آخر ہر آخر کا آخر اور اسکو پرم آتما اور برمہہ آتما
کہتے ہین اور مقید وہ ہی جسکی شکل رنگ ہاتھ پانون گرج گدا و چکر جیسے مجھے تو
دیکھتا ہی گدا اور چکر کشن کے ہتھیار ہین ای ارجن اگر تجھے شغل اور توجہ
پرم آتما پر اچھی طرح میسر ہو تو میری صورت ہو اور ہمیشہ اسی صورت کا

تصور کرو اور جو ریاضت عبادت کرے میرے واسطے کرای ارجن جب تک پرم آتما کو تو نے نہین جانا اسی طریقہ پر عمل کرتا رہ کہ رفتہ رفتہ اسکو جان لیگا اور جب تُو نے جان لیا تو ترل سے نجات پائیگا ای ارجن پنڈت اور دانا وہ شخص ہی کہ جو افعال و اعمال کہ قابل جزا ہین اُن سبکو گیان کی آگ مین جلاوے اور اس آگ کا اعمال کو جلانا ایسا ہی کہ جلنے مین نے یہ اعمال ہی نہین کیے ہین روح مجرد ہون اور یہ بدن کے کام ہین ای ارجن جب تک اعمال کا عوض درمیان ہی گیانی مرد نہین ہوتا پس جزا کے دور کرنے کا علاج کرنا چاہیے اور علاج اسکا یہ ہی کہ اعمال کو اپنے ساتھ نسبت ندے ای ارجن دانائی کا یہ نشان ہی کہ اگر قیامت کی ہوا چلے اور پہاڑ اُڑنے لگین دانا اُستاد کی نصیحت اور شاستر کا حکم نہ بھولے بسشٹ نے کہا جب کشن یہانتک کہ چکا ارجن ایک لحظہ چپ ہو کر کہیگا کہ ای صاحب تینون لوک کی تمہاری بات سننے سے میرے دل کو آرام ملا اور حقیقت کام کی سمجھی اور میرا دل باغ باغ جسطرح نیلوفر سورج کے نکلنے سے ہوا بسشٹ نے فرمایا کہ اے رامچندر دوسری حکایت سنو کہ خاطر حق جو تیری تسلی پائیگی

حکایت ایک سنیاسی برہمن قدرت اور تصرف الارض ضمیر ایک دن اپنے بدن سے الگ ہو کر دوسرے کی صورت مین ظاہر ہوا اور

راجپت اپنے تئین کہلوایا ایک وقت سوتا تھا تو خواب مین دیکھا کہ
چند دہیات کا رئیس ہوگیا اور رئیس نے دیکھا خواب مین کہ راجہ
ہوگیا اور راجہ نے خواب مین دیکھا کہ کسی ایک دیوتا کی عورت بن گیا
اور عورت نے خواب مین دیکھا کہ ہرنی ہوگئی اور ہرنی نے دیکھا
کہ گھانس کی بوٹی بنگئی اور گھانس نے دیکھا کہ کائی ہو کر نیلوفر کے
پھول بن آئی تھی کہ ہاتھی نے اُسے جڑ سے اکھیڑ ڈالا اور بہ سمیت کھا گیا
اور بہ نے فنا کے وقت ہاتھی کی صورت کا ارادہ کیا تھا ہاتھی بنگئی اور
قید تنزل کے بعد برہما کی سواری ہوگئی انکے ساتھ مہادیو کی مجلس مین
گئی اور چند روز کے دل کے سنکلپ سے مہادیو بنگئی مہادیو کی صورتمین عارف
اور گیانی ہوگئی تمام تنزلات کو اپنے یاد کیا پھر برہمن نے سنیاسی کے سر پر جاکر
اُسکو جگایا اور ان دونون صورتن نے راجپوت کے سر پر جاکر اُسکو جگایا اور تنزل
مہادیوا اور یہ سب صورتین کہ اوپر شمار کر جمع کین مہادیو کی برکت سے گیانی اور
عارف ہوگئین بششٹ نے فرمایا کہ عارف کے علم مین نہایت عالم مندرج
اور چھپے ہوئے ہین اور عارف کا دل جس چیز مین لگتا ہی اُسکی صورت
پکڑ لیتا ہی لیکن یہ سب تصرف عارف کے مُراد اُسکی خاص توجہ کے ساتھ ہی
رامچند نے پوچھا کہ یہ صورتین ایک شخص سے کسطرح ظہور مین آئین بششٹ نے
فرمایا جسطرح ایک ہستی متکثر ہو کر لا انتہا صورتون مین ظاہر ہوتی ہی اسیطرح

صاحب تصرف عارف جس صورت مین چاہے اپنے تئین ظاہر کرے ای رامچندر جب
عارف نے اپنے تئین اور اپنے تمام صفات کو حق مین فانی کیا ہو اور مردہ کی
صورت مین نظر آتا ہو لیکن درحقیقت حق کے ساتھ زندہ ہو اور قدرت
حق قدرت اسکی ہو ای رامچند اپنی عقل کو قرار و ثبات دیکر جو کچھ تیرے سامنے
آئے خواہ بصورت خیر ہو یا بصورت شر اسمین انکار نہ کرنا اور راجہ بھاگیرتھ
کے مانند اپنے مین راسخ رہنا تاکہ مشکل کام جنکو کوئی نکر سکے تیرے اوپر
آسان ہو جائین رامچندر نے کہا کہ سنا گیا ہو راجہ بھاگیرتھ دریاے گنگ کو آسمان سے
زمین پر لایا تھا جو تدبیر کہ اس باب مین اُسنے کی نقل فرمایئے **حکایت**
بسشٹ نے فرمایا کہ راجہ بھاگیرتھ نے ابتداء جوانی مین تصور کیا کہ دنیا کے سب
کام مکرر اور دوبارہ ہین اور ہمیشہ اندن آگے پیچھے آتے ہین اور جو کچھ کل کیا گیا
وہی آج کرنا چاہیے چاہتا ہون اہتمام کرون کہ دوبارہ نہو اور پھر کام کرنیکی
حاجت نہو اور کوئی مطلب ایسا نہو کہ پورا نہوا ہو اسلیے اُسنے ترمل رکھیشر
کے پاس جاکر اُس سے پوچھا کہ عالم کے غم خصوص مرنے کا غم کس طریق سے
برطرف ہوتا ہو ترمل نے جواب دیا کہ جو کچھ قابل جاننے کے ہو یعنی پرم آتما اُسکو
جسنے جانا سب غمونسے خلاصی پائی بھاگیرتھ نے کہا مین یہ بات جانتا ہون
مگر یہ دانستگی میرے دل مین نہین ٹھہرتی ترمل بولا جو شخص اپنے باطن کی
طرف متوجہ ہو عورت اور لڑکے مال متاع اور تمام اسباب دنیا سے نہ تعلق
نے

اور ہمجنسون سے صحبت کی رغبت نہ رکھتا ہو ثبات اور قرار حاصل کرتا ہی
جہانگیر تہ نے پوچھا کہ اہنکار جو سالہا سال سے دل مین قرار
پکڑے ہوے جہانگیر اور متمکن ہوے وہ دور نہین ہوتے تر مل نے
کہا جو کوئی لذات کو چھوڑے اور ہستی مطلق کو نظر مین رکھے اور
اپنے شغل کو برابر کیے جاے اُس سے اہنکار دور ہو جاتا ہی اور جب تک
آٹھ کمندین جنسے خلائق کا دل بندھا جکڑا ہی نہ کاٹے شغل بھی برابر
نہین جاری رہ سکتا ایک وابستگی وابستون کی پرورش کی دوم
شک اور تردد اُن کامون کے اندر جو شروع کیے کہ اسکا کچھ پھل ملے گا
یا نہین تیسری حرص اور آرزو لذات اور شہوات کی چوتھی شرمندگی
دنیا مین رسم و عادت کے چھوڑنے سے جو متعارف اور مستعمل ہین
پانچوین خلق کو حقیر دیکھنا جسوقت کہ علم اور عمل مین اُسکو نہ پہونچے
چھٹی اپنی قوم و قبیلہ کی عزت اور شان پر نظر کرنی ساتوین اپنی عزت
اور جاہ کا پابند ہونا کہ جنسے اپنے ابناے جنس مین ممتاز ہوا آٹھوین
مقید ہونا عزت اور شان کا جو آبائی اور موروثی ہی۔ اے راجہ نشان طلب
صادق کا یہ ہی کہ اپنی تمام دولت و نعمۃ دشمنون کو دیدے اور بجز سد رمق
قوت کا محتاج ہو تو دشمنون کے دروازے پر ٹکڑے مانگے اور
کل مطالب سے دست بردار ہو اور سنے بھی چھوڑ دے کہ مرشد تیرا ہون

اور اگر تو میری بات پر عمل کرے تو مقام اعلیٰ پر تو پہونچیگا - بھاگیرتھ نے
مرشد کا کلام سنکر چند روز راج کاج بعد جگ شروع کیا اسکا یہ ارادہ تھا
کہ اس بہانہ سے دنیا کا اسباب الگ کرے پس تھوڑے عرصہ مین تمام نقد
اور جنس محتاج اور برہمنونکو دیدی حتی کہ پوشاک کے سوا جو پہنے
ہوے تھا کچھ باقی نہ رکھا اور راجائی ایک ہمسایہ دشمن کے حوالہ کی اور
ملک سے باہر چلا گیا اور ایک مدت ریاضت اور عبادت مین مشغول رہا
اور کمال معرفت کو پہونچگیا چند عرصہ تک اپنے مرشد کے کلام پر عمل کر کے
اپنے ملک کو واپس آیا اور فقیرونکی طرح راجہ کی ڈیوڑھی پر گذر کیا اور ایک مدت
وہان بسر کی راجہ اُسکے احوال سے خبر پاکر اُسکی ملاقات کو آیا اور کمال
شرمندگی کے ساتھ ظاہر کیا کہ یہ ملک تمھارا اور تمھارے باپ دادا کا ہے اگر بدستور
سابق راجائی اور خلق کی حاجت روائی اختیار کرو بہتر ہو بھاگیرتھ نے
قبول نکی اور وہانسے چلدیا مدت بعد اپنے مرشد ترل کی زیارت کو آیا
اور اُسکی خدمت مین رہا سدھ اور کامل لوگونکی ایک جماعت نے آٹھ
سدھ اُسکو دینے چاہے وہ بھی قبول نہ کیے اور وہان سے روانہ ہوا اور
دوسرے ملک کو چلا گیا وہانکا راجہ مر گیا تھا کوئی بیٹا اُسکے نتھا کہ وارث
ملک کا ہو اُسکے وزرا امرا نے راجہ بھاگیرتھ کو دیکھا اور راجائی کے نشان
اسمین پاکر بڑی تمنا سے راج ملک کا اُسکو دیا دوبارہ راجہ بھاگیرتھ نے اُنکے

التماس کو نہایت بے تعلقی سے قبول کیا ایک عرصہ بعد بھاگیرتھ کے
ملک موروثی کا راجہ مر گیا اور فرزند اسکے نہ تھا وزیر لوگ راجہ بھاگیرتھ کے
پاس آئے اور ماجرا بیان کیا کہ اب ملک خالی ہو گیا ہے اور ایسا کوئی نہین
کہ راجائی کی لیاقت رکھے امید وار ہین کہ مہربانی کی نظر اس ملک کی عایا پر
کرکے وہانکا راج قبول کرو راجہ بھاگیرتھ نے بضرورت اس بات کو قبول کیا
اور بعد چندے سات ولایت کی راجائی اسکے تعلق ہوئی اور عین راج
مین ہزار سال سخت ریاضت کھینچی اور دریاے گنگا کو آسمان سے زمین پر
اُتار لایا اور گنگا کے لانے کا سبب یہ تھا کہ ساٹھ ہزار آدمی جو بھاگیرتھ کے
بزرگ اور موروث تھے اور انکو کپل رکھیشر مصنف سانکھ شاستر وغیرہ نے ایک
تقریب مین جلا دیا تھا اور انکی ارواح دوسرے اجسام سے متعلق ہو کر دوزخ
مین گئین اور انکی ہڈیان لڑکون نے ایک کنوئین مین محفوظ رکھین تھین اور
کپل رکھیشر نے دعائی تھی کہ جسوقت دریاے گنگا زمین پر آوے اور یہ ہڈیان
گنگا جل مین دھوئی جاوین کل ساٹھ ہزار آدمی دوزخ سے خلاص ہو کر بہشت
مین جائینگے اسواسطے راجہ بھاگیرتھ نے بڑی سعی اور تلاش سے گنگا کو
دوزخ سے نکالا اور زمین پر لایا اسکی تفصیل مہابھارت اور پرانون مین لکھی
ہوئی ہے بسشٹ نے فرمایا کہ اے رامچندر دل اپنا مستقیم رکھکر راجہ سکھدج کیطرح
آرام تمام سے پرم آتما کی خلوت مین نشست کیجیے رامچندر نے پوچھا کہ راجہ سکھدج نے معرفت

دولت کسطرح پائی حکایت بسشٹ نے فرمایا کہ سات منوتر کے گذرنے
کے بعد جسکے دو ارب چوہتّر کروڑ ستّر لاکھ چالیس ہزار سال ہوے دواپر کے
جگ میں ملک مالوہ کا راجہ سکھدیو نام ہوا عدل اور انصاف بخشش اور وقار
اور مہربانی کے صفات سے موصوف اور راجہ ملک سورتھ کی لڑکی
چورالہ نام اسکے نکاح مین تھی اور شوہر سے کمال محبت اور اخلاص
اُسے تھا اور میان بی بی ایام جوانی کو بڑے ناز نعمت عیش اور عشرت
مین گذرانتے تھے جب دیکھا کہ جوانی کا آفتاب زوال پر پہونچا جسطرح ٹوٹے
برتن مین پانی کہ آخر کو نکلجاتا ہے اور ضعیفی کی سردی عمر کے باغ کو جسطرح برف
گل نیلوفر کو خشک کرتی ہے اور اجل رسیدہ کو پکے میوہ کیطرح جو درخت پر ہو
نہین بچا سکتی اور ہر چیز دنیا مین مائل بہ کمی ہوتی ہے الا حرص اور آرزو اور
دلخوشی اور فراغت دنون سے ایسی جاتی ہے جسطرح تیر جو کمان سے نکلا ہو دونون
راجہ اور رانی باہم کہنے لگے کہ ہرگاہ عالم کا کام کیلے کیطرح بے مغز ہے تو ہم
ایسا کام کرین کہ لوک پرلوک کا غم ہمسے دور اور جینا مرنا برابر کرے
اسلیے بیدانت شاستر کا شغل کیا اور اکثر کامونکو چھوڑ کر ویشنون اور
رکھیشرونکی باتین سنا کرتے چورالہ بمقتضاے فطرت عالی راجہ سے سبقت لیگئی
اور پہلے اس سے معرفت کو پہونچی اور جب اُسکا باطن نور معرفت سے معمور ہوا
اور صفائی اور لطافت آگئی باطن کی شگفتگی اور سرور نے اسکے ظاہر مین بھی ۲۰۰

اثر کیا اور جوانی کی تازگی اُسکے بدن مین نمایان ہوئی راجہ اُسکا یہ حال دیکھکر
بولا کہ تجھے از سر نو جوان صاحب جمال دیکھتا ہون اسکا سبب کیا ہی چوڑالہ نے
جواب دیا کہ مین حقیقت سے آگاہ ہو گئی ہون اور مین نے جان لیا کہ عالم
وہم اور خیال ہی اور دریافت حقیقت سے خوش اور بہرہ مند ہوئی اور
دنیا کی لذات اور تنعمات سے ہرگز میری وابستگی نہین اور اپنے تئین ایسا
دیکھتی ہون کہ تمام دنیا کی مالک مین ہی ہون اور اب مجھے ارشاد مرشد کی
حاجت نہین اس سبب سے مین ہمیشہ خوش ہون اور باطن کی خوشی میرے
ظاہر مین جوانی اور جمال کو پھیر لائی راجہ نے اچنبھے کے ساتھ اُس سے کہا
کہ لڑکون کی سی باتین تیری ہین اور یہ بات عقل کے نقص سے ہی کہ وہمی
خیالات کو تیری نظر مین جلوہ دیکر اس قسم کی گفتگو پر آمادہ کیا ہی یہ نہین
ہو سکتا کہ آدمی دنیا مین رہے اور اسکی نعمت اور لذت سے ہاتھ
اُٹھائے راجہ یہ بات کہکر قہقہہ لگاتا ہوا باہر گیا چوڑالہ نے کہا بڑا حیف ہی
کہ راجہ میری بات کو نہ سمجھا اور عالم حقیقت سے اسکو سرو بہرہ نہین
مین حیران ہون کہ بعد ازین اس نے مناسبت کے ساتھ اسکے درمیان
کسطرح صحبت درست ہوگی اس فکر مین پڑی کہ راجہ کو عارف و گیانی
بنائے اسلیے چاہا کہ تھوڑی کرامات اور خوارق عادت اُسے دکھلائے علحدہ گوشہ
مین جاکر جوگ آسن کر بیٹھی اور اوداں باے کے ضبط مین مصروف ہوئی اور شروع

اس عمل کا یہ ہی کہ عامل تھوڑی ہی توجہ مین آکاس اور پاتال کو جاتا ہی رامچندر نے
پوچھا کہ وہ ان ہاے کا ضبط جسکا اثر یہ ہی کیونکر ہی اور کسطرح ہاتھ آتا ہی بسشت نے
فرمایا کہ اس عمل کا طریقہ یہ ہی کہ اول طریق جوگ کا جوگ شاستر سے سیکھے اور
جس قسم اور جس مقدار کی غذا کہ شاستر مین مقرر ہی اُس سے تجاوز نکرے
اور بیٹھک کی وضع مین جسے آسن کہتے ہین ایسا قرار دے کہ پانی اور آگ
نزدیک نہو اور آدمی جانور کی آواز سنائی نہدے اور شہوت اور غضب سے
پرہیز کرے پھر ہوا کا راستہ بند کرے اور جو مطلب ہو اُسکے سوا دوسری
چیز کی خواہش نرکھے اور جس ترتیب سے کہ اسکا پہلے ذکر ہوچکا ہوا اُنکو
حبس کرے اور جب بدنکی ہوائین کسی کی تسخیر ہوجائین تمام مطالب
اور کمالات کلی اور جزوی حتی کہ سلطنت اور مقام معرفت اسکو ملتے
ہین اس ہوا کی جگہ ناف کے گرد ہی سانپ کی صورت بندھی ہوئی اور
آدھی پیچ کھائے اور سر اُسکا اوندھا ناف کے نزدیک رگ سکھمنا سے ملا
ہوا ہی اور دُم اسکی بھی کسی قدر اُس سے نیچے کی طرف رگ مذکور سے چپکی ہوئی
ہی اور جو ہوا کہ اس عضو مین لپٹ جاتی ہی اُسکا نام کنڈلنی ہی اور مادہ اُسکی
حیات اور حس و حرکت کی ہی اور اس ہوا کا منشا دل ہی جبتک گرد دل کے
گھومتی ہی پران باے اسکا نام ہی اور اصطلاح قوم مین اسے روح کہتے
ہین اور جب گلے مین پہونچی اور وہان قوت پاکر دماغ مین گھر کیا ۲۰:

تو اُسکا اودان باے نام ہوا اور جب ٹال کے نیچے ناف کو پہونچی اور وہان
قوت پاکر باطنی اعضا سے تعلق حاصل کیا اُس وقت سمان باے اُسکو
کہتے ہین اور جب ناف کے نیچے مقعد کے مقام کو پہونچی اور وہان ٹھہر کر
پانون کے اعضا اور انگلیون تک حرکت کرتی ہی اُسے اپان باے
کہتے ہین اور جب پہر اُسکی تمام جسم مین ایک نسبت کے ساتھ قرار پکڑے
اُسکو بیان بلے کہنے لگے اور اس سے ظاہر ہوا کہ سب ہواؤنکی اصل
پران باے ہی اسواسطے سبکو پران باے کہتے ہین ان ہواؤنکی عامل
سکھمنا رگ ہی جو نیلوفر کے بوٹہ سے مشابہ ہی اور جو عضو کہ کنڈلنی کی جگہ ہی
وہ ایک رگ ہی جسکی صورت کیلا کی جڑ کے موافق ہی اور چھوٹی بڑی رگین
کہ اُس عضو کے پائین مین ہین ریشونکی مثل ہین کہ اُنکی وساطت سے
فیض روح حیوانی کا آدمی کے نیچے کے بدن مین پہونچتا ہی اور جو رگین
کہ عضو مسطور سے بالا اترا اور سکھمنا رگ سے متصل ہین شاخونکی طرح ہین
کہ اوپر کے آدھے بدنکو فیض پہونچاتی ہین پس تمام بدنکے اوراک اور
اُسکو فیض پہونچانے اور طلب کرنے حیات کا منشا او یہی رگ ہی
اور جوگ کامدار اسی پر ہی اور پران باے اور اپان بلے پر اور جو شخص
جوگ کے عمل کو تمام کرے فائدے عظیم دیکھتا ہی اور کوئی بیماری جسمانی
روحانی اُسکو نہین ہوتی بسشٹ نے فرمایا کہ بیماری دو قسم کی ہی جسمانی

اور روحانی اول کو بیادھ کہتے ہین اور دوسری کو آدھ کہتے ہین اور
باطن کی بیماری غفلت از حق ہی اور حرص اور شہوت غم اور غصہ اور حقائق
اشیا کا نہ جاننا اور انجام امورات اور اُسکی اشغال سے بے خبر رہنا
اور یہ سب اسباب بیماری جسمانی کے ہین اسواسطے کہ جو لوگ حق سے
غافل اور حریص لذات کے ہین غذا اور پانی میوے اور شراب کے کھانے
پینے مین اعتدال کا لحاظ نہین رکھتے اور ترک اعتدال باعث بیماری ہی
اور اسی طرح صاحب شہوت مستی جماع مین گرمی سردی کے پہونچنے سے
نہین ڈرتا اور بیمار ہو جاتا ہی اور غم اور غصہ بھی سبب دیر مین غذا
کھانے کا اور ہضم مین خلل ڈالنے کا ہی اور جو شخص حقائق اشیا پر مطلع
نہین اور نافع و مضر غذا مین تمیز نہین کرتا اور مضر کھانا فاسد مادہ پیدا
کرتا ہی اور رگین غلیظ مواد سے مملو ہو جاتی ہین جسطرح دریا برسات کے
دنون مین میلے کچیلے پانی سے بھر جاتا ہی اور مواد صالح جاڑے کے
ایام مین جیسے پانی صاف اور پاکیزہ ہوتا ہی اور بیماری باطن کی بھی دو قسم
ہین ایک تو مشہور ہی جو مذکور ہوئی دوم بار بار کے تنزلات اور تعلقات روح کے
جو متعدد اجسام سے ہوتے ہین اور دونون قسم کا علاج معرفت او گیان کا
حاصل کرنا ہی اور ظاہر کی بیماریونکا علاج بھی دو قسم ہی ایک دوا اُنکا
استعمال دوم دعاؤنکا وظیفہ کرنا۔ فن ادعیہ کے علما جانتے ہین کہ
جمع دعا ۱۲

ہو ترتیب اور ترکیب حروف اور کلمات کی ایک اثر اور خاصیت رکھتی
ہو اور جب تبدیلی اُسمین آتی ہو تو وہ اثر اور خاصیت نہین رہتی اور
دعاؤن کی بھی دو طرح کی خاصیت ہو ایک بیواسطہ جیسے بیماری کے
دفع ہونے کے لیے خاص دعا قرار دی ہو مثلاً ایک منتر (افسون) جو برہما سے
منقول ہو اور اُس سے بسوچیکا کا آزار دفع ہوتا ہو دوسرا بواسطہ یعنی بسبب
اسکے کہ دعا پڑھی جاتی ہین دل کی صفائی اور قوت بہم پہونچتی ہو اور دل کی
تقویت سے طبیعت کو قوت ہوتی ہو اور وہ بیماری کو دفع کرتی ہو
بسشٹ نے فرمایا کہ اے بیاوہ کی حقیقت تقریباً اسکی ہمنے ذکر کر دی اب
چاہتا ہون کہ بعضے فائدے جوگ کے جو کُنڈلنی کے تعلق مین تجھسے بیان کرون
اے رامچند جسوقت کہ عامل کُنڈلنی کو عمل پورک کے ساتھ پران بایو سے
پُر کرے بدن کو قوت ہوتی ہو اور کرمان سیدہ ظاہر ہوتا ہو اور پہاڑ کی طرح
بدن بھاری ہو جاتا ہو اور اگر کُنڈلنی کی اکٹھی ہوا کو برہمناڑی یعنی رگ
سکھمنا کی راہ سے اوپر کو کھینچے اور برہم رندھر تک پہونچاسئے اور وہ
ایک سوراخ وسط سر مین ہو اور اسکے پاس اُسکے جگہ خالی ہو بارہ انگل کے
عرض سے جسکا آکاس نام ہو جو ہوا کہ سکھمنا کی راہ سے اوپر کھینچی جاوے
وہ گھڑی کُنبھک کے عمل سے وہان ٹھہرائے آکاش اور پاتال تک جا سکتا
ہو اور جو اُسی ہوا کو ریچک کے عمل بموجب ناک کے راستے سے باہر لاوے

اور بارہ انگل تک نگاہ رکھے کہ وہان سے سر مو اوپر نیچے جنبش نہ کرے
رجال الغیب کو دیکھے اور اُنسے نفع اُٹھائے اور دوسرے بدنمین
آسکتا ہی رامچندر نے کہا کہ ایمان سِدّھ اور مہان سِدّھ یعنی قدرت
چھوٹے بڑے ہونے کی فرمائیے کہ کسطرح حاصل ہوتی ہی بسشٹ نے
فرمایا کہ جیسے ہستی لطیف تھوڑی حرکت سے جیو آتما ہو جاتی ہی اور جب
کثافت حاصل کرتی ہی تو جسم ہو جاتی ہی اسیطرح عارف جسوقت کہ ہستی
کی لطافت کو تصور کرے اور اُسکے غیر سے آنکھ بند تو جسقدر چاہے
لطیف اور باریک ہو جاے اور جو کائنات کو اُس تفصیل کے ساتھکہ جو
اُسمین ہی ہستی سے پر دیکھے جسقدر چاہے کلان اور جسیم ہو جاے
بسشٹ نے فرمایا ای رامچندر عارف کامل کو بہت تصرفات ہوتے مین زہر کو
آبحیات کر سکتا ہی اور آبحیات کو زہر اور ان دو سِدّھ بلکہ آٹھون سِدّھ
کا مالک ہو جاتا ہی اور چوڑالہ اسی تصرف سے پاتال اور آکاش کو جاتی
اور دم بھر مین تمام روے زمین کی سیر کرتی اور ہمیشہ اُسکی یہ آرزو تھی کہ
راجہ سکھدیج گیانی ہو جائے اس بات کی طرف متوجہ ہوا و منتظر رہتی اور
راجہ معرفت اور چوڑالہ کے عارف ہونے سے بیخبر تھا جسطرح لڑکا اور
نادان بکمال علم اور درجہ اولیا سے آگاہ نہین ہوتا اور چوڑالہ بھی اپنی حقیقت
راجہ پر ظاہر نہین کرتی تھی جسطرح سے پنڈت احکام اور اعمال بید کے

حکمہ سے نہیں کرتا رامچندر نے پوچھا کہ راجہ سکھ ہج نے چوڑالہ کے ارشاد سے
معرفت کی راہ نہیں پائی اور حقیقت کو نہ سمجھا بسشٹ نے فرمایا کہ
قاعدہ ارشاد اور استرشاد کا ایک طریق مقررہ ہی کہ کسی طالب کو اُس سے
چارہ نہیں ہی لیکن بمجرد ارشاد مرشد کے لازم نہیں کہ ہر ایک شخص واصل
بحق ہو جاوے اور جو واصل ہونے والا ہو اپنی تیز فہمی سے واصل ہو جاتا ہی
رامچندر نے پوچھا کہ ہر گاہ ارشاد سبب وصول بحق کا نہیں ہی پیری
مریدی کا طریق کس واسطے مقرر ہوا ہی بسشٹ نے فرمایا کہ اس باب میں ایک
تمثیل کہتا ہون سنو کہ ایک بقال تھا مرتاضوں کی طرح بند پہاڑ کے جنگل میں
رہا کرتا ایک دن جنگل میں روپیہ اُسکا کھو گیا اُسکی جستجو میں کوشش کر رہا تھا
کہ اس درمیان میں مُہرہ چنتامن پایا اُس مُہرہ کی یہ خاصیت ہی کہ جسکے پاس
ہو وہ جو چاہے اُس سے پاوے اسیطرح طالب حق مرشد کے سامنے جاتا ہی کہ
سخن حق کو سُنے اور سخن بجز حرف اور صوت کے نہیں اور حق نہ حرف ہی نہ
صوت ہی پس طالب سخن کی سماعت کو جگاتا ہی اور اُس سخن کی برکت سے
حق کو پاتا ہی جسطرح بقال روپیہ ڈھونڈھتا تھا اور مہرہ چنتامن سے ملگیا
سکھدھج ہر چند چوڑالہ کے ارشاد سے گیانی نہیں ہوا لیکن صحبت کے اثر سے
اُسکو نفرت اپنے آپ اور عالم کی رسوم سے پیدا ہو گئی اور راج اُسکو زہر کے
موافق تلخ ہو گیا کبھی اپنا مال فقیروں کو دیتا اور متبرک مقامات کو

جانا اور کبھی چندروز گوشہ نشینی اختیار کرتا ایکدن چورالہ سے نہایت
غم اور غصہ میں کہا کہ اتنی مدت راج کیا اور دنیا کے مزے اُڑائے اب میرا
دل ان باتوں سے ہٹ گیا جی چاہتا ہے کہ بیابان میں چلا جاؤں اور
تنہائی میں بسر کروں چورالہ بولی ابھی تم جوان ہو اور یہ کام بوڑھوں کے
لیے مناسب ہیں راجہ نے کہا کہ اب تو یہ عزم مصمم کر لیا ہے اور میں بعد اوس
کے کوئی کام میں نہیں کر سکتا تو میری منکوحہ ہے مانع مزاحم نہو اور میری رضامندی
اختیار کر اور میری غائبانہ راجائی کا کاروبار انجام دے اور ایسا کر کہ
عدالت اور حسن سلوک سے تیری خلق خدا راضی اور مرفہ حال ہیں جب
رات ہوئی باوجودیکہ چورالہ اُسکی ہمخوابہ تھی آدھی رات کو اُسے سوتے
چھوڑ کر باہر چلا گیا اور راج سے الگ ہو کر بیابان کی راہ لی اور دس
روز میں مندر پہاڑ پر پہونچا اور وہاں چشمے جاری اور مرتاضوں کے
عبادتخانے خالی دیکھکر ایک گوشہ اپنے واسطے اختیار کیا اور عبادت میں
مشغول ہوا چورالہ جاگی تو جگہہ اُسکی خالی دیکھکر دلگیر ہوئی اور آکاش کیطرف
پرواز کی راجہ کو دیکھا کہ تن تنہا چلا جاتا ہے سمجھی کہ بیابان کا قصد ہے
واپس آئی اور انتظام سلطنت کی فکر میں ہوئی اور لوگوں پر ظاہر
کیا کہ راجہ مکانات متبرکہ کی زیارت کو تنہا گیا ہے اور اٹھارہ سال تک
سلطنت کے احکام جاری کیے پھر راجہ کی ملاقات چاہی اور مندر ۲۹۸

پہاڑ پر گئی راجہ کو دیکھا لاغر او ضعیف اور ریاضت کا اثر اُسکے بدن پہ
ظاہر ہو دل اُسکا دکھا اور راجہ کے ارشاد کے ارادے سے اپنے تئین
ایک برہمن مرتاض ظاہر کیا آدھر یعنے معلق اسطرح کہ پانون اُسکے زمین سے اونچے تھے اور
سوچی کہ اگر اصل صورت سے اُسپر ظاہر ہوتی ہون تو ایسا نہو کہ اُسکا تحمل راجہ
کے دل پر اثر نکرے راجہ نے مرتاض برہمن دیکھکر اُسکی تواضع تعظیم کی اور حال
پوچھا اور کہا آج میرے طالع کی سعادت ظاہر ہوئی کہ آپ ایسے بزرگ یہان
تشریف لائے برہمن نے کہا کہ کس وجہ سے تم راجائی چھوڑکر تنہا اس بیابان
مین ریاضت کھینچتے اور تلوار کی باڑھ پر چلتے ہو معلوم ہوتا ہے کہ سرفت
اور عمر اور زر پاؤگے سکھدیج نے کہا کہ آپ گیانی دیوتا ہین دنیا کا احوال
آپ پر روشن ہے میرا احوال کیونکر آپ نجانینگے مہربانی اور کرم کی راہ سے
فرمائیے کہ آپ کون ہین برہمن نے کہا کہ ایک ان نارد بیٹا برہما کا دریا سے
گنگا کے کنارے مراقبہ مین بیٹھا تھا کہ زمین ہانکی سوتنے کی تھی لیکا یک
آواز پانی کی چھبیم چھپانٹ کی اُسکے کان مین پہونچی مراقبہ سے باہر آیا دیکھا
کہ اندر کی اپسرا ہین برہنہ پانی مین کھیل رہی ہین نارد کی قوت شہوی حرکت
مین آئی اور انزال ہوا اور اُس پانی کو بلورین کوزہ مین جو اُسکے پاس تھا
ڈال دیا ایک مدت بعد اُسی نطفہ نے صورت پکڑی اور ایک لڑکا کوزہ
سے نکلا مین وہی لڑکا ہون اور نارد مجھے برہما کے سامنے لیگیا اور برہمانے

بید کی مجھے تعلیم دی اور گیانی بنایا اور چار بید چاریاد میرے ہوے اور ستری
میری ماں کے بھاگے ہی سکھدیج نے پوچھا کہ نار و بدرنگی اور پاکی کے ساتھ شہوت
کا تسخیر کسطرح ہوا برہمن نے کہا کہ جب عارف فنا کے کمال کو نہ پہنچا ہو تو
تھوڑی غفلت سے شہوت اور غضب کا دیو اُسکے آئینۂ ضمیر میں عکس ڈال کر
اُس سے ایسے کام کراتا ہی اور اگر فانی فی اللہ کامل ہوا ہو تو پھر کہ ان صفات
کیطرف نہیں متوجہ ہوتا برہمن نے پوچھا کہ اب کہو تم کون ہو اور تمھارا نام کیا ہی
سکھدیج نے کہا کہ میرا احوال آپ سے پوشیدہ نہیں ہی مگر چونکہ آپ نے پوچھا
حکم کی تعمیل کرتا ہوں میں راجہ سکھدیج مالوہ کے ملک کا راجہ ہوں چونکہ عالم کو
آمد رفت کی تکرار اور اُلٹ پھیر سے تکلیف اور آزار میں دیکھا تو راج کو چھوڑ
یہاں آیا ہوں اور ہر طرح کی ریاضت کھینچتا ہوں تاکہ پھر تعلق بدنی
کی محنت نہ اُٹھاؤں اور میری ریاضت اور مجاہدہ نے ابتک مجھے
فائدہ نہیں دیا اور میرے دل نے ابتک آرام نہیں پایا برہمن نے
کہا کہ اصلی مطلب گیان اور معرفت ہی اور معرفت صرف عبادت اور
نیک اعمال سے ہاتھ نہیں آتی جب تلک کوئی اس فکر میں نہو کہ میں کون ہوں
اور جہان کیا چیز ہی اور کس چیز سے ظہور میں آیا اور کسطرح فانی ہوتا ہی
اور قید کیا ہی اور خلاصی کسکا نام ہی جبتک کہ مرشد کامل کی صحبت
میسر نہ آئے اے راجہ معرفت کا حصول ناممکن ہی راجہ یہ بات سنکر بہت رویا روتا

اور کہا ای دیوتا آپ نے اچھی بات کہی مین نے بیوقوفی اور نادانی سے
اہل معرفت کی صحبت چھوڑا اپنا وقت ضائع کیا اب امیدوار ہون کہ آپ کے
دیدار کی برکت سے میری غفلت اور نادانی جاتی رہے اور آپ میرے
اُستاد ہین اور مین تمھارا شاگرد ہون جو میرے حال کے مناسب ہو ارشاد
کیجیے برہمن نے کہا کہ اگر تمھین مجھسے اعتقاد راسخ ہی تو ایک سخن مختصر فائدہ مند
کافی ہی اور جو اعتقاد تمھارا درست نہو تو شاستر کی تعلیم سے بھی
نفع نہوگا جیسے کسی کی ہزار آنکھین ہون اندھیرے مین اُسے کچھ
سُجھائی نہین دیتا راجہ نے کہا کہ مجھے آپکا اسقدر اعتقاد ہی کہ جو آپ سے
سنون بے دلیل اُسے قبول کرونگا جسطرح کوئی بیدکی بات سُنتے اور اُسکو
قبول کرے برہمن نے کہا اول مجھسے ایک حکایت سُنو بعد اُسکے معرفت کی
بات تمسے کہونگا حکایت شہرون مین سے ایک شہر مین ایک شخص تھا
جسکو علم بھی تھا اور دولت بھی حاصل تھی اور ان دونو کا یکجا ہونا شاذ
نادر ہی مگر معرفت سے بے بہرہ تھا اسکی جستجو مین پڑا اور اس مطلب کے
واسطے کسیقدر ریاضت بھی کھینچی اور دعوت کا عمل پورا کیا ایک دن
اُسکے خطرہ مین آیا کہ مُہرہ چنتامن اُسکے سامنے خودبخود آن پڑا ہی کمبختی
اور مطلب کی بزرگی اور کوشش کی قلت سے نجانا کہ یہ چنتامن مُہرہ
ہی اُسے ہاتھ مین نہ اُٹھایا ایک ساعت بعد مُہرہ اُسکے سامنے سے

غائب ہو گیا اُس شخص نے از سر نو محنت اور ریاضت شروع کی ایک
دن مردان غیب سے ایک شخص نے ہنسی کی راہ سے شیشہ کا مہرہ اُسکے
ہاتھ مین دیا مرد دولتمند نے گمان کیا کہ یہ مُہرہ چنتامن ہی اُسے اُٹھا لیا
اور اپنی دولت چھوڑ چھاڑ بیابان کو چلا گیا اور کہا چونکہ زمانے کے
لوگ ناپسندیدہ صفات رکھتے ہین ان لوگون کے ساتھ میری صحبت
برار نہو گی اب چنتامن مُہرہ میرے ہاتھ آگیا ہی دنیا کے مطالب سے جو
مطلب ہوگا میسر آجائیگا اور مجھے پروا اس دولت اور صحبت کی نہین
رہی راجہ سکھدیج نے کہا کہ حکایت چنتامن کی مجھسے کسواسطے بیان کی
اُسکی وجہ مجھسے بیان کیجیے برہمن نے کہا کہ تم چنتامن کے طالب ہوا ور
چنتامن کہ مرد دولتمند کو سہل ملگئی تھی اور اُسنے نہین پہچانا اور اُسکو نہ لیا
وہ نصیحت جو راجہ کی تھی کہ اصلی مطلب کی طرف وہ رہنمائی کرتی تھی اور تمنے
قبول نکی اور مہرہ شیشہ کا یعنی خانمان سے نکلنا ملک اور دولت کو چھوڑنا
اور بیابان مین آنا ریاضت کی امید مین عبث تھا کہ جسنے تمکو نفع ندیا اور
مطلب تک نہ پہونچایا چنتامن سرب تیاگ ہی کہ جو راجہ نے کہا تھا کہ سکھدیج
نے کہا سرب تیاگ کیسا ہوتا ہی اور دولت اور روح اور گھر اور اہل خانہ
سبکو چھوڑکر بیابان مین آیا اور باقی کیا رہا کہ اُسے مین نے نچھوڑا اگر مرقع
اور عصا اور کوزہ کہ اُنکو بھی جلاتا ہون برہمن نے کہا ہرگاہ تمھاری قوای کی

کہ مین نے راج کو چھوڑ دیا تین چیز تمھارے ساتھ ہین کہ ابتک نہین چھوڑین
ایک مَن دوم راج تیسرا ترک پس سبکو تو نے نہین چھوڑا راج و دولت
تجھسے جدا تھی اور جو تیرا تھا اُسکو نہین چھوڑا کہ کہتا ہی تو کہ مین اچھ کو
جو راجہ کی بات نے ایسا اثر کیا کہ مرقع اور عصا اور کوزے کو جلا دیا اور
کہا بیابان کو بھی ترک کرتا ہون برہمن نے کہا اپنے دل کے خطرات کو نہین
چھوڑا ہی جب نام چیت اور باسنا تمھارے ساتھ ہی بدن پھر آئیگا پس
بدن کا چھوڑنا کیا نفع دیگا راجہ نے کہا کہ آگ جو اپنی چیت اور باسنا یعنی نفس
اور خواہش کو جلائے کیا ہی برہمن نے کہا کہ وہ آتش تفکر اور تصور پرماتما
کی ہی کہ کسطرح ظہور کیا اور بری نسبت اسکے ساتھ کیسی ہی سکھدیو نے
کہا کہ اسقدر مین بھی سمجھتا ہون کہ مین یہ بدن اور گوشت پوست اور
استخوان نہین ہون مین گیان سروپ ہون لیکن چیت اور باسنا مجھے لاحق
ہوئی ہی اسکا علاج نہین جانتا ہون اور ہمیشہ اس وجود جسمانی کا تماشا دیکھتا ہوں
دیکھکے مجھے میری نظر سے محجوب کرتا ہی برہمن نے کہا کہ یہ بدن اور یہ عالم
جو تو دیکھتا ہی ہرگز مراد نہین ہی اسواسطے کہ کارن یعنی آفرینندہ
نہین رکھتا اور جسکا کارن نہین وہ موجود نہین ہی اور دلبستگی کے
قابل ہی سکھدیو نے کہا کہ عالم کس سبب سے کارن نہین رکھتا برہما اسکا
پیدا کرنے والا ہی اور اگر کہین کہ برہما بھی وجود نہین رکھتا تو کہتا ہون

کہ برہما کا پیدا کرنیوالا حق ہے اور حق موجود ہی پس آفرینندہ اسکا موجود ہی برہمن نے کہا کہ حق ہستی محض ہی اور کوئی صنعت نہین رکھتا کہ بصدد آفرینش کا ہو پس جاننا چاہیے کہ حق تنہا موجود ہی بالاتفاق کوئی چیز موجود نہین ہی سکھدیج نے کہا کہ اب مین حقیقت کو سمجھا مجھے کوئی چیز اپنے سے باہر نہین دکھلائی دیتی بعد ازان آنکھ بند کی اور مراقبہ مین بیٹھا ایک ساعت بعد مراقبہ سے افاقہ مین آیا اور کہا یہ دولت ابدی اور حیات سرمدی آپکے دیدار اور ارشاد سے مجھے حاصل ہوئی مگر تعجب ہی کہ یہ بات پہلے کیون نہین سمجھا برہمن نے کہا کہ ریاضت جو تمنے کی اسقدر اسنے نفع دیا کہ تمھاری عقل صاف اور روشن ہوئی و معرفت کے سمجھنے کی لیاقت آگئی حتے کہ جو سنا بلا توقف سمجھ لیا اب جو کہ جانا اسپر ثابت اور راسخ رہو مین نارد کی زیارت کو جاتا ہون برہمن چلا گیا اور سکھدیج مراقبہ مین مشغول ہوا انیس سال تک ایک مراقبہ کیا برہمن پھر آیا اور چاہا کہ بیدار ہو ہرگز افاقہ مین نہ آیا برہمن کو وہم ہوا کہ شاید مرگیا اُسکے بعض اعضا ٹٹولے تو معلوم کیا کہ ابھی زندہ ہی باطن کے تصرف سے اُسکے بدن مین در آیا بیدار ہو دولت میری بیدار ہو ایسی میٹھی اور مزے کی بولی سے کہا کہ اُسکی خاطر کو شگفتہ کیا اور اُسکے بدن کو تازگی بخشی اور کہا سبب ہے کہ مین تمسے علٰحدہ ہوا ہمیشہ

میرا دل تمھارے پاس ہا اب چاہتا ہون کہ چندے تمھارے ہی پاس
رہون راجہ نے کہا کہ اب میرے اعمال کا درخت ثمر لایا جو شغل آپ نے
مجھے تلقین کیا تھا میری فریاد کو پہونچا اور جو لذت سرور کی تمھاری
دولت دیدار سے ملی وہ بہشت مین بھی نہوگی بعد ازان سکھدیج اور
برہمن ایک مدت دراز اس پہاڑ مین ملکر رہنے سہنے لگے اور سکھدیج کے رنگ
روپ نے تازگی پائی اور جوانی کے آثار اسمین ظاہر ہوئے حور الہ جو برہمن کی
صورت مین ظاہر ہوئی تھی اُسکے دل مین آئی کہ اب اپنے شوہر کے ساتھ عیش
کرون ایک بہانہ کر اُس سے رخصت ہو کر باہر گئی اور شام کے وقت
پھر آئی اور اپنے تئین ملول بنا کر باتین کرنے لگی کہ اسیوقت آکاش سے
مین آتی تھی دُرباسا رکھیشر کو مین نے بادلون مین دیکھا نیلا لباس پہنے
ہوئے اُسکی تواضع تعظیم مین نے کی اور خوش طبعی سے مین نے اُس سے
کہا کہ آج آپنے کشتا امسار کا لباس پہنا ہے اُسنے خفا ہو کر مجھے نفرین کی
کہ تو ہر رات کو عورت ہو مین حیران ہون کہ اس برہمن نے کس قسم
کی مجھے بد دعا دی ہے سکھدیج نے کہا کہ اب تعلق جسمانی سے درگذر گئے
بدن کے تغیر سے تمھین کیا غم ہے تمھاری روح کسی حادثے سے متغیر نہوگی
اسی گفتگو مین تھے کہ رات ہو گئی اور چراغ عالمتاب آفتاب غروب
ہونے لگا برہمن نے کہا عورت کے آثار میرے اندر ظاہر ہونے لگے

بال میرے سر کے دراز اور چھاتیان ابھرنے لگین چنانچہ رات ہوگئی برہمن
عورت ہوگیا دونون نے کہا جو کچھ تقدیر مین تھا وہ ظہور مین آیا اور کسی کو
تقدیر سے چارہ نہین ہی برہمن ہر صبح کے وقت مرد بن جاتا اور رات کو
عورت ایک دن برہمن نے کہا کہ جب ہر ایک رات کو عورت ہو جاتی
ہون چاہتی ہون کہ کسی مرد کے نکاح مین آؤن اور تمسے بہتر کون ہی
کہ اُسے شوہر بناؤن سکھدیو نے کہا کہ یہ ارادہ میرے نزدیک مرغوب ہی
نہ مگر وہ جو چاہو کرو برہمن نے کہا کہ آج ساعت بھی اچھی ہی اور ساون مہینے
کی چودھوین رات ہی اور چاندنی نہایت کھلی ہوئی ہی نکلکر بانڈ ہمین
خوشبودار پھول اور جواہر آبدار پہاڑ سے جمع کر لائے جب رات ہوئی
دونون نے اشنان کیے اور دیوتا کی پوجا ادا کی اور درخت طوبی کی
پتیان لیکر پہنین اور عقد نکاح باندھا۔ ایک دن مدنکا نے راجہ کے
امتحان کو ایک تصرف کیا اور اندر کی مجلس کو حاضر کیا سکھدیو نے
اندر کی تواضع تعظیم کی اور کہا کسطرح تشریف لائے اندر نے کہا کہ
امراوتی کے سب باشندہ تمہاری صفات حمیدہ سنکر خواہشمند ہین
کہ یہان آپ آوین اور لاکھ برس عیش عشرت مین بسر کرین کہ وہان
سب نعمت موجود ہین سکھدیو نے عذر کیا اور کہا تمہاری مجھے آپکی بدولت
سب جگہ امراوتی ہی مین اپنے باطن مین اہتراز نہین پاتا کہ ایک جگہ سے

دوسری جگہہ جاؤن اور اندر کو رخصت کیا اس اثنا مین مدنگا اپنی اصلی
صورت سے یعنی چوڑالہ ظاہر ہوئی راجہ نے تعجب کیا کہ توچوڑالہ معلوم
ہوتی ہے کہا کہ مین چوڑالہ ہون مراقبہ کرکے دیکھو کہ تمھاری گیانی
کرنے کے لیے کیا کیا تدبیرین مینے کین سکھدج نے مراقبہ کر دیکھا
اور تمام واقعات اور سوانح گذشتہ کہ چوڑالہ ظہور مین لائی تھی معلوم
کیے اور اُسکا ممنون احسان ہوا اور کہا اس سعی اور تلاش کے عوض مین
جو تو نے میری خاطر کی مین کیا چیز تجھے دون کہ کوئی خواہش تجھے
نہین ہے چوڑالہ نے کہا جو کوشش اور جانفشانی کہ تمھاری معرفت
حاصل کرنے کے لیے مینے کی وہ اپنے واسطے کی تمھارے اوپر منت
اُسکی نہین ہے جب کہ میرے اور تمھارے درمیان جدائی نہ تھی
تمھاری نے معرفتی سے مین ملول تھی الحال فرمائیے کہ کیا ارادہ ہے سکھدج
نے کہا کہ مین کوئی خواہش نہین رکھتا جو کہو سو کرون چوڑالہ نے کہا
مصلحت یہ ہے کہ اپنے ملک مین جاکر چندے معاملہ راجائی درست کرو
راجہ بولا کہ بہت خوب چوڑالہ نے اپنے تصرف سے ایک تخت ظاہر کیا اور
ایک جڑاو کوزہ سات سمندر کے پانی سے بھر سامنے لائی اور تخت پر بٹھلا کر
تھوڑا پانی سمندرون کا اُسکے سر پر چھڑکا جیسا کہ دستور راجاؤن کے جلوس کا ہے
لشکر اور گھوڑے اور بہت سے ہاتھی اور تمام لوازم اور مصالح راجائی کے نمودار

گیا اور چلے بھاری سامان سے اپنے ملک کو دونون روانہ ہوے جب
شہر کے نزدیک پہونچے حوالہ تمام لشکر کو ساتھ لیکر استقبال کو برآمد
ہوئی اور راجہ دونون لشکر کے ساتھ شہر مین داخل ہوا اور دس ہزار
سال اور راجائی کر کے بدیہہ مکت ہوا بسشٹ نے فرمایا کہ اے رامچند تو بھی
سکھدیو کے موافق کمال معرفت کے ساتھ راج کر اور بے تعلقی سے
خلائق کا کام کرتا رہو اور مثل بھرکیس مہا کرتا اور مہا بھوگتا و مہا تیاگی
کے ہو رامچند نے پوچھا کہ بھرکیس کون تھا اور حکایت اسکی کسطرح ہے بکر
بسشٹ نے فرمایا حکایت بھرکیس ایک چیلہ مہادیو کا تھا اُسنے ایکدن
مہادیو سے پوچھا کہ دنیا کے اختلاف اوضاع اور اطوار خاطر کو پریشان
کرتے ہین ایسی تدبیر بتلائیے کہ دنیا سے خلاصی ہوا ور مرتبہ معرفت کا
ملے مہادیو نے فرمایا کہ جب تک تو مہا کرتا اور مہا بھوگتا اور مہا تیاگی
نہو گا عالم کی قید سے خلاص نہو گا بھرکیس نے پوچھا کہ مہا کرتا و مہا بھوگتا
اور مہا تیاگی کسے کہتے ہین مہادیو نے فرمایا کہ دنیا کے سب کام کرے اور
کسی سے تعلق اور وابستگی نہ رکھتا ہو اور جو کام چاہے وہ پورا کرے
اور کوئی چیز اُسکو مانع نہو اور قید شہوت غضب شادی غم اور تمام
افعال سے کہ عوام کی طبیعت کو لازم ہے آزادی ہو اور اعمال کی جزا سے
درگذرے وہ مہا کرتا ہے اور جو شخص کہ جوانی ضعیفی جینا مرنا اور آسودگی

اور مفلسی بادشاہی اور فقیری اور میٹھا کڑوا یکسان جانکر سب باتونپر
گوارا کرے وہ مہا بھوگتا ہی اور جو اپنے کو ترک کرے وہ مہا تیاگی ہی
رامچندر نے پوچھا کہ عارفون کا نشان کیا ہی بسشٹ نے کہا کہ اونکا نشان
اُنکی پیشانیون مین ظاہر ہی نور جو اونکی پیشانی مین چمکتا ہی پوشیدگان عرش
کی عزت کا باعث ہی حکایت ای رامچندر تیرے بزرگونمین سے جسکا نام
اچھواک تھا اُسنے ایک مُن سے پوچھا کہ عالم کیا چیز ہی اور کسطرح پیدا
ہوا اور عالم کے جال سے خلاصی کی صورت کیا ہی اور مُنُو راجہ ہی کہ
تئیس کرور اور ستّر لاکھ اور آٹھ ہزار سال راج کرے مُن نے جواب
دیا کہ عالم ایک نمودار ہی جو ایک بڑے آئینہ مین جلوہ گر ہوا اور ایک
ارادہ قدیم ہی کہ تمام عالم اسکا ظہور ہی ایک کا نام برہما نڈ رکھا اور دوسرے
کا نام عناصر سوم کا نام موالید رکھا یہ سب کچھ بھی نہین جو کچھ ہی برہمہ
ہی لیکن برہمہ جو ہستی مطلق ہی دکھلائی نہین دیتا الا عالم کے ساتھ
کہ ہستی موہوم اور وجود مقید ہی اور خلق حق کو دوسری جگہہ سے
چاہتے ہین اور حالانکہ وہ اسی کے دل مین ہی جسطرح والدہ اپنے لڑکے
کو گود مین سُلائے اور بھول کر فکر مین پڑے کہ لڑکا میرا کیا ہوا عجب ہی
کہ حق جہان مین کھلا ہوا ہی کسطرح پوشیدہ ہو گیا مُن یہ بات کہکر آکاش کو
گیا اور راجہ اچھواک نے اُسکے ارشاد کی بدولت جیون مکت پائی اور

جیون مکت کے ساتھ راجائی کے امورات مین مشغول تھا ای رامچند
تو بھی اپنے دادا کیطرح جیون مکت کے ساتھ راجائی کا کام بدون
تعلق خاطر کرتا رہو رامچند نے پوچھا کہ جیون مکت کے ثمرات مین سب سے
بڑا ثمرہ کیا ہی بشسٹ نے فرمایا کہ بڑا ثمرہ یہی ہی کہ جیون مکت واسطے
سامنے ذکر کرامات اور خوارق کرامت کا کرے جیسے آکاش پر جانا
پاتال کو جانا اور تصرفات ہون تو اسکا دل جنبش نہین کرتا اور اسکو
ان چیزون مین سے کسی کی طرف توجہ اور رغبت نہین ہوتی ای رامچند
تو عین حق ہی اور تمام کائنات عین حق ہی اور حق اسی رنگ مین ظاہر
ہوا ہی جیسے ایک شخص برہمن برہمنی چھوڑکر سودر اور کمینہ بنجاے جو تعلم
خلائق مین حسب نسب کے اندر کمتر ہی حکایت ای رامچند ایک شکاری تھا کہ
ہرن کے تیر اسنے مارا مگر تیر اسکا کاری نہ لگا ہرن زخمی ہوکر بھاگا شکاری
ہرن کی تلاش مین بہت دوڑا اتفاقاً ایک مرد مرتاض کے مکان پہونچا
جو مصروف عبادت تھا اور اس سے پوچھا کچھ آپکو معلوم ہی کہ ہرن اس
راہ سے گذرا درویش نے جواب دیا کہ تین خصلت جو تمام کائنات کھتی ہی
مین نہین رکھتا جاگرت وسپن وسکھپت اور تری اوستھا کے مقام
مین رہتا ہون اور اس مقام مین ایک کے سوا نہین دیکھتا ای رامچند
تو بھی یہ مقام حاصل کر اور عارف لوگ اسی مقام کو ڈھونڈھتے ہین اور

بیدانت کا خلاصہ ایک بات ہی کہ برمہ تنہا موجود ہی اور مایا اوڈیا
وسنسار اور باقی سب معدوم محض ہین اور برمہ کا ایک ایسہ
نام رکھتا ہی اور ایک گیان سروپ اور ایک شون۔ رامچند نے
پوچھا جس شخص نے راہ حق قبول کی اور اُدھر تک نہین پہونچا اور
مرگیا اُسکا کیا حال ہوگا بششٹ نے فرمایا جس کسی نے کہ اس تمام مین
طلب کی سعادت کو پہونچکر فی الجملہ کسب اور سلوک کیا اور مرگیا دوسرے
یا تیسرے تنزل مین البتہ کمال معرفت کو پہونچیگا اسکی طلب ایسی ہی کہ
ایک بیج جو ہرا ہو گیا آخر کار درخت کامل ہوگا ضائع نہوگا اے رامچند
عارف اگر عالم پر نظر کرے تو وہ مثل کوزہ کے ہی آکاش مین کہ اندر باہر
خالی ہی اور اگر نظر حق پر کرے تو کوزہ کے مانند دریا مین ہی کہ اسکے اندر باہر
دریا ہی۔ اے رامچند جبتک عنایت آلہی دستگیر نہو کسیکو استاد کامل نہین
ملتا اور اُستاد کامل کشتی کی مثال ہی کہ تعلقات دنیا و آخرت کے دریا سے
وہ پار ہونے کی وسیلہ ہی اور اُستاد کامل مثل ایک درخت میوہ دار اور
سایہ دار کے کہ میوہ بھی دیتا ہی اور سایہ بھی دیتا ہی جو زمین کہ اس
درخت سے خالی ہی جیسے ایک زمین کہ اُسپر آبادی اور آب نہو وہان
رہنا نچاہیے اے رامچند استاد کامل اگرچہ التفات نہ کرے مگر اُسکی
صحبت کو ترک نہ کرنا چاہیے اور جو بات کہ اُستاد دوسرے سے کہے

اسکو ایسا سمجھ کہ مجھسے ہی کہتا ہو اور اس سے نفع حاصل کر کہ بزرگون کی صحبت حیات جاودانی بخشتی ہو اور نادان کو دانائی تک کو پہنچاتی ہو اور خالی کو پُر کرتی ہو اور فقیر کو دولتمند کرتی ہو اے رامچند حصول معرفت ہر چند مرشد بغیر میسر نہین ہو مگر اُسمین عمدہ چیز استعداد طالب صادق کی ہو کہ مرشد کی بات کو درست سمجھ لے اور جاننا چاہیے کہ راہ حق کی طالب کی ذات مین ہو نہ کتاب مین ہو اور نہ علوم مین اور نہ استاد مین ہو - اے رامچند کوئی علم و ہنر بے ورزش حاصل نہین ہوتا اور ترک ورزش سے جاتا رہتا ہو الّا شناسائی حق جو کسیکو حاصل ہوئی ہر چند ورزش نکرتا ہو اُس سے دور نہین ہوتی اور روز بروز زیادہ ہوتی ہو اے رامچند طالب حق اُس شخص کے مشابہ ہو کہ جسنے گلے مین گلو بند باندھا ہو اور اُسے بھول کر جستجو اسکی کرتا ہو اور دوسرا شخص اُسکو یاد دلائے کہ گلو بند تمھارا تمھارے گلے مین ہو اسیوقت آگاہ ہوجاتا ہو اور اُسے اپنے پاس پاتا ہو اسیطرح مرشد طالب کو نشان دیتا ہو کہ حق تیرے اندر ہو اور وہ حق اپنے اندر پاتا ہو اور اُسکی طلب مین عالم کے چو طرفہ گھومتا ہو اور اُسکی یہ مثال ہو کہ گھر مین اپنے خزانہ رکھے اور اُس سے آگاہ نہو اور در بدر مارا مارا گدائی کے لیے پھرے اے رامچند آدمی کی ایک خاصیت ہو جس چیز مین دل لگائے اُسکا رنگ

پکڑنا ہی پس چاہیے کہ اپنے دل کو حق مین لگائے رباعی گل کا جو خیال
ولمین ہو گل ہی تو ہے گر بلبل بیقرار بلبل ہی تو ہے تو جزو ہی خدا کل ہی اگر تو
چندرے یہ اندیشہ کرے کل کا تو بس کل ہی تو ہے جب ترکیب عنصری
کا انحلال ہو جاے تو نادان کو یہ گمان ہوتا ہی کہ روح مر گئی اور وہ
ضائع ہو گئی یہ ایسی مثل ہی کہ ہوا سے پُر برتن کو توڑ ڈالین اور
سمجھین کہ ہوا تلف ہو گئی ای رامچندر دل کی بود و نابود دل کی حرکت
اور سکون سے ہی اگر دل جنبش کرے تو عالم کو پیدا کرے اور جو ٹھہر
جاے تو وہ فنا ہو جاے مثلاً جب آنکھ کھولیے تو عالم اس طول عرض
کے ساتھ نظر آتا ہی اور جو بند کر لیجیے تو غائب ہو جاے نہین دیکھتے ہو
کہ خواب کے عالم مین چیزین دیکھی جاتی ہین اور ہرگز وجود خارجی انکا نہین
ہوتا اور اسکے دیکھنے کا باعث اور کچھ نہین بجز اسکے کہ خیال دیکھتا ہی
اور یہ عالم جو نظر آتا ہی عالم خواب کی مثال بالکل وہم اور خیال ہی تو لازم
آتا ہی کہ عالم نمود کا منشا بھی کچھ نہین الا خیال دیکھنے والے کا ہی پس
پیدا ہونا اور نا پیدا ہونا عالم کا حرکت اور سکون دل سے ہی ای رامچندر
تصورات اور طرح طرح کی صورتین عالم کی جو ایک حقیقت کے ساتھ قائم
ہو اس حقیقت کے لیے حجاب ہو گئے ہین جسطرح تسبیح کے دانے کہ ایک
ڈورے سے قائم ہین اور ڈورے کے حجاب ہو گئے ہین ای رامچند

حق کی نسبت عالم کے ساتھ ایسی ہی کہ سونے کی نسبت انگوٹھی کے ساتھ
ہی انگوٹھی صورت سونے کی ہی اور سونا حقیقت انگوٹھی کی ہے جسنے
انگوٹھی دیکھی سونا دیکھا دونون مین جدائی نہین ہی ای رامچند تفرقہ
دل کا جو دل سے پیدا ہوتا ہی اور دل کی کوشش سے فنا ہو جاتا ہی
جسطرح کہ آگ ہوا سے روشن ہوتی ہی اور ہوا سے ہی بجھ جاتی ہی۔
ای رامچند جسنے اپنے نفس پر فتح نہین پائی اُسے معرفت سے بہرہ نہین ہی
اور اس مسائل مین کلام کرنے سے اُسکو خجالت ہوتی ہی ای رامچند جسکو
یقین حاصل ہوا کہ سب حق ہی اور غیر اُسکا وجود نہین رکھتا اگر ناشایستہ
اس سے کوئی حرکت ہو زیبا اور بجا ہی اور اگر زہر قاتل کھا جاے تو وہ آبحیات
بنجاتا ہی قالب عنصری اُسکا روح کی صفت حاصل کرتا ہی اور اسکا باطن
بالخاصیت صفائی اور آرام پاتا ہی اور جسکو یقین حاصل نہین ہی اُسکا
حال بالعکس ہی ۵ علتی جو کچھ کرے علت بنے ۔ کفر اگر کامل کرے ملت
بنے ۔ ای رامچند ہمیشہ اس تصور مین ہو کہ مین معرفت اور سرور کا دریا ہون
جسکا کنارہ نہین ہی اور تمام عالم اُسکی لہرین ہین کہ اس سے پیدا ہوتی ہین
اور اُسی مین گم ہو جاتی ہین اور مجھے ان لہرون کے آنے جانے سے
کسی طرحکا تغیر اور کمی بیشی نہین ہی ای رامچند جو حمد اور ثنا کہ عالم مین
ظاہر ہوتی ہی سب حق سے ہی حق پردہ غیر سے ہی غیر پر کہ غیر کوئی چیز نہین

پس وہی عالم ہو وہی تم ہو اور وہی مجموعہ ہو جیسے کہ وہی عالم ہو وہی علم ہو
اور وہی معلوم ہو۔ اے رامچند کائنات سے جو کچھ ہو اُسے اپنے آپ سے
دور کر اور جب سبکو اپنے سے دور کریگا تو بعد اس نفی کے جو باقی رہے
وہ تو ہو اور جب اس ورزش کو کمال تک پہونچائے تجھے ظاہر ہوگا
کہ مطلوب تیرا تجھسے باہر نہین ہو اے رامچند اس عالم مین جو شخص آیا ہو
عارف ہو خواہ غافل ہو جو کام کرنا چاہتا ہو اول اُسکا تصور کرتا ہو
بعد ازان فعل مین لاتا ہو لیکن عارف کا تصور کرنا اور فعل مین لانا
اور قسم کا ہو اور غیر عارف کا دوسری قسم کا ہو۔ اے رامچند تمام جاندار
جب تک کہ تعلق بدنی انکو ہو تن اور جان کا علیحدہ علیحدہ نام لیتے
ہین جب یہ تعلق دور ہے تن غیر جان سے نہین ہو جسطرح کثافت خاک کی
ہوا کو آلودہ نہین کرتی اسیطرح بدن کی کثافت نالائق کامون سے ہوتی ہو جان کو
آلودہ نہین کرتی اور جان ہمیشہ اپنی لطافت پر باقی ہو اے رامچند جسطرح
کہ آگ پتھر سے نکلتی ہو اور گلاب پھول سے اور روغن دودھ سے اسیطرح
جان کو قالب سے جدا کر اور قالب کے کامون کو اُس سے نسبت نہ دے
کہ جان اور چیز ہو اور قالب اور چیز ہو جب یہ ورزش اور مہارت
تو پوری کرے تجھے کسی شی سے تعلق نہین رہتا اور رنگ و بو
اور خوبو کسی چیز کی تیرے اندر اثر نکریگی یعنی جان عین حق ہو اسبدن جا اسکا

مظہر ہی بعینہ وہی ہی اور تعین کی رو سے جدا اور اسکا غیر ہی پس جو
کچھ جانداروں مین موجود ہی جان ہی کہ عین حق ہی اور بدن جو غیر آتما
ہی وجود اصلی اسکا نہین ہی اور ہر گاہ جان عین حق ہی اور حق
ایک ہی پس تمام عالم کی جان ایک ہی اور لاکھون کام شایستہ او
ناشایستہ کہ بدن سے ہوتے ہین جانکو آلودہ دوئی کا نہین کرتے کہ حق
آثار تعینات وہمی سے آلودہ نہین ہوتا اے رامچند عالم جو نیست ہست نما ہی
پس تمام وجوہ سے اسکو نیست اور نابود نہ سمجھنا چاہیے ورنہ انتظام عالم
اور احکام شاستر کے سب بگڑ جائینگے اور حکمت الٰہی اور احکام اسکے بیکار
اور معطل ہو جائینگے اور غیبی اسرار ظاہر نہین ہوتے تجھے جو کچھ سوچنا چاہیے یہ ہی
کہ عالم کو نیست اور ہست کے درمیان خیال کرے تاکہ ہر ایک کو عالم ظاہر و باطن
سے مع آثار و احکام اسکی جگہ پر تو سمجھے اور خیر الامور اوسطہا کے مقام پر تو قائم
ہو اور اسیطرح خواب اور بیداری اور غفلت اور ہوشیاری کی حالت مین میانہ
روی اختیار کرنا مغز معرفت ہی اے رامچند سلف کے لوگون نے جو ہر قسم کا جوگ
اور دھیان اور مراقبہ اور مشغولی بحق کی ورزش کی ہی سب کا یہی نتیجہ ہی
کہ اپنے تئین عین حق جانین اور عین حق دیکھین اور جب یہ مہارت
کمال کو پہونچی کوئی مراد لوک پرلوک مین نہین جو حاصل نہو اے رامچند
توحید کے باب اور اسکی مداومت کے باب مین جو کچھ کہا گیا اسپر عمل کرو تو

تمام

صرف زبان سے نام شکر اور نمک کا لینے سے منہ میٹھا اور نمکین نہیں ہوتا
اور میری بات سے اگر تو غافل ہوگا اور دوسرے کی باتکا خواہان ہے
تو تیری مثال وہی ہوگی کہ گھر میں سب کچھ نعمت موجود ہے اور در بدر
گدائی کرتا پھرے۔ اے رامچندر جسکا باطن حواس اور خواہش کی
حرکت سے خالی ہوگیا ایک کلمہ کامل سے سننے اُسکو وہی کافی ہے کہ اثر
کرتا ہے اور اُسکو بالکل حاوی ہوجاتا ہے جسطرح ایک قطرہ تیل کا ہو کہ پانی
مین گرا اور پانی کی سطح کو گھیر لیا اے رامچند اب تو ہمہ تن خاموش
ہو کر نہ کچھ پوچھ اور نہ کچھ کہہ اور اپنے ظاہر سے گونگا بہرا اور اندھا ہو کر
اپنے باطن کی طرف متوجہ ہو اور عالم کے تفرقہ سے خلاص پا کر عین
حق ہو جا۔ رامچند کامل اُستاد کی باتین سنکر حالت عالی کو پہونچا کہ وہ
مقام معرفت ہے اور خوشی کے مارے آنسو اسکی آنکھوں سے نکلنے لگے اور
چپ ہو بیٹھا اُسوقت بھردواج نے بالمیک سے پوچھا کہ رامچند بسشٹ کے
ارشاد کے بعد اور کمال آزادی کے حصول اور ترک تعلق کے پیچھے
کسطرح اپنے مقام سے اُتر کر عالم کے کاروبار مین مشغول ہوا بالمیک نے
جواب دیا کہ جب رامچند کاروبار سے باز رہ کر آسودہ ہوا اور خلائق کی
صحبت سے کنارہ کیا بشوامتر نے بسشٹ سے کہا جسطرح آپ کامل
شاگردان صاحب استعداد کو ارشاد کرتے ہین آپ نے رامچند کے سا

گیا اور اُسے مقام معرفت پر پہونچا دیا اب میرے کام کی فکر کرو تم جانتے
ہو کہ مین کس کام کے لیے یہان آیا تھا میرا یہ مطلب تھا کہ رامچند
کو اپنے ساتھ لیجاؤن اور راجہ دسرتھ سے اُسکی رخصت حاصل کی
تاکہ عمدہ کام جو بمقتضاے حکمت الٰہی پردۂ غیب سے ظاہر ہونے
والے ہین اُسکے ہاتھ سے ظاہر ہون اور تم جانتے ہو کہ رامچند بغرض کا
بڑا تنزل ہی بڑے کامون کے لیے دنیا مین آیا ہی اور اس شکل عنصری
کے ساتھ متعین ہوا اور بہت کام اُسے درپیش ہین اسطرح آزردہ بیٹھنا
اور خاموشی کی مُہر ہونٹھون پر لگانی حکمت اور عقل سے دور ہی
بسشٹ یہ بات سُنکر رامچند کے پاس گیا دیکھا کہ مراقبہ مین بیٹھا ہی
اور بیدار نہین ہوتا ایک تصرف اُسکے باطن مین کر اُسے بیدار کیا
اور کہا کہ حق تعالے نے معرفت کے مرتبے پر تمکو پہونچایا اور تمھارے
دلکو آرام اور اطمینان بخشا اب وقت اسکا آگیا کہ تم فراغت سے
بیٹھو اور اس نعمت الٰہی کے شکر ادا کرنے کو اُٹھو جو تمھین نصیب
ہوئی ہی اور خلق اللہ کے کام مین مشغول ہو رامچند نے کہا کہ اُستاد کا
حکم سر و چشم پر ہی اور آپ کے حکم سے چارہ نہین ہی اس سبب خلائق
کی کارسازی کو قبول کیا اور دیوتا لوگ بھی مجلس مین حاضر تھے سب نے
مبارکباد دی اور بسشٹ کی تعریف و تحسین کی بعد اسکے رامچند باپ کے

اجازت سے بشوامتر کے ساتھ ہوا اور راستہ طی کر کے اسکے عبادتخانہ
مین جو ملک بہار مین تھا پہونچا اور بسشٹ نے بشوامتر کے ساتھ
جاتے وقت رامچند سے کہا کہ ای رامچند جب کبھی طالب صادق تیرے
پاس آوے حق تعالے کے اس شکرانہ مین کہ اُسنے اپنی طرف راہ دی ہی تجھے
اپنی طرف راہ دینا اور بہتر طریق اسکو بتلانا کہ جو کچھ بسشٹ سے ہمنے پایا
کہا محض خدا کیواسطے تھا تو بھی خدا کے لیے اُسکے طالبون سے دریغ
نہ کرنا کہ سچے طالب کو مطلب حقیقی تک پہونچانا عارف اور واصلون کا
کام ہی صاحب طالع اور اقبال وہ شخص ہی کہ بندۂ خدا کے کشود کار کا
سبب ہو اُسے مطلب کو پہونچاتا ہی کہ وہ بندہ بھی خوش ہو اور خدا بھی
اُس بندہ سے راضی ہو بالمیک فرماتا ہی کہ جو شخص اس کتاب کو ایک دو
بار پڑھے اور سمجھے خدا تعالے سے امیدوار ہون کہ خدا تعالے اُسکے دل کو
صفائی اور نور عطا فرمائے اور جو شخص اس کتاب کو خوب مطالعہ کرے اور
درست اعتقاد کے ساتھ اُسکے مطالب مین فکر کرے کمال معرفت کو پہونچے

خاتمہ از جناب مولوی ابوالحسن صاحب مترجم

شکر ہی اور احسان اُس واجب الوجود وحدہ لاشریک کا جسنے اپنی حُب
ذاتی کے اقتضا سے صور علمیہ کو لباس رنگا رنگ بکر عالم شہود مین جلوہ دیا

اور حقیقت محمدی کو برزخ کبری تنزلات ستہ کیا ہے بیانیہ ذات
اسکی اور بلند ہے شان اسکی کسی کی مجال نہیں کہ اسکی حمد سرائی کا
دعوی کرے اور کسکی ہستی ہے کہ اسکے حبیب پاک کی نعت گستری کا دم بھرے
حمد آلہی جل شانہ اسی حدیث پر ختم ہے کہ لا احصی ثناء علیک انت کما
اثنیت علی نفسک اور نعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی
آیت پر کہ لولاک لما خلقت الافلاک ناظرین با تمکین پر منکشف ہو
کہ سنہ ایک ہزار چھیاسٹھ ہجری مین سلطان وقت محمد دارا شکوہ
خلف شاہجہان بادشاہ نے کتاب جوگ بسشٹ کے ترجمہ کو جو بیچ زبان
سنسکرت سے فارسی مین ہوا تھا نہایت اہتمام کے ساتھ مکمل
اور مہذب کیا تھا اور اب تلک اسی زبان مین رہی از بسکہ علم تصوف
مین یہ کتاب نہایت عمدہ اور حاوی تمام اصول اور فروع
سلوک کو ہے اسلیے میرے سامنے پیش ہوئی کہ ترجمہ اسکا اردو زبان
مین ہو تاکہ فائدہ اسکا عام ہو ہرچند مجھے اس علم مین دستگاہ نہیں
اور نہ اسکے مسائل کو کماحقہ بیان کرسکتا ہون لیکن بمقتضائے وقت
اس نازک کام کو اپنے ذمہ لیا اور جہان تک ہوسکا عبارتکو سمجھکر
ترجمہ کیا اور منہاج السالکین نام رکھا مین نہیں عرض
کرسکتا کہ یہ کام پورا ہو درست ہو لیکن التماس ہے کہ اگر پسند ہو تو

ذکر خیر سے ناظرین یاد فرمائین اور اگر سقم پائین تو عین کرم سے اغماض کرین ـ خوشی کی بڑی بات اسوقت مین ہو تو یہ ہو کہ آج کے دن کارخانۂ نولکشور پریس اپنی عظمت اور شان کے ساتھ آمادہ ہو اسپر کہ جو قدیم فائدہ بخش کتابین خواہ کسی زبان اور خواہ کسی مذہب کی ہون اُنھین چھاپ کر شائع تمام ہند اور اطراف ہند مین کرے ایسا بخت یار اور مددگار مالک مطبع منشی نولکشور صاحب کا ہو کہ اس ارادے مین ہمیشہ اُنکو کامیابی ہوئی اور یہ ثمرہ اُنکی نیک نیتی اور سیرت صلح کل کا ہو اور اسیواسطے ہر ملت اور مشرب کے لوگون کے ممدوح ہین اللہ تعالے ایسے مطبع اور مالک مطبع کو قائم رکھے

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

سیاحان وادی معرفت و سباحان قلزم حقیقت واقف و آگاہ ہین کہ جوگ بسشت فن تصوف مین ایک اعلی درجہ کی کتاب بزبان سنسکرت مشہور عالم اور ہر دل عزیز ہو ـ اکثر مصنفان بامذاق نے نہایت طوالت سے سنسکرت و بھاشا مین اس کتاب کی تصنیف کے منشاء کو وسعت دی ـ آخر مین یہ کتاب فیض انتساب بزبان فارسی ترجمہ ہوئی جسکا تذکرہ خاتمۂ کتاب کی عبارت از جانب مترجم مین درج ہو چونکہ یہ کتاب نایاب الوجود تھی اور عموماً شائقین زمانہ اس امر کے مترصد تھے کہ اسکا ترجمہ

عام فہم زبان اردو مین ہو جو آجکل تمام ہندوستان کے اطراف و جوانب
مین اشاعت پذیر ہی - لہذا اکمل العلما افضل الفضلا عالم باعمل واقف
اسرار تصوف و معرفت کاشف معضلات طریقت و حقیقت حضرت مولانا
مولوی ابوالحسن صاحب فرید آبادی تربیت و صحبت یافتہ سید
مظفر علی شاہ صاحب قدس سرہ نے جو کسی زمانہ مین مدرس اول فارسی
آگرہ کالج تھے اور پھر تحصیلداری ملک اودھ کے عہدہ پر مامور ہوے تھے
اور اب پنشنر سرکاری ہین حسب خواہش مالک مطبع نہایت توجہ خاص اور
شوق دلی سے ایسا عام فہم زبان اردو مین اسکا ترجمہ فرمایا اور رموز تصوف
کے مذاق کی ایسے سہل ترین الفاظ مین تصریح کردی کہ عام قبولیت کا درجہ
اس ترجمہ کو حاصل ہوا اور اول و دوم مرتبہ کی چھپی ہوئی کتاب ہاتھون ہاتھ
فروخت ہوگئی - شکر و احسان پروردگار کا کہ بار چہارم یہ ترجمہ جوگ بسشٹ جسکا نام
جناب مولانا مترجم نے منہاج السالکین رکھا ہی مطبع نامی منشی نولکشور
واقع لکھنؤ مین بعالی ہمتی جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع موصوف
بماہ اپریل سنہ ۱۹۰۹ع اشاعت پذیر ہوئی امید ہی بار پنجم جلد شائع ہو

اعلان - چونکہ اس کتاب نایاب کا ترجمہ منجانب مطبع ہوا ہی لہذا حق ترجمہ و تالیف
اسکا بحق نولکشور پریس محدود و محفوظ ہی کوئی صاحب بلا اجازت مطبع ہذا قصد طبع
اس کتاب کا نہ فرماوین -

نام کتاب	قیمت
آبحیات - اخلاق و موعظت	
مین مصنفہ منشی کامتا پرشاد -	۳ر
کیمیاے حکمت - حصہ اول	
بیان شرائف علم و ادب -	۲ر
تہذیب الاخلاق - مولفہ	
مولوی نجم الحق -	ار
پیراہن یوسفی - اردو ترجمہ	
مثنوی مولانا روم کا نظم شعر بشعر	
اور حاشیہ پر اردو مین حاصل	
مطلب مع فوائد تصوف کامل	
دو جلد مین بتفصیل ذیل -	بھ/۸ پ
(جلد اول) ترجمہ دفتر اول و ۲ و ۳ -	للعہ پ
(جلد دوم) ترجمہ دفتر ۴ و ۵ و ۶ -	للعہ/۸ پ
اخلاق رضی - مصنفہ قاضی	
محمد رضی -	۴ر
شجرۂ معرفت محشی - منتخبات	
مثنوی مولانا روم مترجمہ	

نام کتاب	قیمت
سید غلام حیدر صاحب -	۴ر
بوستان معرفت شرح اردو مثنوی	
مولوی روم - دفتر اول - مؤلفہ	
حضرت مولوی عبد المجید خان	
مؤلف ریاض التحقیق - شرح اردو	
سکندر نامہ جدید الطبع -	عہ/ پ
ایضاً دفتر دوم -	۲ار پ
ایضاً دفتر سوم -	عہ/۲ پ
ایضاً دفتر چہارم -	۴ار پ
ایضاً - دفتر پنجم -	عہ پ
ایضاً - دفتر ششم -	عہ/۲ پ
شان رحمت منظوم - حیرت انگیز	
و دلچسپ مضمون ہی -	۲ پائی پ
کنز الاسرار - ترجمہ اردو نظم	
مثنوی شاہ بو علی قلندر قدس سرہ	
ہموزن مثنوی از مولوی سید	
غلام حیدر خان -	ار

نام کتاب	قیمت
چشمۂ فیض۔ نظم ترجمہ اُردو پندنامۂ عطار کلام عارف کامل حضرت شیخ فریدالدین قدس سرہ از مولوی عبدالغفور خان	۱ر۶
مذاق العارفین۔ ترجمہ احیاء علوم الدین عربی ہر چہار جلد کامل در دو جلد کاغذ سفید ولایتی۔	عسہ پ
ایضاً حسب مراتب مذکورہ کاغذ معمولی ہر چہار جلد۔	عہ پ
گلشن سروری۔ نظم مین تہذیب و اخلاق کا بیان مولفۂ مفتی غلام سرور لاہوری۔	۲ر۴ تا ۹
اکسیر ہدایت۔ ترجمۂ اُردو کیمیاے سعادت جامع شریعت و حقیقت ترجمۂ مولوی فخرالدین احمد۔	[illegible]

نام کتاب	قیمت
نصیحت نامہ۔ اسم بامسمےٰ مترجمۂ منشی دیبی پرشاد صاحب	۵ر پ
رہبر راہ حق۔ مجموعۂ فراہم کردۂ حاجی زردار خانصاحب سیزدہ رسالہ (۱) رہبر راہ حق (۲) رسالۂ مرغوب القلوب از حضرت شمس تبریز (۳) مثنوی شاہ بو علی قلندر۔ (۴) مثنوی بے سرنامۂ عطار (۵) مثنوی چشم بکشا (۶) پریم نامہ شاہ ولی (۷) مثنوی اللہ نام جیوتے (۸) بھجن از حضرت شاہ عبدالصمد (۹) الف بے وجھن (۱۰) تحفۃ العاشقین (۱۱) مثنوی حضرت شیخ بہلول (۱۲) رموز الحقیقت (۱۳) ترجیع بند عارف۔	۹
مثنوی سرّ حق۔ از عطا حسین	۸ر